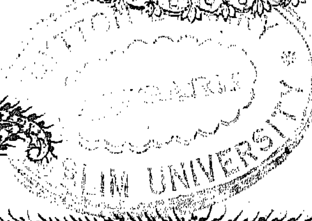
ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اخوان الصفا



مطبع [illegible] واقع [illegible] کانپور مطبوع



بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاس بیقیاس اوس واجب الوجود کو لائق ہی جسنے اجسام ممکنات کو باوجود وحدت ہیولی کے مختلف صورتیں بخشیں اور ماہیت انسانی کو جنس و فصل سے ترکیب دیکر ہر ایک فرد کو علیحدہ علیحدہ قوتیں عطا کیں حمد بیحد واسطے اوس خالق کے سزاوار ہی جسنے نوع انسان کو نہانخانہ عدم سے عرصہ گاہ وجود میں لاکر تمام مخلوقات پر مرتبہ فضیلت کا بخشا اور وجود بشر کو زیور نطق سے آراستہ کر کے خلعت علم کا پہنایا انسان ضعیف البنیان کی کیا طاقت کہ اوسکی نعمتوں کا شکر بجالاوے اور قلم شکستہ رقم میں کتنی قدرت کہ اس عہدے سے برآوے نظم

یہاں سب عارفان بزم ادراک　بھلا حمد اوسکی ہمسے کب ادا ہو　جہاں قاصر زبان انبیا ہو
کہ واجب تک کرے اپنی رسائی　نہیں کہتے ہیں غیر از ما عرفناک　پھر اس ممکن نے کب یہ عقل پائی
بھلا انسان کا اتنا ہی مقدور　کہ ہووے حمد اوسکی اسے محصور

درود نامحدود واسطے سید المرسلین خاتم النبیین محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم کے لائق ہی جسنے گمراہوں کو وادی ضلالت سے نکال کر منزل ہدایت پر پہونچایا اوسیکے سبب سے ہمنے ہر ایک امت پر بموجب آیہ کریمہ کنتم خیر امۃ کے مرتبہ فضیلت کا پایا نظم

محمد پیشوای انس و جان ہی　اوسی سے عاصیوں کی ہی شفاعت　محمد سرور کون و مکان ہی
وہی ہی حامی روز قیامت

صلوٰۃ و سلام اوسکی آل و اصحاب پر جنکے سبب سے دین و اسلام نے قوت پائی اور اونھون نے ہمکو راہ ہدایت کی دکھلائی بعد اسکے عاصی پر معاصی اکرام علی یہ کہتا ہی کہ جب مین بموجب حسن ایمای جناب صاحب نامدار عالی منزلت والا اقتدار حکمت مین تمام حکمای زمانہ سے برتر دانائی مین عقل حادی عشر خداوند نعمت مستر ابراہم لاکٹ صاحب بہادر دام اقبالہ کے اور موافق طلب اخی و استاذی جناب بھائی صاحب قبلہ مولوی تراب علی صاحب دام ظلہم کے شہر کلکتہ مین آیا اور رہنمونی طالع سے بعد حصول شرف ملازمت کے مورد عنایت و مرحمت کا ہوا از بسکہ صاحب موصوف کو کمال پرورش منظور تھی سرکار کمپنی بہادر مین نوکر رکھوا کر اپنے پاس متعین کر لیا بعد چند روز کے باستصواب جناب صاحب عالی شان زبدۂ دانایان روزگار سر دفتر عقلای عالی مقدار مدرس ہندی کپتان جان ولیم ٹیلر صاحب بہادر دام دولتہ کے فرمایا کہ رسالہ اخوان الصفا کہ انسان و بہائم کے مناظرے مین ہی تو اسکا زبان اردو مین ترجمہ کر لیکن نہایت سلیس کہ الفاظ مغلق اوس مین نہو وین بلکہ اصطلاحات علمی اور خطبے بھی اوسکے کہ تکلف سے خالی نہین ہین قلم انداز کر صرف خلاصہ مضمون مناظرے کا چاہیے راقم نے بموجب فرمانے کے فقط حاصل مطلب کو محاورۂ اردو مین لکھا خطبون کو نکال ڈالا اور اکثر اصطلاحات علمی کہ مناظرے سے اونکو علاقہ نتھا ترک کین مگر بعضے خطبے اور اصطلاحات ہندی وغیرہ کہ اصل مطلب سے متعلق تھے باقی رکھے فی الواقع اگر اس رسالے کی صنعت و رنگینی پر نگاہ کیجیے تو ہر ایک خطبہ اسکا معدن فصاحت ہی اور ہر ہر فقرہ مخزن بلاغت ہرچند کہ عوام الناس ظاہر عبارت سے اسکی صرف مضمون مناظرے کا پاتے ہین مگر علمای دقیقہ شناس ادراک معانی سے دقائق و معارف الٰہی کا حظ اوٹھاتے ہین مصنفین اسکے ابو سلمان ابو الحسن ابو احمد وغیرہ دس آدمی باتفاق یکدیگر بصرے مین رہتے تھے اور ہمیشہ علم و دین کی تحقیق مین اوقات اپنی بسر کرتے چنانچہ اکاون رسالے تصنیف کیے بیشتر علوم عجیبہ و غریبہ او نمین لکھے یہ ایک رسالہ اونمین سے انسانون اور حیوانون کے مناظرے مین ہی طرفین کی دلائل عقلی و نقلی اسمین بخوبی بیان کین آخر بہت قیل و قال کے بعد انسان کو

غالب رکھا اور غرض اونکو اس مناظرے سے فقط کمالات انسانی بیان کرنا ہی چنانچہ
اس رسالے کے آخر مین لکھا ہی کہ جن وصفون مین انسان حیوان پر غالب آئے وہ
علوم ومعارف آلہی ہین کہ اونکو ہمنے اکّاون رسالے مین بیان کیا ہی اور اس رسالے
مین مقصود یہی تھا کہ حقائق ومعارف حیوانات کی زبانی بیان کیجیے تاکہ غافلون کو اسکے
دیکھنے سے کمالات حاصل کرنے کے واسطے رغبت ہو ترجمہ اس رسالے کا خلاصۂ
امیران ذوی الاقتدار زبدۂ نوئینان عالی مقدار حاتم دوران افلاطون زمان سرور سروران
بہادر بہادران نواب گورنر جنرل لارڈ منٹو بہادر دام اقبالہ کے عہد حکومت مین کہ سنہ
ہجری بارہ سَے پچیس اور عیسوی اٹھارہ سَے دس ہین مرتب ہوا

پہلی فصل بنی آدم کی ابتدای پیدایش اور حیوانات کے ساتھ انکے مناظرے اور
جنون کے بادشاہ بیور اسب حکیم کے حضور انکے استغاثہ کرنے اور اس حکیم کے انسانکو بلانے مین
لکھنے والے نے احوال ابتدای ظہور بنی آدم کا یون لکھا ہی کہ جبتک یہ تھوڑے تھے
سدا حیوانون کے ڈر سے بھاگ کر غارون مین چھپتے اور درندون کے خوف وخطر سے
ٹیلون اور پہاڑون پر پناہ لیتے اتنا بھی اطمینان نتھا کہ دو چار آدمی ملکر کھیتی کرین اور کھاوین
اسکا کیا ذکر کہ کپڑا بنین اور بدن کو چھپاوین غرض پھل پھلاری ساگ پات جنگل کا جو
کچھ پاتے کھاتے اور درختون کے پتّون سے تن کو چھپاتے جاڑون مین گرم سیر
جگہ مین رہتے اور گرمیون مین سرزمین سرد کا رہنا اختیار کرتے جب اس حالت مین
تھوڑی مدت گذری اولاد کی کثرت ہوئی تب تو اندیشہ دام ودد کا کہ ہر ایک کے جی مین
سما یا تھا بالکل نکل گیا پھر تو بہت سے قلعے شہر قریے نگر بسا کر چین سے رہنے لگے
زراعت کا سامان مہیا کر کے اپنے اپنے کاروبار مین مشغول ہوئے اور حیوانون کو دام
مین گرفتار کر کے سواری باربرداری زراعت کشتکاری کا کام لینے لگے ہاتھی گھوڑے اونٹ
گدھے اور بہت سے جانور کہ سدا جنگل بیابان مین شتر بے مہار پھرتے تھے جہان جی
چاہتا اچھا ہرا سبزہ دیکھکر چرتے کوئی پوچھنے والا نتھا سو اونکے کاندھے رات دن کی
محنت سے چھل گئے پیٹھون مین غار پڑ گئے ہرچند بہت سا چیختے چنگھاڑتے پر یہ

حضرت انسان کب کان دھرتے اکثر وحشی خوف گرفتاری سے دور دست جنگلوں میں
بھاگ گئے طائر بھی اپنا بسیرا چھوڑ کے بال بچوں کو ساتھ لیکے انکے دیس سے اڑان چھو
ہو گئے ہر ایک بشر کو یہ خیال تھا کہ سب حیوانات ہمارے غلام ہیں کس کس طرح حیلے
سے پھندے اور جال بنا بنا کے انکے درپی ہوئے اس دارو گیر میں ایک مدت گذر گئی
یہان تک کہ اللہ تعالی نے پیغمبر آخر الزمان محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو خلق کی
ہدایت کے لیے بھیجا نبی برحق نے گمراہوں کو شریعت کی راہ دکھائی بعضے جنات
نے بھی نعمت ایمان و شرافت اسلام کی پائی جب اسپر بھی ایک زمانہ گذرا تو بیوراسپ
حکیم جنی کہ لقب اوسکا شاہ مردان تھا قوم جنات کا بادشاہ ہوا ایسا عادل تھا کہ جسکے
عہد میں باگھ بکری ایک گھاٹ پانی پیتے تھے کیا دخل کہ کوئی ٹھگ چوٹا دغا باز اچکا
اوسکے قلمرو میں رہنے پاوے جزیرہ بلاصاغون نام کہ قریب خط استوا کے واقع ہے
اوس شہنشاہ عادل کا تختگاہ تھا اتفاقاً ایک جہاز آدمیوں کا باد مخالف کے سبب سے
تباہی میں آکر اوس جزیرے کے کنارے جالگا جتنے سوداگر اور اہل علوم کہ جہاز میں تھے
اوترکر اوس سرزمین کی سیر کرنے لگے دیکھا تو عجب بہار ہے کہ رنگ برنگ کے پھول
اور پھل ہر ایک درخت میں لگے نہریں ہر طرف جاری حیوانات ہرا ہرا سبزہ چر چگ کر
بہت موٹے تازے آپس میں کلیلیں کر رہے ہیں ازبسکہ آب و ہوا وہان کی بہت خوب
اور زمین نہایت شاداب تھی کسی کا دل نچاہا کہ اب یہان سے پھر جائیے آخر مکانات
طرح طرح کے بنا بنا کے اوس جزیرے میں رہنے لگے اور حیوانات کو دام میں گرفتار
کرکے بدستور اپنے کاروبار میں مشغول ہوتے وحشیوں نے جب یہان بھی سیدھتا
ندیکھا راہ صحرا کی لی آدمیوں کو تو یہی گمان تھا کہ یہ سب ہمارے غلام ہیں اس لیے
انواع و اقسام کے پھندے بنا کر بطور سابق قید کرنے کی فکر میں ہوئے جب
حیوانوں کو یہ ظلم و فساد انکا معلوم ہوا اپنے رئیسوں کو جمع کرکے دار العدالت میں حاضر
ہوئے اور بیوراسپ حکیم کے سامنے سارا ماجرا ظلم کا کہ انکے ہاتھوں سے اوٹھایا تھا
مفصل بیان کیا جسوقت بادشاہ نے تمام احوال حیوانوں کا سنا وزیروں فرمایا کہ ہا

جلد قاصدون کو بھیجین آدمیون کو حضور مین حاضر کرین چنانچہ اونمین سے ستر آدمی جدے جدے شہرون کے رہنے والے کہ نہایت فصیح و بلیغ تھے بحر و طلب بادشاہ کے حاضر ہوئے ایک مکان اچھا سا انکے رہنے کے واسطے تجویز ہوا بعد دو تین دن کے جب ماندگی سفر کی رفع ہوئی اپنے سامنے بلوایا جب انھون نے بادشاہ کو تخت پر دیکھا دعائین دین آداب و کورنش بجا لا کر اپنے اپنے قرینے سے کھڑے ہوئے یہ بادشاہ تو نہایت عادل و منصف جوانمردی اور سخاوت مین اقران و امثال سے سبقت لیگیا تھا زمانے کے غریب و غربا یہان آ کر پرورش پاتے تھے تمام قلمرو مین کسی زبردست عاجز پر کوئی زبردست ظالم ظلم نکر سکتا جو چیزین کہ شرع مین حرام ہین اوسکے عہد مین بالکل اوٹھ گئی تھین ہمیشہ سوای رضامندی اور خوشنودی خدا کے کوئی امر ملحوظ خاطر تھا اسنے نہایت اخلاق سے اونسے پوچھا کہ تم ہمارے ملک مین کیون آئے ہمارے تمھارے تو کبھی خط و کتابت بھی نتھی کیا ایسا سبب ہوا کہ تم یہان تک پہونچے ایک شخص اونمین سے کہ جہاندیدہ اور فصیح تھا تسلیمات بجا لا کر کہنے لگا کہ ہم عدل و انصاف بادشاہ کا سنکر حضور مین حاضر ہوئے ہین اور آج تک اس آستانۂ دولت سے کوئی داد خواہ محروم نہین پھرا ہی امید یہ ہی کہ بادشاہ ہماری داد کو پونہچے فرمایا کہ غرض تمھاری کیا ہی عرض کیا کہ اہی بادشاہ عادل یہ حیوانات ہمارے غلام ہین ان مین سے بعضے تنفر اور بعضے اگرچہ جبراً تابع ہین لیکن ہماری ملکیت کے منکر بادشاہ نے پوچھا کہ اس دعوے پر کوئی دلیل بھی ہی کیونکہ دعوی بے دلیل دار العدالہ مین سنا نہین جاتا اسنے کہا اہی بادشاہ اس دعوے پر بہت سی دلائل عقلی و نقلی ہین فرمایا بیان کرو انمین سے ایک شخص کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد مین تھا منبر پر چڑھکے اس خطبے کو فصاحت اور بلاغت سے پڑھنے لگا حمد اوس معبود حقیقی کے لائق ہی جسنے پرورش عالم کے لیے عرصۂ زمین پر کیا کچھ مہیا کیا اور کتنے اسباب بنائے اور انسان ضعیف البنیان کے واسطے کیسے کیسے حیوانات پیدا کیے خوشا حال اونکا جو اوسکی رضامندی مین راہ عاقبت کی سنوارتے ہین کیا کہیے اون لوگون کو جو نافرمانی

کرکے ناحق اوس سے برگشتہ ہوتے ہین اور وہ بیحد واسطے نبی برحق محمد مصطفی کے سزاوار ہی جسکو
اللہ تعالی نے پیچھے سب پیغمبرون کے خلق کی ہدایت کے لیے بھیجا اور سبکا لیے سردار بنایا
تمام جن وبشر کا وہی بادشاہ ہی اور روز آخرت مین سبکا پشت پناہ صلوۃ وسلام اوسکی آل پاک
پر جنکے سبب دین و دنیا کا انتظام ہوا اور اسلام نے رواج پایا غرض ہر آن مین شکر ہی اوس
صانع بیچون کا جسنے ایک پانی کے قطرے سے آدم کو پیدا کیا اور اپنی قدرت کاملہ سے اوسکو
صاحب اولاد بنایا اور اوس سے حوا کو پیدا کرکے ہزارون انسان سے روی زمین کو آباد کیا
اور سارے مخلوقات پر اونکو شرف بخشا تمام خشکی وتری مین مسلّط کیا طرح طرح کا پاکیزہ کھانا
کھلایا چنانچہ آپ ہی قرآن مین فرمایا ہی وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ
وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ تُرِيحُونَ وَحِينَ تَسْرَحُونَ حاصل
اسکا یہ ہی کہ سب حیوانات تمھارے لیے مخلوق ہوے ہین انسے فائدے اوٹھاؤ اور کھاؤ اور انکی
کھال اور بال سے پوشش گرم بناؤ صبح کے وقت چراگاہ مین بھیجوانا اور شام کو پھر گھرون مین لے آنا
تمھارے واسطے زیب وآرایش ہی اور ایک مقام پر یون فرمایا ہی وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ
یعنی خشکی اور تری مین اونٹون اور کشتیون پر سوار ہو اور ایک جا یون ارشاد کیا ہی وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ
وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا یعنی گھوڑے خچر گدھے اسواسطے پیدا ہوئے ہین کہ ان پر سواری کرو
اور ایک موضع مین یون کہا ہی لِتَسْتَوُوا عَلَى ظُهُورِهِ ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ
یعنی انکی پیٹھون پر سوار ہوا ور اپنے خدا کی نعمتون کو یاد کرو اسکے سوا اور بھی بہت آیات قرآنی
اس مقدمے مین نازل ہین اور توریت اور انجیل سے بھی یہی مفہوم ہوتا ہی کہ حیوانات ہمارے
لیے پیدا ہوئے ہین بہر صورت ہم انکے مالک یہ ہمارے مملوک ہین تب بادشاہ نے حیوانون
کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ اس آدمی نے آیات قرآنی اپنے دعوے پر گذرانین اب جو کچھہ تمھارے
خیال مین آوے اسکا جواب دو یہ سنکر خچر نے زبان حال سے یہ خطبہ پڑھا حمد ہی اوس واحد
پاک قدیم بے نیاز کی شان مین کہ موجود تھا قبل ایجاد عالم کے نہ زمان مین نہ مکان مین ایک
کن کے کہنے مین تمام کائنات کو پردۂ غیب سے ظاہر کیا افلاک کو آب وآتش سے ترکیب دے
مرتبہ بلندی کا بخشا ایک پانی کے قطرے سے آدم کی نسل ظاہر کرکے آگے پیچھے دنیا مین بھیجا کہ

اسکی آبادی مین مشغول ہون خراب نکرین اور محافظت حیوانات کی کما ینبغی بجالاکر فائدہ اوٹھاوین نہ یہ کہ ان پر ظلم کرین اور ستاوین بعد اسکے یون کہنے لگا کہ ای بادشاہ یہ آیتین جو اس آدمی نے پڑھین انسے یہ نہین مفہوم ہوتا ہی کہ ہم انکے مملوک ہین اور یہ ہمارے مالک کیونکہ ان آیتون مین ذکر اون نعمتون کا ہی کہ اللہ تعالی نے انکو بخشی ہین چنانچہ یہ آیت قرآنی اسپر دال ہی سخرھا لکم کما سخر الشمس والقمر والریاح والسحاب یعنی اللہ تعالی نے حیوانات کو تمھارے تابع کیا ہی جیسا کہ تابع کیا ہی آفتاب اور ماہتاب اور ہوا اور ابر کو اس سے یہ نہین معلوم ہوتا ہی کہ یہ ہمارے مالک اور ہم انکے غلام ہین بلکہ اللہ تعالی نے تمام خلائق کو آسمان و زمین مین پیدا کرکے ایک کو دوسرے کا تابع کیا اس لیے کہ آپسمین ایک دوسرے سے منفعت اٹھاوے اور نقصان دفع کرے پس ہمکو جو اللہ تعالی نے انکے تابع کیا ہی صرف اسواسطے کہ فائدہ انکو پہنچے اور نقصان انسے دفع ہو نہ جیسا کہ انھون نے گمان کیا ہی اور مکر و بہتان سے کہتے ہین کہ ہم مالک اور یہ غلام ہین قبل اسکے کہ یہ آدمی پیدا ہووے تھے ہم اور باپ ہمارے بے مزاحمت روی زمین پر رہتے تھے ہر ایک طرف چرتے جہان جی چاہتا پھرتے اور ایک ایک اپنی معاش کی تلاش مین مشغول تھا غرض پہاڑ جنگل بیابان مین آپسمین ملے جلے رہتے اور اپنے بال بچون کو پرورش کرتے جو کچھ خدا نے مقدر کیا تھا اوسپر شاکر ہوکر رات دن اوسکی حمد مین گزارتے اوسکے سوا کسی کو نجانتے تھے اپنے اپنے گھرون مین چین سے رہتے کوئی پوچھنے والا نتھا جب اسپر ایک زمانہ گذرا اللہ تعالی نے حضرت آدم کو مٹی سے بنایا اور تمام روی زمین کا خلیفہ کیا جب کہ آدمی بہتایت سے ہوئے جنگل بیابان مین پھرنے لگے پھر تو ہم غریبون پر دست ستم دراز کیا گھوڑے گدھے خچر بیل اونٹ پکڑ کر خدمت لینے لگے اور وہ مصیبتین کہ ہمارے باپ دادے کے بھی دیکھنے مین نہ آئی تھین بزور و تعدی وقوع مین لائے کیا کرین ہم ناچار ہوکر جنگل و صحرا مین بھاگے پھر بھی ان صاحبون نے کسی طرح پیچھا نچھوڑا لکن کن حیلون سے پھندے اور جال لے کر درپی ہوئے اگر دو چار ہتھے مانڈے کہین ہاتھ لگ گئے

اونکا احوال نہ پوچھیے کہ باندھہ چھاندھہ کرکے لاتے ہین اور کیا کیا دکھہ دیتے ہین
علاوہ اسکے ذبح کرنا پوست کھینچنا ہڈیون کو توڑنا رگون کو نکالنا پیٹ چاک کرنا پراوکھاڑنا
سیخ مین پرونا آگ مین جلانا بھون کر کھانا انکا کام ہی ساتھہ اسکے یہ کہ پھر بھی راضی
نہین ہین دعوی ہی کہ ہم مالک یہ غلام ہین جو انمین سے بھاگا گنہگار ہوا اس دعوے
پر نہ کوئی دلیل نہ حجت ہی مگر سراسر ظلم و بدعت ہی

یہ فصل قضیہ انسان وحیوان کے فیصلے کے لیے بادشاہ جنات کے متوجہ ہونے کے بیان مین

جسوقت بادشاہ نے یہ احوال حیوانون کا سنا اس قضیے کے انفصال کے لیے بدل مصروف
ہوکے ارشاد کیا کہ قاضی مفتی اور تمام اعیان وارکان جنون کے حاضر ہون وہین
بموجب حکم کے سب کے سب بارگاہ سلطانی مین حاضر ہوئے تب انسانون سے
فرمایا کہ حیوانون نے تمھارے ظلم کی حکایت و شکایت سب بیان کی اب اسکا تم کیا جواب
دیتے ہو ایک شخص انمین سے تسلیمات بجا لاکر یون عرض کرنے لگا کہ ای جہان پناہ
یہ سب ہمارے غلام اور ہم انکے مالک ہین ہمکو سزاوار ہی کہ حکومت خاوندانہ ان پر کرین
اور جو کام چاہین ان سے لین انمین سے جسنے ہماری اطاعت قبول کی مقبول خدا
کا ہوا اور جو ہمارے حکم سے پھر گیا خدا سے پھرا بادشاہ نے فرمایا کہ دعوی بے دلیل
محکمہ قضا مین مسموع نہین ہوتا کوئی سند اور دلیل بھی بیان کرو اوسنے کہا بہت دلائل
عقلی و نقلی سے ہمارا دعوی ثابت ہی فرمایا کہ وہ کون سی دلیلین ہین تب وہ کہنے لگا
کہ اللہ تعالی نے ہماری صورتون کو کس پاکیزگی سے بنایا ہر ایک عضو مناسب جیسا
کہ چاہیے عطا کیا بدن سڈول قد سیدھا عقل اور دانش جسکے سبب نیک اور بد مین
امتیاز کرین بلکہ تمام آسمان کا احوال جانین اور بتادین یہ خوبیان ہمارے سوا کسی مین
نہین اس سے یہ معلوم ہوا کہ ہم مالک اور یہ غلام ہین بادشاہ نے حیوانون سے
پوچھا کہ اب تم کیا کہتے ہو اونھون نے التماس کیا کہ ان دلیلون سے دعوی ثابت
نہین ہوتا فرمایا کہ تم نہین جانتے کہ درستی نشست و برخاست کی خصلت بادشاہون

کی ہی اور بدصورتی و خمیدگی علامت غلاموں کی ان مین سے ایک نے جواب دیا
کہ اللہ تعالی بادشاہ کو توفیق نیک بخشے اور آفات زمانہ سے محفوظ رکھے غرض یہ ہی کہ
خالق نے آدمیون کو اس صورت اور ڈیل ڈول پر اس واسطے نہین بنایا ہی کہ ہمارے
مالک کہاوین اور نہ ہمکو اس شکل اور چال ڈھال پر پیدا کیا کہ انکے غلام ہوں وہ حکیم ہی
اوسکا کوئی فعل حکمت سے خالی نہین جسکے واسطے جو صورت مناسب جانی عطا کی

یہ فصل ۳ صورتون اور قدون کے اختلاف کے بیانمین

بیان اسکا یہ ہی کہ اللہ تعالی نے جس گھڑی انسانوں کو پیدا کیا عریان محض تھے بدن
پر کچھہ نتھا کہ سردی اور گرمی سے محافظت مین رہین پھل پھلاری جنگل کی کھاتے
اور درختون کے پتون سے تن کو ڈھانکتے اسی واسطے انکے قدون کو سیدھا
اور لنبا بنایا کہ درختون کے پھل پتے توڑکر بآسانی کھاوین اور اپنے تصرف مین
لاوین اور غذا ہماری گھاس ہی اس لیے ہمارے قدون کو ٹیڑھا بنایا کہ بخوبی
چرین اور کسی نوع کا دکھہ نہ اوٹھاوین بادشاہ نے کہا یہ جو اللہ تعالی فرماتا ہی
لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ یعنی انسان کو ہمنے نہایت سڈول بنایا
اسکا کیا جواب دیتے ہو اوسنے عرض کیا جہان پناہ کلام ربانی مین ظاہری معنون
کے سوا بہت سی تاویلین ہین کہ بغیر اہل علوم کے کوئی نہین جانتا تفسیر اسکی عالمون
سے پوچھا چاہیے چنانچہ ایک حکیم دانشمند نے بموجب حکم بادشاہ کے مطلب اس
آیت کا یون ظاہر کیا کہ جسدن اللہ تعالی نے آدم کو پیدا کیا سبھہ گھڑی نیک ساعت
تھی ستارے اپنے اپنے برج شرف مین جلوہ گر اور نہیولے عناصر کے واسطے قبول
کرنے صورتون کے آمادہ و مستعد تھے اس لیے صورتین اچھی قد سیدھے ہاتھہ
پانون درست بنے اور احسن تقویم کے ایک معنی اور بھی اس آیت سے ظاہر ہوتے
ہین فَعَدَلَکَ فِیْٓ اَیِّ صُوْرَۃٍ مَّا شَآءَ رَکَّبَکَ یعنی اللہ تعالی نے انسان کو حد اعتدال
پر پیدا کیا نہ بہت لنبا بنایا نہ چھوٹا بادشاہ نے کہا اسقدر اعتدال اور مناسبت اعضا
کی واسطے فضیلت کے کفایت کرتی ہی حیوانون نے عرض کی کہ ہمارا بھی یہی حال

ہی اللہ تعالی نے ہمکو بھی ساتھہ اعتدال کے جیسا مناسب تھا ہر ایک عضو بخشا اس فضیلت
مین ہم اور وہ برابر ہین انسان نے جواب دیا کہ تمھارے لیے مناسبت اعضا کی
کہان ہی صورتین بہت مکروہ قد بے موقع ہاتھہ پانون بھدے اسلیے کیونکہ تم مین سے ایک
اونٹ ہی ڈیل بڑا گردن لنبی دم چھوٹی اور ہاتھی ہی جسکا ڈیل ڈول بہت بڑا اور بھاری
دو دانت لنبے منہ سے باہر نکلے ہوے کان چوڑے پھلکے آنکھین چھوٹی چھوٹی
بیل اور بھینسے کی دم بڑی سینگ موٹے اوپر کے دانت نہین دنبے کے سینگ بھاری
چوڑے موٹے بکرا ہی جسکی داڑھی بڑی چوتڑ ندارد خرگوش کا قد چھوٹا کان بڑے
اسیطرح بہت سے درندو چرندو پرند ہین کہ قد و قامت انکا بے موقع ایک عضو کو دوسرے
سے کچھہ مناسبت نہین اس بات کے سنتے ہی ایک حیوان کہنے لگا افسوس کہ صنعت
الٰہی کو تو نے کچھہ نہ سمجھا ہم مخلوق ہین خوبی اور درستی ہمارے اعضا کی اوسی سے ہی پس
عیب شمار کرنا حقیقت مین اوسیکا عیب ظاہر کرنا ہی یہ نہین جانتا ہی کہ اللہ تعالی نے ہر ایک
شی کو اپنی حکمت سے واسطے ایک فائدے کے پیدا کیا ہی اسکے بھید کو سوا اوسکے اور
اہل علوم کے کوئی نہین جانتا ہی اوس آدمی نے کہا اگر تو حکیم حیوانون کا ہی تو بتلا کہ
اونٹ کی گردن لنبی بنانے مین کیا فائدہ ہی اوسنے کہا اسواسطے کہ پانون اسکے لنبے
تھے پس اگر گردن چھوٹی ہوتی گھاس چرنا اسپر دشوار ہوتا اس لیے گردن لنبی بنائی کہ بخوبی
چرے اور اسی گردن کے زور سے زمین سے اوٹھے اور بوجھون کو تمام بدن پر پونہچا
سکے اور کھچلاوے اسیطرح ہاتھی کی سونڈ گردن کے بدلے لنبی بنائی اور کان بڑے
کھیون اور مچھرون کو اوڑاوے کوئی آنکھہ منہ مین گھسنے نپاوے کیونکہ منہ اوسکا ہمیشہ
دانتون کے سبب کھلا رہتا ہی بند نہین ہوتا اور دانت لنبے اسواسطے ہین کہ درندون
کی مضرت سے آپکو بچاوے اور خرگوش کے کان اس لیے بڑے ہوئے کہ بدن
اسکا نہایت نازک کھال پتلی ہی انھین کانون کو جاڑون مین اوڑھے اور گرمیون مین
بچھاوے غرض کہ اللہ تعالی نے ہر ایک جاندار کے واسطے جیسا عضو مناسب جانا
بخشا چنانچہ زبانی حضرت موسی کے فرماتا ہی رَبُّنَا الَّذِي أَعْطَى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدَى

یعنی عطا کی اللہ نے ہر ایک شی کو خلقت اوسکی بعد اوسکے ہدایت کی حاصل یہ ہی کہ جسکے
واسطے جو عضو مناسب تھا بخشا اور راہ نیک دکھائی جس چیز کو تم خوبصورتی سمجھکر فخر
کرتے اور اپنے زعم مین جانتے ہو کہ ہم مالک یہ غلام ہین سو غلط ہی خوبصورتی ہر ایک
جنس کی وہی ہی کہ ہم جنس مین مرغوب ہو جسکے سبب آپسمین الفت کرین اور یہی موجب
توالد اور تناسل کا ہی کیونکہ خوش اسلوبی ایک جنس کی دوسری جنس کو مرغوب نہین ہوتی
ہر ایک جانور اپنی ہی جنس کی مادہ پر دل لگاتا ہی دوسرے جانور کی مادہ اگرچہ اس سے
کہین بہتر ہو نہین چاہتا اسیطرح آدمی بھی اپنی ہی جنس پر رغبت کرتے ہین وہ لوگ کہ
سیہ فام ہین گورے بدن والون کو نہین چاہتے اور جو گورے ہین سیہ فامون پر دل
نہین لگاتے بعضے آدمی جو لونڈے باز ہین اگر کیسی رنڈی خوبصورت ہو اوسکی طرف
خواہش نہین کرتے اور جو رنڈی باز ہین لونڈون کی طرف دھیان نہین دھرتے
پس تمھاری خوبصورتی موجب بزرگی کی نہین ہی کہ ہمسے آپکو بہتر جانو اور یہ جو کہتے ہو
کہ جودت حواس کی ہممین بہت ہی یہ بھی غلط ہی بعضے حیوان تمسے ہوش و حواس
زیادہ رکھتے ہین چنانچہ اونٹ ہی کہ پانون بڑے گردن لمبی سر ہوا سے باتین کرتا ہی
باوجود اسکے اندھیری راتون مین اپنے پانون رکھنے کی جگہ دیکھکر اون راہون مین کہ
گذرنا وہان سے محال ہی چلتا ہی اور تم مشعل و چراغ کے محتاج ہوتے ہو اور گھوڑا
دور سے چلنے والے کی آہٹ سنتا ہی بیشتر ایسا ہوا کہ حریف کی آہٹ سنکر سوار کو اپنے
جگایا اور دشمن سے بچایا ہی اگر کسی نے بیل یا گدھے کو ایکبار کسی بن دیکھے رستے مین لیجا کر
چھوڑ دیا ہی وہانسے چھٹ کر بخوبی اپنے مکان مین چلا آتا ہی مطلق بھولتا نہین تم اگر
کسی راہ مین کئی بار گئے ہو پھر جب کبھی اوس رستے جانے کا اتفاق ہوتا ہی گھبراتے اور
بھول جاتے ہو بھیڑین بکریان ایک رات ہین سیکڑون بچے جن کر صبح کو چراگاہ مین
جاتی ہین شام کو جسوقت وہانسے پھرتی ہین بچے اپنی اپنی ماؤن کو اور وہ اپنے اپنے
بچہون کو پہچان لیتی ہین تم مین سے اگر کوئی چند مدت باہر رہ کر گھر مین آیا ماں بہن باپ
بھائی کو بھول جاتا ہی پھر تمیز و جودت حواس کہان ہی جسپر اتنا فخر کرتے ہو اگر کچھ

بھی عقل ہوتی تو اون چیزون پر کہ اللہ تعالی نے تمکو بے محنت و مشقت عطا کی ہین فخر نکرتے
کیونکہ دانشمند و صاحب تمیز اسی کو فخر جانتے ہین جو کسب و محنت سے حاصل کرین اور
اپنی سعی و کوشش سے علوم دینی اور خصلتین اچھی سیکھین تم مین تو یہ ایک بات بھی
نہین ہی کہ جس سے ہم پر فخر کرتے ہو مگر دعوی بے دلیل اور خصومت بے معنی ہی

یہ فصل شکایت انسان مین کہ ہر ایک حیوان نے جدی جدی بیان کی ہی +

بادشاہ نے انسانون کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ تمنے جواب اسکا سنا اب تمکو جو کچھہ کہنا باقی
ہو بیان کرو اونھون نے کہا ابھی بہت سی دلیلین باقی ہین کہ اونسے دعوی ہمارا ثابت
ہوتا ہی بعضی اونمین سے یہ ہین کہ مول لینا بیچنا کھلانا پلانا لباس پہنانا سردی گرمی
سے محفوظ رکھنا قصورون سے انکے چشم پوشی کرنا درندون کی مضرت سے بچانا جب کہ
بیمار ہون شفقت سے دوا کرنا یہ سلوک ہمارے انکے ساتھہ بنظر شفقت و مرحمت کے ہین
تمام مالکون کا یہی دستور ہی کہ غلامون پر ہر حال مین نظر شفقت و مرحمت کی رکھتے ہین
بادشاہ نے یہ سنکر حیوان سے فرمایا کہ تو اسکا جواب دے اوسنے کہا یہ آدمی جو کہتا
ہی کہ حیوانون کو ہم مول لیتے اور بیچتے ہین یہ طور آدمیون مین بھی جاری ہی چنانچہ فارس
کے رہنے والے جب کہ روم پر فتح پاتے ہین رومیون کو بیچ ڈالتے ہین اور رومی جس
گھڑی فارس پر غالب ہوتے ہین فارسیون سے یہی سلوک کرتے ہین ہند کے رہنے والے
سندھیون سے اور سندھہ والے ہندیون سے عرب ترکون سے اور ترک عربون سے
یہی معاملہ وقوع مین لاتے ہین غرض کہ ایک دوسرے پر جب غالب ہوتا اور فتح
پاتا ہی غنیم کے قوم کو اپنا غلام جانکر بیچ ڈالتا ہی کیا جانیے کہ حقیقت مین کون غلام ہی اور
کون مالک یہ دورا اور نوبتین ہین کہ موافق احکام نجوم کے آدمیون مین جاری ہین جیسا کہ
اللہ تعالی فرماتا ہی وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ یعنی نوبت بنوبت پھیرتے
ہین ہم زمانے کو آدمیون مین اس بات کو جاننے والے جانتے ہین اور یہ جو اسنے کہا
کہ ہم انکو کھلاتے پلاتے ہین اسکے سوا اور سلوک کرتے ہین سو یہ شفقت و مہربانی سے

نہین ہی بلکہ اس خوف سے کہ اگر ہم ہلاک ہون انکے مال ہین نقصان آوے سوار ہونے
بوجھہ لادنے اور بہت سے فائدون مین خلل پڑے بعد اسکے ہر ایک حیوان نے بادشاہ
کے روبرو شکوہ انکے ظلم کا جدا جدا بیان کیا گدھے نے کہا کہ ہم جس گھڑی ان آدمیون
کی قید مین ہوتے ہین پیٹھون پر ہماری اینٹ پتھر لوہا لکڑی اور بہت سا بوجھہ لادتے ہین
ہم کس محنت اور مشقت سے چلتے ہین اور انکے ہاتھون مین چھڑیان اور کوڑے رہتے ہین
چوتڑون پر ہمارے مارتے ہین اوسوقت اگر بادشاہ ہمکو دیکھے تاسف اور رحم کرے انمین
شفقت و مہربانی کہان جیسا اس آدمی نے گمان کیا ہی پھر بیل نے کہا جسوقت ہم انکی
قید مین ہوتے ہین ہلون مین بندھے اور چکیون کولھون مین جکڑے ہوے منہ مین
چھینکے آنکھین بند انکے ہاتھون مین کوڑے اور لکڑیان منہ پر اور چوتڑون پر مارتے ہین
بعد اسکے دنبے نے کہا کہ ہم جس گھڑی انکی قید مین ہوتے ہین کیا کیا مصیبتین اوٹھاتے
ہین اپنے لڑکون کے دودھ پینے کے لیے ہمارے چھوٹے چھوٹے بچون کو انکی ماون
سے جدا کرکے ہاتھ پانون باندھکر مسلخ مین لے جاتے ہین ہرگز اون مظلومون کی فریاد
و زاری نہین سنتے وہان بن دانے پانی ذبح کرکے کھال کھینچتے پیٹ پھاڑتے کھوپریان
کو توڑتے جگر کو چاک کرتے قصائیون کی دکانون مین لیجاکر چھریون سے کاٹتے ہین
اور سیخ مین پروکر تنور مین بھونتے ہین ہم یہ مصیبتین دیکھکر چپ رہتے ہین کچھہ نہین کہتے
اونٹ نے کہا جسوقت ہم انکے ہاتھون اسیر ہوتے ہین ہمارا یہ حال ہوتا ہی کہ رسیان
نتھنون مین پہنا کر سار بان کھینچتے ہین اور بہت سا بوجھہ پیٹھون پر لادکر اندھیری راتون
مین ٹیلون اور پہاڑون کی راہ سے لیجاتے ہین غرض پیٹھین ہماری کجاوون کے ہچکولون
سے گل گل جاتی ہین پانون کے تلوے پتھرون سے زخمی ہوتے ہین اور بھوکھے
پیاسے جہان جی چاہتا ہی لیے پھرتے ہین ہم بیچارے ناچار فرمانبرداری انکی کرتے
ہین ہاتھی نے کہا جسوقت ہم انکے قیدی ہوتے ہین گلون مین رسیان پانوون مین
بیڑے ڈالکر ہاتھون مین آنکس لوہے کی لیکر داہنے بائین اور سر پر مارتے ہین
گھوڑے نے کہا جس گھڑی ہم انکے مقید ہوتے ہین ہمارے منہون مین لگام پیٹھون پر زین

کمرین تنگ باندھ کر لڑائیون اور معرکون مین زرہ بکتر پہن کر سوار ہوتے ہین ہم بھوکے
پیاسے آنکھین گرد و غبار سے آلودہ رن مین جاکر تلوارین منہ پر نیزے اور تیر سینون پر
کھاتے ہین اور خون کے دریا مین پیرتے ہین خچر نے کہا جس گھڑی ہم انکی قید
مین گرفتار ہوتے ہین عجب طرح کی مصیبتین اوٹھاتے ہین پانون مین رسیان منہون
مین لگامین اور دہانے لگاکر باندھ رکھتے ہین ایک دم نہین چھوڑتے کہ اپنی ماداؤن
کے پاس جاکر کچھہ ہوس اپنے جی کی مٹاوین سائس و نفر پیٹھون پر پالان لادکر سوار
ہوتے ہین لکڑیان اور کوڑے ہاتھون مین لیکر چوتڑ اور منہ پر مارتے ہین اور جو منہ
مین آتا ہی گالیان اور فحش بکتے ہین مرتبہ سفاہت کا یہان تک ہی کہ بیشتر اپنی مان
اور اپنی بہن بیٹی کو گالیان مغلظہ سناتے اور کہتے ہین کہ اسکے مالک اور مول لینے والے
اور بیچنے والے کی جورو کی فلان مین گدہے کا فلانا یہ سب گالیان اونپر اور انکے مالکون
پر ہوتی ہین سچ ہی کہ وہ لائق بھی اسیکے ہین اگر بادشاہ اس جہالت اور سفاہت اور
فحش بکنے پر انکے غور کرے تو معلوم ہو کہ تمام جہان کی برائی اور بدذاتی اور جہل اور
نادانی انہین بھری ہی پھر بھی ان بدذاتیون سے خبر نہین رکھتے خدا اور رسول کی صیحت و
نصیحت کو کان مین ہرگز جگہ نہین دیتے حال آنکہ آپ ہی ان آیتون کو پڑھتے ہین
ولیعفوا و لیصفحوا الا تحبون ان یغفر اللہ لکم حاصل اسکا یہ ہی اگر مغفرت اپنی خدا
سے چاہتے ہو تو اورون کے بھی گناہون سے درگذر و قل للذین آمنوا یغفروا
للذین لا یرجون ایام اللہ یعنی حکم کر اے محمد مومنون کو کہ کافرون کے قصورون سے درگزر کرین
وما من دابۃ فی الارض ولا طائر یطیر بجناحیہ الا امم امثالکم یعنی جتنے درند و چرند
و پرند کہ روی زمین پر پھرتے چلتے اور ہوا پر اوڑتے ہین انکا بھی جتھا تمھارا سا ہی لتستووا
علی ظہورہ ثم تذکروا نعمۃ ربکم اذا استویتم علیہ و تقولوا سبحان الذی سخر لنا
ہذا وما کنا لہ مقرنین و انا الی ربنا لمنقلبون یعنی جس گھڑی اونٹون پر سوار ہووے
خدا کی نعمتون کو یاد کرو اور کہو پاک ہی وہ اللہ جسنے ایسا جانور ہمارے تابع کیا کہ ہم اوسپر
ہرگز قادر نہو سکتے تھے اور ہم خدا کی طرف رجوع کرنے والے ہین جس گھڑی خچر اس

کلام سے فارغ ہوا اونٹ نے سور سے کہا کہ تیرے گروہ نے جو ظلم آدمیون کے ہاتھہ
سے اوٹھایا ہو تو بھی کہہ اور ایسے بادشاہ عادل کے سامنے بیان کر شاید شفقت و مہربانی
کرکے ہمارے اسیرون کو انکے ہاتھون سے مخلصی بخشے کیونکہ تیرا بھی گروہ چرندون سے
ہی ایک حکیم نے کہا کہ سور چرندون سے نہین ہی بلکہ درندون سے ہی نہین جانتا
ہی تو کہ اوسکے دانت باہر نکلے ہوے ہین اور مردار بھی کھاتا ہی دوسرے نے کہا
یہ چرند ہی کیونکہ کھر رکھتا ہی اور گھاس بھی کھاتا ہی تیسرے نے کہا یہ درندو چرندو بہائم
سے مرکب ہی جسطرح شترگاو مرکب ہی بیل اور اونٹ اور چیتے سے اور شترمرغ کہ شکل
اوسکی طائر اور اونٹ دونون مین ملتی ہی سور نے اونٹ سے کہا مین کچھہ نہین جانتا
ہون کیا کہون اور کسکا شکوہ کرون مجھمین لوگ بہت سا اختلاف کرتے ہین جو کہ مسلمان
ہین ہمکو مسخ و ملعون سمجھکر ہماری صورتون کو مکروہ اور گوشت کو ناپاک جانتے ہین اور
ہمارے ذکر سے پرہیز کرتے ہین اور رومی ہمارا گوشت رغبت سے کھاتے اور متبرک
سمجھتے ہین اور قربانی کرنا بہت ثواب جانتے ہین اور یہودی ہمسے بغض و عداوت رکھتے
ہین بے گناہ ہمین گالیان دیتے اور لعنت کرتے ہین اس لیے کہ اونکو نصارا اور رومیون
سے عداوت ہی اور ارمنی ہمکو بیل بکری کے مانند جانتے ہین فربہی اور موٹے گوشت
کے سبب اور کثرت توالد کے باعث بہتر سمجھتے ہین اور یونانی طبیب ہماری چربی کو اکثر
دوا مین مستعمل کرتے ہین بلکہ اپنی دواؤن مین بھی رکھہ چھوڑتے ہین چرواہے اور سائس
ہمکو اپنے جانورون اور گھوڑون کے پاس اصطبل اور چراگاہ مین رکھتے ہین کیونکہ ہمارے
وہان نکے رہنے سے گھوڑے اور جانور انکے بہت بلاؤن سے محفوظ رہتے ہین منتری اور
جادوگر ہماری کھال کو اپنی کتابون اور جادوون کے جنترون مین دھرتے ہین موچی
اور موزے ساز ہماری گردن اور مونچھون کے بالون کو بہت چاہ اور خواہش سے
اوکھاڑ رکھتے ہین کہ وہ اونکے بہت کام آتے ہین ہم حیران ہین کچھہ کہہ نہین سکتے کسکا
شکر کرین اور کسکا شکوہ جس گھڑی سور یہ سب کہہ چکا گدھے نے خرگوش کی طرف دیکھا
تو یہ اونٹ کے پاس کھڑا تھا کہا اس سے کہ تیرے ابنای جنس پر جو کچھہ انسانون کا

ظلم ہوا ہو بادشاہ کے سامنے بیان کر شاید بادشاہ مہربان ہوکر ہمارے اسیرون کو ان کے
ہاتھون سے مخلصی بخشے خرگوش نے کہا کہ ہم انسے دور رہتے ہین انکے دیس کا رہنا چھوڑ کر
گڑھون اور جنگلون مین رہنا اختیار کیا ہی اس لیے انکے ظلم سے محفوظ رہتے ہین لیکن کتون
اور شکاری جانورون سے سخت حیران ہین کہ ہمارے پکڑنے کے لیے آدمیون کو مدد کرکے
ہماری طرف لے آتے ہین ہرن بیل اونٹ بکرے اور وحشی جو ہمارے بھائی بند پہاڑون
مین پناہ پکڑے ہوے ہین سبکو انکے ہاتھون مین گرفتار کروا دیتے ہین پھر خرگوش نے کہا کہ کتے
شکاری اسمین معذور ہین اونکی مدد کیا چاہین کہ یہ بھی ہمارے گوشت کھانے کی رغبت رکھتے
ہین ہمارے ہمجنس نہین بلکہ درندون سے ہین لیکن گھوڑے تو بہائم سے ہین اور ہمارا گوشت
بھی نہین کھاتے یہ کیون انکی مدد کرتے ہین مگر سراسر انکی نادانی اور حماقت ہی

یہ فصل گھوڑے کی تعریف مین

آدمی نے جس گھڑی خرگوش سے یہ سب باتین سنین کہا بس چپ رہ گھوڑے کی تو نے بہت
مذمت کی اگر یہ جانتا کہ وہ سب حیوانون سے بہتر اور آدمی کے تابع ہی تو اتنا بیہودہ نہ بکتا
بادشاہ نے اس آدمی سے پوچھا کہ اسمین کیا بہتری ہی اوسنے کہا حضرت گھوڑے مین نیک
خصلتین اور خوبیان بہت سی ہین صورت اچھی ہر ایک عضو مناسب ڈیل ڈول خوشنما حواس
درست رنگ صاف شعور مین بہتر دوڑ مین چست سوار کے تابع دلہنے اور بائین آگے پیچھے
جدھر وہ پھیرے جلد پھرے دوڑ دھوپ مین منہ نہ موڑے باادب ایسا کہ جبتک سوار پیٹھ
پر بیٹھا رہتا ہی پیشاب لید نہین کرتا اگر دم کہین کیچڑ یا پانی مین بھیگ جاے نہین ہلاتا اس
واسطے کہ سوار پر چھینٹ نہ پڑے ہاتھی کا ساز ور سوار کو مع خود و بکتر و زرہ اور اپنی لگام و زین اور
پاکھر سمیت پانسو من کا بوجھ اوٹھا کر دوڑتا ہی صابر و متحمل اتنا کہ لڑائیون مین نیزے اور تیر کے
زخم سینے اور جگر پر کھا کر چپ رہتا ہی ڈانٹ ڈپٹ مین ایسا کہ ہوا اوسکی گرد کو نہ پہونچے اگر ٹکر
مین جیسے بھلا سانڈ کو پھاند چلتے کی سی اگر سوار نے شرط لگائی تو اسنے جلدی دوڑ کر اپنے
ہی سوار کو آگے سے پونہچایا یہ سب خوبیان گھوڑے کے سوا کس مین ہین خرگوش نے

کہاان خوبیون کے ساتھہ ایک عیب بھی بڑا ہی کہ یہ سب خوبیان اسمین چھپ جاتی ہین
بادشاہ نے پوچھا وہ کیا عیب ہی اوسے بیان کر اوسنے عرض کیا کہ سراسر احمق و جاہل
ہی دوست اور دشمن کو ہرگز نہین پہچانتا اگر دشمن کی ران کے نیچے گیا تو پھر اوسیکا
تابع ہوا جسکے یہان پیدا ہوتا اور تمام عمر پرورش پاتا ہی لڑائی مین دشمن کے اشارے
سے اوسی پر دوڑتا اور حملہ کرتا ہی یہ خصلت اسمین تلوار کیسی ہی وہ تو بیجان ہی دوست اور
دشمن مین امتیاز نہین کرسکتی جسطرح اپنے دشمن اور مخالف کو کاٹتی ہی ویسا ہی اگر مالک
یا بنانے والے کی گردن پر پڑے تو بے تامل اوسکا سر تن سے جدا کرے اپنے اور بیگانے
مین کچھہ فرق نہین جانتی یہی خصلت آدمیون مین ہی کہ ماباپ بھائی بہن اور اقربا کے
ساتھہ دشمنی کرتے ہین اور کیا کیا مکر و فریب وقوع مین لاتے ہین جو سلوک کہ دشمن سے
چاہیے وہی اپنے یگانون سے کرتے ہین چھٹ پن مین ماباپ کا دودھہ پیتے اور گود
مین پرورش پاتے ہین جوانی کے عالم مین دشمن بنجاتے ہین جسطرح حیوانون کا دودھہ
پیتے اور انکی کھال اور بالون سے لباس بناکر فائدہ اوٹھاتے ہین پھر آخر انھین حیوانون
کو ذبح کرکے کھال کھینچتے ہین اور پیٹ چاک کرکے آگ کا مزا چکھاتے ہین بیمروتی اور
بیرحمی سے احسان اور فائدے جو اونسے اوٹھاتے ہین یکسر بھول جاتے ہین جسوقت
خرگوش آدمی اور گھوڑے کی مذمت سے فارغ ہوچکا گدھے نے اوس سے کہا بس اتنی
مذمت نچاہیے کون ایسا شخص ہی کہ جسکو اللہ تعالی نے بہت سی فضیلتین اور نعمتین بخششین
اور ایک نعمت سے کہ اون فضیلتون سے زیادہ ہو محروم نرکھا ہو اور کون ایسا ہی کہ سب
نعمتون سے اوسے بے نصیب رکھا اور ایک نعمت کہ کسیکو ندی اوسے نہ عطا کی ایسا
دنیا مین کوئی نہین کہ جسمین سب بزرگیان اور نعمتین ہون مہربانیان اوس واہب نعمت
کی کسی جنس مین منحصر نہین بخششین اوسکی سب پر ہین مگر کسی پر بہت کسی پر تھوڑی جسکو مرتبہ
خداوندی کا بخشا اوسکو داغ غلامی کا بھی دیا آفتاب و ماہتاب کو کیسا کچھہ مرتبہ بخشا نور
ظہور بزرگی برتری یہ سب خوبیان اور بزرگیان عطا کین یہان تک کہ بعضے قومون نے
انکو جہالت سے اپنا خدا سمجھا پھر بھی گہن کے عیب سے محفوظ نرکھا اسواسطے کہ عقلمندون

سکے نزدیک یہ دلیل ہوکہ اگر یہ خدا ہوتے تو کبھی تاریک نہوتے اور نہ گھٹتے اسیطرح تمام ستارونکو روشنی اور چمک بخشی ساتھہ اسکے یہ بھی ہی کہ آفتاب کی روشنی مین چھپ جاتے ہین اور رات دن گردش مین رہتے ہین کہ آثار مخلوقیت کے انسے نمایان ہون یہی حال جن و انس ملک کا ہی اگر کسی مین بہت سی بزرگیان ہین تو ایک آدھہ عیب بھی ہی کمال اوسی اللہ تعالی کو ہی اور کسیکو نہین جب کہ گدہا اس کلام سے فارغ ہوا بیل نے کہا جس کسیکو اللہ نے بہت سی نعمتین عطا کی ہین اور دوسرے کو نہین دین اوسکو لائق ہی کہ شکر ادا کرے یعنی اون نعمتو نمین دوسرے کو شریک کرے جسطرح کہ اللہ تعالی نے آفتاب کو روشنی بخشی ہی یہ اپنی روشنی سے تمام خلق پر فیض پونہچاتا ہی اور کسی پر منت نہین رکھتا ایسے ہی ماہتاب اور تمام ستارے موافق اپنے اپنے مرتبے کے خلق کو روشنی پونہچاتے ہین اور کسی پر احسان نہین دھرتے اسیطرح آدمیون کو بھی لازم ہی کہ اللہ تعالی نے انکو بہت سی نعمتین دی ہین یہ حیوانون پر بخشش کرین اور احسان نرکھین جسوقت کہ بیل یہ کہہ چکا سب حیوان ڈاڑھہ مار کر روئے اور کہنے لگے ای بادشاہ عادل ہمپر رحم کر اور ان ظالم آدمیون کے ظلم سے ہماری مخلصی کر جتنے حکیم اور عالم جنون کے حاضر تھے بادشاہ نے سنکر انکی طرف دیکھا اور کہا کہ حیوانون نے جو ظلم اور بے رحمی اور تعدی آدمیون کی بیان کی سنی تمنے اونھون نے عرض کی کہ ہمنے سنی اور سب سچ ہی رات دن دیکھتے ہین کسی عاقل و ہوشیار پر انکا ظلم چھپا نہین ہی اس لیے جن بھی انکا ملک چھوڑکر جنگل و بیابان مین بھاگے اور ٹیلے پہاڑون دریاؤن مین جا چھپے انکی بدفعلی اور بداخلاقی کے سبب آبادی کا جانا بالکل چھوڑ دیا جس پر بھی انکی خباثت سے مخلصی نہین پاتے یہان تک ہمسے بدگمان اور بداعتقاد ہین کہ اگر کوئی لڑکا یا عورت یا کوئی مرد جاہل احمق بیمار ہو تو یہی کہتے ہین کہ جن کا آسیب یا سایہ ہوا ہمیشہ دل مین وسواس رکھتے ہین اور جنون کے شر سے پناہ مانگتے ہین حال آنکہ کبھی کسی نے نہین دیکھا کہ کسی جن نے آدمی کو مارا ہو یا زخمی کیا ہو کپڑے چھینے ہون یا چوری کی ہو گھر مین کسیکے سیندھہ دی ہو جیب کتری آستین پھاڑی ہو کسیکی دکان کا قفل توڑا ہو مسافر کو مارا ہو بادشاہ پر خروج کیا ہو کسیکو لوٹا ہو قید کیا ہو بلکہ یہ سب خصلتین انھین مین ہین ایک دوسرے کی فکر مین رات دن رہتا ہی

انہون بھی ہرگز تو نہین کرتے اور نہ خبردار ہوتے ہین جب یہ بھی کہہ چکا چوبدار نے پکار کر کہا صاحبو
اب شام ہوئی دربار برخاست ہی رخصت ہو اپنے اپنے مکانون مین جاؤ صبح کو پھر حاضر ہونا

یہ فصل بادشاہ اور وزیر کے مشورے مین

جس گھڑی بادشاہ مجلس سے اوٹھا بیدار وزیر سے خلوت مین کہا کہ سوال وجواب ان آدمیون
اور حیوانون کا سنا تو نے اب کیا صلاح دیتا ہی اسکا انفصال کیونکر کیا چاہیے کون سی
بات تیرے نزدیک بہتر ہی وزیر نہایت مرد عاقل وہوشیار تھا بعد آداب وتسلیمات کے
دعائین دے کر کہنے لگا کہ میرے نزدیک یہ بہتر ہی کہ بادشاہ جنون کے قاضیون اور مفتیون
اور حکیمون کو اپنے پاس بلوا کر اس مقدمے مین مشورہ کرے کیونکہ یہ قضیہ بڑا ہی معلوم نہین کہ
حق کسکی طرف عائد ہی ایسے امرون مین مشورت ضرور ہی دو چار کی صلاح مین ایک بات
منقح ہو جاتی ہی عاقل دوراندیش کو لازم ہی کہ ایسے مشکل امرون مین بے صلاح ومشورت
کے کچھہ دخل نکرے بادشاہ نے بموجب اسکے کہنے کے حکم کیا کہ ہان تمام اعیان وارکان
جنون کے حاضر ہون چنانچہ موافق اس تفصیل کے کہ قاضی آل برجیس مفتی آل ناہید دانشمند
اولاد بیدا حکمای گروہ لقمان صاحب تجربہ بنی ہامان عقلای بنی کیوان اہل عزیمت آل بہرام کے
حاضر ہوے بادشاہ نے انسے فرمایا کہ یہ انسان وحیوان ہمارے یہان نالشی آئے ہین اور
ہمارے ملک مین اگر پناہ لی ہی تمام حیوان آدمیون کے ظلم وتعدی کا شکوہ کرتے ہین بھلا
بتاؤ کہ انکے ساتھہ کیا کیا چاہیے اور معاملہ انکا کسطرح فیصل کیجیے ایک عالم آل ناہید سے
حاضر تھا اسنے عرض کی کہ میرے نزدیک یہ صواب ہی کہ یہ سب جانور اپنا احوال اور جو ظلم کہ
آدمیون کے ہاتھہ سے اوٹھایا ہو لکھین اور عالمون سے اسکا فتوی لین اگر کوئی صورت مخلصی
کی انکے واسطے ٹھہرے گی قاضی مفتی حکم کر دینگے کہ انکو بیچین یا آزاد کرین یا تکلیف دینے
مین تخفیف اور احسان کرین اگر آدمیون نے حکم قاضیون کا نمانا اور حیوان اونکے ظلم سے
بھاگے تو پھر انکا کچھہ قصور اور گناہ نہین ہی بادشاہ نے یہ سنکر سب سے پوچھا کہ تم بھی
کیا کہتے ہو سبنے کہا نہایت خوب اور یہی مصلحت وقت ہی مگر صاحب عزیمت نے اس بات کو

پسند نکیا اور کہا کہ یہ آدمی اگر حیوانون کے بیچنے پر راضی ہوے قیمت انکی کون دیگا اوس فقیہ
نے کہا بادشاہ اوسنے کہا اتنا روپیا اکٹھا بادشاہ کہان سے پائیگا فقیہ نے کہا بیت المال
سے دیا جائیگا پھر اوس صاحب عزیمت نے کہا بیت المال مین اتنا خزانہ کہان تھی
جو انکی قیمت کو کفایت کرے اور بعضے آدمی بیچینگے بھی نہین حیوانون سے بہت سی احتیاج
رکھتے ہین اور قیمت کی کچھہ پروا نہین رکھتے چنانچہ بادشاہ و وزیر اور بہت سے بھلے آدمی کہ
بے سواری چل نہین سکتے ہرگز انکا بیچنا قبول نکرینگے اور اس حکم سے منکر ہو جائینگے
بادشاہ نے کہا پھر تیرے نزدیک کیا بہتر ہی اوسنے کہا میرے نزدیک یہ صلاح ہی کہ
بادشاہ حیوانون کو حکم کرے کہ یہ سب متفق ہوکر ایک ہی رات قید سے بھاگ کر اونکے ملک
سے دور نکل جاوین جسطرح ہرن پاڑھے اور بہت سے وحشی اور درندے انکا ملک چھوڑ کر بھاگ
گئے ہین صبح کو جب کہ یہ آدمی انھین نہ پاوینگے کس پر اسباب لادینگے اور سوار ہونگے ناچار
ہوکر دور کی مسافت کے باعث انکی تلاش مین نہ جا سکینگے چپکے ہوکر بیٹھہ رہینگے اسین
ان حیوانون کی خلاصی ہو جاویگی بادشاہ نے اس بات کو پسند کیا اور سب سے پوچھا کہ اسنے
جو کہا تمھارے نزدیک بہتر ہی ایک حکیم لقمان کی اولاد مین تھا اوسنے عرض کی کہ یہ بات
کچھہ خوب نہین اور یہ امر نہایت خلاف عقل ہی کسیطرح ہو نہین سکتا اسواسطے کہ اکثر حیوانات
راتون کو انکی قید مین بند ہے اور قید خانے کے دروازے بند چوکیدار وہان متعین رہتے
ہین یہ سب کیونکر بھاگ سکینگے صاحب عزیمت نے کہا کہ بادشاہ اس رات کو تمام
جنون کو حکم کرے کہ وہان جاکر قید خانے کے دروازے اور حیوانون کے پانون کی رسیان
کھول کر نکال دین اور سب چوکیدارون کو گرفتار کرین اور نہ چھوڑین جب تک کہ وہ انکے ملک
سے دور نکل جاوین اسین بادشاہ کو نہایت ثواب عظیم ہوگا مینے انکے حال پر رحم کرکے بطور
نصیحت کے حضور مین گزارش کی ہی اگر حسن نیت سے بادشاہ اس احسان کا قصد کرے
اللہ تعالیٰ بھی بادشاہ کی مدد اور اعانت کریگا خدا کی نعمتون کا یہی شکر ہی کہ مظلومون کی مدد اور
خلاصی کرے لوگ کہتے ہین کہ بعضے پیغمبرون کی کتابون مین لکھا ہی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی
ای بادشاہ مینے تجھے روی زمین پر اسواسطے نہین مسلط کیا ہی کہ مال جمع کرے اور دنیا کی

حرص و ہوس مین مشغول سب ہیے بلکہ اس لیے کہ مظلومون کی داد کو پہونچے کہ مین بھی اونکی داد
کو پہونچتا ہون اگرچہ وہ کافر ہون   بادشاہ نے پھر سب سے پوچھا کہ تم آپس مین کیا کہتے ہو
سب نے اسکو پسند کیا اور کہا یہی مناسب ہی مگر ایک حکیم کیوانی اس بات پر راضی نہوا
بعد دعا و تسلیمات کے کہنے لگا کہ یہ کام بہت مشکل ہی کسی ڈھب سے ہو نہین سکتا
اس مین مفسدے اور خطرے بہت سے ہین کہ پھر وہ کسیطرح صلاح پذیر نہین ہو سکینگے
بادشاہ نے کہا تجھے آپس مین کس چیز کا خوف ہی بیان کر کہ ہم بھی معلوم کرین   اسنے
عرض کی کہ حضرت جسنے یہ مخلصی کی صورت حیوانون کے واسطے بیان کی نہایت غلطی کی
جس گھڑی یہ آدمی صبح کو اوٹھکر حیوانون کو نہ پاوینگے اور اونکے بھاگنے سے خبردار ہونگے
یہی جانینگے کہ یہ کام کسی انسان کا نہین اور حیوانون کی تدبیر سے بھی ممکن نہین ہی بلکہ یہ مکر
و فریب جنون کا ہی   بادشاہ نے کہا سچ ہی اسمین کچھ شک نہین یہ ہمین پر گمان کرینگے
حکیم نے عرض کی جہان پناہ جسوقت یہ حیوان انکے ہاتھون سے نکل گئے اور ان کے
فائدون مین خلل آیا نہایت غم و تاسف کرینگے اور جنون کے دشمن ہوجاینگے آگے
سے تو دشمن ہین اب زیادہ بغض و دشمنی رکھینگے حکیمون نے کہا ہی کہ مرد عاقل وہی ہی
کہ دشمنون مین صلح کروادے اور آپ اونکی عداوت سے محفوظ رہے   یہ بات سنکر سب
جنون نے کہا کہ یہ سچ کہتا ہی   بعد اسکے ایک حکیم نے کہا کہ ہم انکی عداوت سے کیون
خوف کرین دشمنی انکی ہم سے پیش نہ جائیگی جسم ہمارے آتشی اور نہایت لطیف و سبک ہین
کہ آسمان پر اوڑ جاتے ہین اور آدمیون کے جسم مٹی کے ہین نیچے ہی پڑے رہتے ہین اوپر نہین
جا سکتے ہم انمین بے تکلف چلے جاتے اور دیکھتے ہین یہ ہمین نہین دیکھ سکتے پھر کس
چیز کا خوف ہی   حکیم کیوانی نے اسکا جواب دیا کہ افسوس تو کچھ نہین سمجھتا انسان
اگرچہ خاکی ہین پر انمین بھی ارواح فلکی اور نفوس ملکی ہین کہ ہمپر فضیلت رکھتے ہین اور بہت سے
مکر و حیلے جانتے ہین اگلے زمانے مین آدمیون اور جنون مین بہت سے معرکے ہوئے
ہین کہ اونکے سننے سے عبرت آتی ہی   بادشاہ نے کہا اوس احوال سے ہمین بھی مطلع
کر کہ حقیقت اسکی کیا ہی ہم بھی معلوم کرین   حکیم نے کہا آدمیون او جنون مین عداوت طبیعی اور

مخالفت جن و انس کی قدیم سے چلی آتی ہی کہ بیان اوسکا نہایت طویل ہی بادشاہ نے فرمایا کچھہ تھوڑا سا جو بیان ہوسکے ابتدا سے بیان کر

فصل انسان اور جنون کی مخالفت کے بیان مین

حکیم نے بموجب حکم بادشاہ کے احوال اسکا یون ظاہر کیا کہ اگلے زمانے مین کہ خدا نے آدم کو پیدا نکیا تھا تمام روی زمین پر جن رہتے تھے جنگل و آبادی اور دریا سب انکے عمل مین تھا جب کہ بہت دن گذرے نبوت و شریعت دین و ملک اور بہت سی نعمتین حاصل ہوئین نافرمانی اور گمراہی کرنے لگے نبیون کی وصیت و نصیحت کو نمانا اور تمام روی زمین پر فساد برپا کیا ان کے ظلم سے زمین اور جو رہنے والے زمین کے تھے خدا کی درگاہ مین نالشی ہوے اور فریاد و زاری کرنے لگے جب کہ ایک زمانہ اور گذرا اور انکے نفاق و ظلم نے روز بروز ترقی کی تب اللہ تعالی نے ایک فوج ملائک کی روی زمین پر بھیجی اونھون نے یہان آکر جنون کو مار نکال دیا اور بہتون کو قید و اسیر کرلیا اور آپ زمین پر رہنے لگے چنانچہ عزازیل ابلیس لعین جسنے حضرت آدم و حوّا کو فریب دیا انھین قیدیون مین تھا عمر اوسکی بہت تھوڑی تھی کچھہ جانتا تھا انھین فرشتون مین پرورش پائی اور سب رسم و رسومات انکی اختیار کی جب کہ انکا علم سیکھکر جوان ہوا اس قوم کا سردار و رئیس بنا ہمیشہ امر و نہی کے احکام جاری کرتا جب کہ اسپر بھی ایک زمانہ گذرا اللہ تعالی نے اون فرشتون سے جو روی زمین پر رہتے تھے کہا اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً ؕ مِنْ غَیْرِکُمْ وَاَرْفَعُکُمْ اِلَی السَّمَاۗءِ یعنی خلیفہ زمین کا مین اوسکو کرونگا جو تم مین سے نہین ہی اور تمھین آسمان پر بلالونگا فرشتون نے جو ایک مدت سے یہان رہتے تھے یہان کی جدائی کے سبب اس بات کو مکروہ جانکر خدا کو یون جواب دیا اَتَجْعَلُ فِیْہَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْہَا وَیَسْفِکُ الدِّمَاۗءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ یعنی پیدا کیجیے گا آپ اوس شخص کو جو روی زمین پر فساد اور خون ریزی کرے جسطرح کہ جن کرتے تھے حالانکہ ہم تسبیح کرتے اور تجھے پاک جانتے ہین اللہ تعالی نے فرمایا اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ یعنی جس فائدے کو ہم جانتے ہین تمھین اوس سے کچھہ خبر نہین اور قسم ہی مجکو اپنی کہ آدم اور اوسکی اولاد کے بعد کسی ملک و جن اور حیوان کو زمین پر نہین رکھنے کا غرض کہ

جس گھڑی آدم کو اللہ تعالی نے پیدا کرکے روح کو اونکے جسم مین پھونکا اور اونسے حوا کو پیدا کیا
اوسوقت تمام فرشتون سے فرمایا کہ تم سب ملکر آدم کو سجدہ کرو اونھون نے بموجب حکم الہی
کے سجدہ کیا اور آدم کے تابع ہوے مگر عزازیل نے سجدہ نکیا جہالت و حسد کے باعث
خدا کے حکم سے منکر ہوا یہ سمجھا کہ آگے مین مالک و رئیس تھا اب انکا تابع ہونگا اس لیے حسد و
بغض سے آدم کا دشمن ہوگیا پھر اللہ تعالی نے فرشتون سے فرمایا کہ آدم کو جنت مین
داخل کرو غرض جسوقت آدم بہشت مین پوہنچے جناب الہی سے یون ارشاد ہوا یَآ دَمُ اسْكُنْ
اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا
مِنَ الظّٰلِمِيْنَ حاصل اس آیت کا یہی کہ ای آدم تم اپنے قبیلے سمیت اس بہشت مین رہو اور جو تمھارا
جی چاہے خوشی سے کھاؤ مگر اس درخت کے پاس نجائیو اگر اسکے نزدیک جاؤگے تو گنہگار
ہوگے یہ جنت جو اللہ تعالی نے حضرت آدم کو رہنے کے لیے عطا کی ایک باغ ہی پورب
کی طرف یاقوت کے پہاڑ پر وہان کسی آدمی کا مقدور نہین کہ جاکر اوسپر چڑھ سکے زمین وہانکی
اچھی ہوا معتدل ہمیشہ ایام بہار کے رہتے ہین نہرین بہت سی جاری درخت ہرے ہرے
میوجات کے بکثرت پھلے اور اقسام اقسام کے پھول پھل لگے حیوانات وہانکے کسیکو
ستاتے نہین طائر خوش الحان خوبصورت رنگ برنگ کے ڈالیون پر بیٹھے چہچہے کیا کرتے
ہین آدم و حوا وہان جاکر بخوشی رہنے لگے ان دونون کے سر پر بال بہت بڑے بڑے
پاؤن تلک لٹکتے تھے تمام بدن اونکا بالون سے چھپا رہتا اس سے نہایت زیب و جمال انکا تھا
نہرون کے کنارے چمن مین بخوبی سیر کرتے پھرتے اقسام اقسام کے میوے کھاتے اور
نہرون سے پانی پیتے نے محنت و مشقت یہ سب کچھ میسر تھا ہل جوتنا کھیتی کرنا پیسنا پکانا
کاتنا کپڑا بننا دھونا یہ ایک بھی محنت انھین نتھی جیسا اس زمانے مین اولاد انکی ان بلاؤن مین
گرفتار ہی جسطرح اور حیوانات وہان رہتے تھے اسیطرح یہ دونون بحفظ و آرام تمام اوقات
بسر کرتے کچھ غم نتھا اور جتنے درخت و حیوان وہان تھے سبکے نام اللہ تعالی نے آدم کو
بتا دیے اور فرشتون سے نام اونکا پوچھا تو جانتے نتھے حیران ہوکر چپکے ہو رہے آدم سے
جسوقت پوچھا اونھون نے پوچھتے ہی سبکے نام بتا دیے اور فائدہ و نقصان انکا سب بیان کیا

فرشتون نے جو یہ حال دیکھا سبکے سب تابع ہوے اور آدم کو آپ سے بہتر جانا عزازیل نے جب کہ یہ مرتبہ آدم کا دیکھا اور بھی بغض وحسد نے اسکے ترقی کی اس فکر مین ہوا کہ کسی طرح مکر وفریب سے انکو ذلیل کیا چاہیے چنانچہ ایک دن ناصح بنکر انکے پاس گیا اور کہا اللہ تعالی نے جو تمکو بزرگی فصاحت وبیان کی عطا کی ہی آج تک یہ نعمت کسیکو نہین دی اگر اس درخت سے تم کچھہ کھا و تو اس سے زیادہ علم وفضل تمھین حاصل ہو اور ہمیشہ بخوبی وآرام تمام یہان رہو کبھی موت نہ آوے سدا چین کیا کرو جس گھڑی اس ملعون نے قسم کھا کر کہا اِنِّی لَکُمَا لَمِنَ النّٰاصِحِیْنَ یعنی مین تمھین نصیحت کرتا ہون یہ اوسکے فریب مین آگئے حرص سے پیشدستی کرکے اوس درخت سے کہ جس سے اللہ تعالی نے کھانا منع کیا تھا کچھہ کھایا لباس بہشتی جو پہنے ہوے تھے فی الفور سب بدن سے اوتر پڑا درختون کے پتے لیکر بدن چھپانے لگے لنبے لنبے بال جو سر پر تھے وہ بھی گر گئے ننگے ہو گئے آفتاب کی گرمی سے رنگ متغیر اور سیاہ ہو گیا غرض رسوا ہوے حیوانون نے جو یہ حال انکا دیکھا صورتین انکی اونھین مکروہ معلوم ہوئین نفرت سے بھاگے یہ وہان نہایت ذلیل ہوے فرشتون کو حکم ہوا کہ اب انکو بہشت سے نکالکر پہاڑ سے نیچے ڈالدو فرشتون نے ایسی جگہہ ڈالا کہ وہان پھل پتے کچھہ نتھے بہرکیف زمین پر آکر ایک مدت تک اس غم والم مین رویا کیے اور اپنی حرکت سے بہت شرمندہ ہوے جبکہ اس غم والم مین ایک زمانہ گذرا اللہ تعالی نے رحم کرکے انکی توبہ کو قبول کیا اور گناہ بخشا ایک فرشتے کو زمین پر بھیجا اوسنے یہان آکر زمین کھودنا ہل جوتنا بوتا کاٹنا پیسنا خمیر کرنا روٹی پکانا کپڑا بننا سینا لباس بنانا یہ سب انکو سکھایا جب کہ اولاد بہت سی ہوئی جن بھی آکر ملے درخت لگانا مکان بنانا اور بہت سی صنعتین انکو سکھائین آپسمین اونکے انکے دوستیان ہوئین بہت مدت تک اسیطرح زندگی بسر کرتے تھے پر جب کبھی ابلیس لعین کے مکر وفریب کا مذکور آجاتا ہر ایک آدمی کو جنون کی طرف سے بغض وحسد کا خیال گذرتا جس گھڑی قابیل نے ہابیل کو قتل کیا ہابیل کی اولاد کو یہی خیال گذرا کہ جنون نے اسکو سکھایا اس سے اور بھی انکو جنون کے ساتھہ دشمنی وعداوت ہوئی اور انکے دفع کرنے کے واسطے مکر وحیلے کرنے لگے

سحر افسون دعا تعویذ شیشے مین بند کرنا اور بہت سے عمل کہ جس سے جنون کو تکلیف پوہنچے عداوت سے کرتے تھے اور ہمیشہ اسی فکر مین رہتے جب کہ اللہ تعالی نے حضرت ادریس پیغمبر کو بھیجا انھون نے اکر آدمیون اور جنون مین صلح کروادی اور سکو دین اسلام کی راہ دکھائی جن بھی آدمیون کے ملک مین آئے اور انسے ملکر آپسمین رہنے لگے اسیطرح طوفان ثانی تک اور بعد اسکے بھی حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے زمانے تک بخوبی گذری جب کہ حضرت ابراہیم کو نمرود نے اگ مین ڈالا پھر آدمیون کو یہی گمان ہوا کہ جنون نے نمرود کو گوپھن بنانا سکھایا اور یوسف کے بھائیون نے جب یوسف کو کوین مین ڈالا اسکو بھی انھون نے جنون کے فریب سے جانا یہ زیادہ سبب دشمنی کا ہوا حضرت موسی پیغمبر جب دنیا مین آئے اونھون نے بھی آپسمین انسے صلح کروادی اور بہت سے جن حضرت موسی کے دین مین آئے جب کہ حضرت سلیمان ابن داؤد کو اللہ تعالی نے تمام ہفت اقلیم کا بادشاہ کیا اور روی زمین کے سب بادشاہون پر غلبہ دیا سارے جن وانس انکے تابع ہوے تب جنون نے ازراہ فخر کے آدمیون سے کہا کہ سلیمان کو یہ سلطنت ہماری مدد سے ہاتھہ لگی ہی اگر جن مدد نکرتے جسطرح اور بادشاہ ہین ویسے ایک یہ بھی ہوتے اور ہمیشہ اپنی غیب دانی ظاہر کرکے آدمیون کو وہم مین ڈالتے تھے جس گھڑی حضرت سلیمان نے وفات پائی اور جنون کو خبر نہوئی سب حیران تھے کہ حضرت سلیمان کہان ہین تب آدمیون کو یقین ہوا کہ اگر یہ غیب دان ہوتے تو اتنا حیران نہوتے اور بلقیس کی خبر جسوقت ہدہد کی زبانی حضرت سلیمان کو پہونچی سب سے فرمایا کہ کون ایسا ہی کہ بلقیس کا تخت قبل اوسکے آنے کے اوٹھا لاوے ایک جن کہ نام اوسکا اضطوس ابن ہایوان تھا فخر سے کہنے لگا کہ مین ایسا جلد اوٹھا لاؤن کہ آپ اپنے مکان سے نہ اوٹھنے پاوین حضرت سلیمان نے کہا کہ مین چاہتا ہون اس سے بھی زیادہ جلدی ہو آصف برخیا نے کہ اسم اعظم جانتا تھا کہا کہ مین ایک پل مین لاؤنگا اور لے ہی آیا جسوقت کہ حضرت سلیمان نے تخت دیکھا بیہوش ہوگئے اور خدا کو سجدہ کیا جنون پر ظاہر ہوا کہ انسان ہمسے بزرگی زیادہ رکھتے ہین شرمندہ اور سرنگون ہوکر وہان سے پھرے اور سب آدمی انکے پیچھے تالیان بجاتے ہوے چلے جن نہایت ذلیل ہوکر

بھاگے اور باغی ہو گئے حضرت سلیمان نے انکے پکڑنے کے لیے پیچھے فوج بھیجی اور بہت سے عمل انکے قید کرنے کے بتا دیے اور یہ کہا کہ جن اسطرح شیشے مین بند ہوتے ہین اور کتاب انھین عملیات مین تصنیف کی چنانچہ وہ کتاب بعد اونکی وفات کے ظاہر ہوئی جس گھڑی حضرت عیسی دنیا مین آئے اور تمام جن و انس کو دعوت اسلام کی کی اور ہر ایک کو طریق ہدایت بتا کر فرمایا کہ آسمان پر اسطرح جا کر فرشتون سے قرب حاصل کرتے ہین بعضے جن حضرت عیسی کے دین مین آکر عابد و پرہیزگار ہوئے اور آسمان تک جانے لگے ہمیشہ آسمان کی خبر سنکر یہان کاہنون سے آکر کہتے تھے جب کہ اللہ تعالی نے پیغمبر آخر الزمان کو پیدا کیا اور یہ آسمان پر جانے سے موقوف ہوے اوسوقت کہنے لگے اَنَّا لَا نَدْرِی اَشَرٌّ اُرِیدَ بِمَنْ فِی الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا نہین معلوم دنیا کے رہنے والون کے واسطے یہ برا ہوا یا خدا انکو ہدایت کیا چاہتا ہی اور بعضے جن دین اسلام قبول کر کے مسلمان ہوے چنانچہ اونکے اور مسلمانون کے آج تک صلح چلی جاتی ہی جب کہ حکیم یہ سب کہہ چکا پھر یہ کہا کہ ای جنو اب انکو نہ چھیڑو اور آپسمین فساد نکرو عداوت قدیمی کو عبث ظاہر کرتے ہو مآل اسکا اچھا نہین ہی یہ عداوت پتھر کی آگ ہی جسوقت ظاہر ہوئی تو ایک عالم کو جلا دیگی خدا پناہ مین رکھے جس گھڑی یہ دشمنی کر کے ہمپر غالب آئے تو کیسی خرابی و رسوائی ہی جب کہ سب نے یہ عجیب قصہ سنا ہر ایک نے سر جھکایا اور متفکر ہوا بادشاہ نے اوس حکیم سے پوچھا کہ تیرے نزدیک کیا صلاح ہی یہ سب جو ہمارے یہان نالشی آگئے ہین اور ہمسے پناہ لی ہی انکے جھگڑے کو کسطرح فیصل کیجیے اور راضی کر کے اپنے ملک سے رخصت کیجیے حکیم نے کہا مصلحت نیک بعد تامل کے معلوم ہوتی ہی جلدی مین کچھہ نہین ہوسکتا میرے نزدیک اب یہ صلاح ہی کہ بادشاہ صبح کو بار عام مین بیٹھے اور ان سبکو بلوا کر ہر ایک کی دلیل و حجت سنے بعد اوسکے جو صلاح و مناسب وقت جانے حکم کرے صاحب العزیمۃ نے کہا کہ انسان نہایت فصیح و بلیغ ہین اور یہ حیوان سمین عاجز کچھہ بول نہین سکتے اگر اونکی چرب زبانی سے ہار گئے اور کچھہ جواب ندے سکے تو انکو انھین کے حوالے کیجیے گا کہ ہمیشہ تکلیف اور عذاب مین رکھین

حکیم نے کہا یہ اونکی قید مین صبر و سکوت کرین زمانہ ہمیشہ برابر نہین گذرتا آخر خدا مخلصی کر دیگا جسطرح
بنی اسرائیل کو فرعون کے عذاب سے نجات بخشی اور آل داود کو بخت نصر کے ظلم سے مخلصی
دی آل حمیر کو آل تبع کے عذاب سے رہائی بخشی آل ساسان اور آل عدنان کو آل یونان اور
آل اردشیر کے ظلم سے نجات دی یہ زمانہ کسی پر یکسان نہین گذرتا مانند دائرہ چرخ ہمیشہ اس عالم وجود
بموجب احکام آلہی کے پھرتا ہی ہزار برس مین ایک مرتبہ یا بارہ ہزار برس مین یا چھتیس ہزار برس
مین یا تین سی ساٹھہ ہزار برس مین یا ایک دن مین جو پچاس ہزار برس کے برابر ہو ایک
مرتبہ پھرتا ہی سچ ہی کہ نیرنگی اس زمانہ بوقلمون کی کسیکو ایک وتیرے پر نہین رکھتی

یہ فصل انسانون کے مشورے مین

بادشاہ یہان اپنے وزیر اور اعیان و ارکان سے خلوت مین مشورت کرتا تھا انسان بھی وہان
اپنے مکان مین ستر آدمی جدے جدے شہرون کے رہنے والے مجتمع ہو کر آپسمین صلاحین کر
رہے تھے جسکے خیال مین جو گذرتا کہتا ایک نے کہا کہ ہمارے اور غلامون کے درمیان
جو کچھہ کلمہ کلام آج ہوا تم سبنے سنا اور قضیہ ہنوز فیصل نہوا کچھہ تمھین معلوم ہوتا ہی کہ بادشاہ
نے ہمارے حق مین کیا ٹھہرایا ہی سبنے کہا ہمین کیا معلوم مگر اتنا جانتے ہین کہ بادشاہ آج
فکر مین گھبرا رہا ہی شاید کل باہر نہ نکلے دوسرے نے کہا کہ مین یہ جانتا ہون کل وزیر سے
خلوت مین ہمارے مقدمے کا مشورہ کرے کسی نے کہا حکیمون اور عالمون کو جمع کر کے
کل مصلحت کریگا کوئی بولا یہ نہین معلوم کہ حکما ہمارے حق مین کیا صلاح دین پر یہ جانتے ہین
کہ بادشاہ ہمسے موافق ہی اور ہمارے ساتھہ اعتقاد نیک رکھتا ہی ایک نے کہا وزیر کا
خوف ہی ایسا نہو کہ ہمسے پھر جاوے اور ہمارے حق مین ظلم کرے دوسرے نے کہا
یہ امر سہل ہی وزیر کو کچھہ تحفہ تحائف دے کر اپنی طرف کر لیوینگے مگر ایک خطرہ ہی سبنے
پوچھا وہ کیا ہی کہا کہ قاضی مفتی کے حکم کا بڑا ڈر ہی سبنے کہا یہ امر بھی سہل ہی اونھین بھی
کچھہ رشوت دیکر راضی کرینگے آخر وہ بھی ہماری مرضی کے موافق کچھہ حیلے شرعی کر کے حکم
کرینگے لیکن صاحب العزیمۃ مرد عاقل اور دیندار ہی کسیکی طرفداری نکریگا اچھا اگا بادشاہ نے

اوس سے مشورہ کیا خوف ہی کہ مبادا ہمارے غلامون کی سعی بادشاہ سے کرکے ہمارے
ہاتھون سے نکال دے ایک نے کہا تو سچ کہتا ہی لیکن بادشاہ نے اگر حکیمون سے
مشورہ کیا تو انکی راہین آپسمین مختلف ہین ایک دوسرے کے مخالف کہیگا کوئی بات منقح
نہین ہونے کی ایک نے کہا اگر بادشاہ قاضیون اور مفتیون سے مشورہ کرے تو یہ ہمارے
حق مین کیا کہین گے دوسرے نے کہا عالمون کا فتوی ان تین صورتون سے خالی نہین
یا حکم کرینگے کہ حیوانون کو آزاد کرین یا کہین گے انھین بیچ کر قیمت لیوین یا کہین گے
کہ انکو زیادہ تکلیف نہ دیوین تخفیف اور احسان کرین شرع مین یہی تین صورتین ہین ایک نے
کہا اگر بادشاہ وزیر سے مشورہ کرے معلوم نہین کہ وزیر کیا صلاح دیوے دوسرے نے
کہا مین جانتا ہون یہ کہیگا کہ ان حیوانون نے ہمارے ملک مین آکر پناہ لی ہی اور مظلوم ہین
انکی مدد بادشاہ پر لازم ہی اسواسطے کہ سلاطین خلیفۂ خدا کہلاتے ہین اللہ تعالی نے ان کو
اس لیے روی زمین پر مسلط کیا ہی کہ رعایا پر عدل وانصاف اور ضعیفون کی مدد واعانت
کرین ظالمون کو اپنے ملک سے نکال کر خلق مین احکام شریعت کے جاری کرین کیونکہ
روز قیامت کو پرسش انھین سے ہوویگی ایک نے کہا اگر بادشاہ قاضی سے ہمارے
انفصال کے لیے کہے تو قاضی تین حکمون مین ایک حکم کریگا اسوقت کیا کیا چاہیے سب نے
کہا کہ قاضی نائب نبی اور بادشاہ نگہبان دین ہی انکے حکم سے کسی طرح پھر نہین سکتے ایک
نے کہا اگر قاضی حکم کرے کہ حیوانون کو آزاد کرو اور چھوڑ دو تو کیا کروگے دوسرے نے
کہا کہ یہ جواب دینگے کہ ہم انکے مالک موروثی ہین اور یہ ہمارے جد وآبا کے وقت سے
غلامی مین چلے آتے ہین ہمین اختیار ہی چاہین انھین چھوڑین اور آزاد کرین اور چاہین نہ چھوڑین
پھر ایک نے کہا اگر قاضی کہے کہ شرعی کاغذ یا گواہون سے ثابت کرو کہ یہ ہمارے غلام
موروثی ہین ایک نے اسکا جواب دیا کہ ہم اپنے دوستون کو جو عادل ہین لاکر گواہ گذرانین گے
اوسنے کہا اگر قاضی کہے کہ آدمیون کی گواہی معتبر نہین ہی اسواسطے کہ یہ سب حیوانون کے
دشمن ہین اور دشمنون کی گواہی شرع مین سنی نہین جاتی یا کہے کہ بیعنامہ اور سرخط کہان ہی
اگر سچے ہو تو اوسے لاکر حاضر کرو اوسوقت کیا تدبیر کی جاوے یہ باتین سنتے ہی سب چپکے

ہوئے ہے کسی نے کچھہ جواب ندیا مگر ایک اعرابی نے کہا ہم اسکا جواب یہ دیوین گے کہ کاغذ شرعی ہمارے پاس تھے سب طوفان مین ڈوب گئے اور قاضی اگر کہے کہ تم اس بات پر قسم کھاؤ کہ یہ ہمارے غلام ہین اوسوقت ہم کہین گے کہ قسم منکر سے چاہیے اور ہم مدعی ہین ایک نے کہا اگر قاضی حیوانون سے قسم لیوے اور وہ قسم کھا کر کہین کہ ہم انکے غلام نہین ہین اوسوقت کیا تدبیر کی جاوے گی دوسرے نے جواب دیا کہ ہم یہ کہین گے کہ حیوانون نے جھوٹی قسم کھائی ہمارے پاس بہت سے دلائل ہین کہ اس دعوے پر دلالت کرتے ہین ایک نے کہا اگر قاضی حکم کرے کہ انھین بیچین اور قیمت لیوین اوسوقت کیا کرو آبادی کے جو رہنے والے تھے اونھون نے کہا کہ ہم بیچکر قیمت لے لیوین گے اور جو جنگل و ویرانے کے باشندے تھے عرب اور ترک وغیرہ اونھون نے کہا یہ نہین ہوگا اگر ہم اسپر عمل کرین تو ہلاک ہوجاوین گے اسکا ذکر نکرو جو کہ انکے بیچنے پر راضی ہوے تھے اونھون نے کہا اسمین خلل کیا ہی اونھون نے اسکا جواب دیا کہ اگر حیوانون کو ہم بیچین تو نہایت تکلیف اوٹھاوین دودھہ پینا گوشت کھانا کھال بال سے لباس بنانا اسکے سوا اور مصارف مین لانا یہ فائدے سب جاتے رہین گے اس زندگی سے موت بھلی ہی یہی تکلیف آبادی کے رہنے والون پر بھی ہووے گی وہ بھی ان حیوانون سے بہت سی احتیاج رکھتے ہین ہرگز انکے بیچنے اور آزاد کرنے کا ارادہ نکیجیو بلکہ اسکا خیال بھی جی مین نلائیو اگر تخفیف و احسان کرنے پر راضی ہو تو مضایقہ نہین اسواسطے کہ یہ حیوان بھی جاندار ہین ہمارا تمھارا سا گوشت پوست رکھتے ہین انکو بھی زیادہ تکلیف سے ایذا پہونچتی ہی تمنے کوئی نیکی ایسی نہین کی تھی کہ جسکے سبب یہ جزا ملی کہ خدا نے ان حیوانون کو تمھارے تابع کیا اور نہ انھون نے کوئی گناہ ایسا کیا تھا کہ اوسکے سبب سے خدا نے یہ سزا دی کہ اس عذاب مین گرفتار ہوے وہ مالک ہی جو چاہتا ہی سو کرتا ہی اوسکے حکم کا کوئی پھیرنے والا نہین ہی

فصل ۹ حیوانون کے مشورے مین

بادشاہ جسوقت مجلس سے اوٹھا اور سب رخصت ہوکر اپنے اپنے مکانون مین گئے بہائم بھی جمع ہوکر آپس مین صلاح و مشورے کرنے لگے ایک نے کہا کہ آج جو مناظرہ ہمارے اور دشمنون

کے سچ ہوا سب سنا تمنے اور قضیہ ہنوز فیصل نہوا اب تمھارے نزدیک کیا صلاح ہی
ایک نے کہا کہ صبح کو ہم جا کر بادشاہ کے آگے روئین گے اور انکے ظلم کا شکوہ کرین گے
شاید بادشاہ رحم کر کے قید سے چھڑا دیوے آج تو ہمپر کچھہ مہربان ہوا ہی مگر بادشاہ کو لازم
نہین ہی کہ بغیر سنے دلیل وحجت کے حکم کرے اور دلیل وحجت فصاحت بیان اور طلاقت
زبان سے ثابت ہوتی ہی چنانچہ پیغمبر نے فرمایا ہی اِنَّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَیَّ وَلَعَلَّ بَعْضَکُمْ
اَلْحَنُ بِحُجَّتِہٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَحْکُمُ لَہٗ فَمَنْ قَضَیْتُ لَہٗ بِشَیْءٍ مِّنْ حَقِّ اَخِیْہِ فَلَا
یَاْخُذَنَّ مِنْہُ شَیْئًا فَاِنِّیْ اِنَّمَا اَقْطَعُ لَہٗ قِطْعَۃً مِّنَ النَّارِ یعنی تم جو خصومت
کرتے ہوے میرے پاس آتے ہو اور ایک دوسرے سے دلیل وحجت مین ہوشیار زیادہ
ہی اسیکے واسطے مین حکم کرتا ہون پس اگر نادانستہ ایک کا حق دوسرے کی طرف جاوے
چاہیے کہ وہ نہ لیوے اگر لیویگا تو اسکے واسطے مین نار جہنم مقرر کرونگا انسان بھی فصاحت
بیان اور جودت زبان ہمسے زیادہ رکھتے ہین ہمکو خوف ہی اسکا کہ انکی چرب زبانی سے دلیل
وحجت مین ہم ہار جاوین اور وہ غالب رہین تمھارے نزدیک اسکی کیا تدبیر ہی ہمین خوب سا
تامل کیا چاہیے سب ملکر جو فکر وتامل کرین گے تو ایک نہ ایک بات اچھی نکل ہی آویگی
ایک نے کہا میرے نزدیک یہ صلاح ہی کہ قاصدون کو سب حیوانون کے پاس بھیج کر
اپنا احوال ظاہر کرین اور انھین کہلا بھیجین کہ اپنے وکیلون اور خطیبون کو ہمارے یہان
روانہ کرین کہ وہ سب یہان آکر ہمارے مددگار ہووین کیونکہ ہر ایک جنس مین ایک بزرگی اور
عقل وفصاحت ہی کہ دوسرے مین نہین ہی جب کہ بہت سے یار ومددگار جمع ہووین گے
ایک صورت مخلصی اور فلاح کی ہو جاوے گی اور مدد اوسی اللہ سے ہی وہ جسکی مدد چاہتا ہی
کرتا ہی سب حیوانون نے کہا بس یہی صلاح ہی چنانچہ چھہ قاصد جو نہایت معتبر تھے ہر ایک
طرف بھیجنے کے واسطے تجویز ہوے اونمین سے ایک درندون کے لیے دوسرا پرندون
کے واسطے تیسرا شکاری جانورون کے واسطے چوتھا حشرات الارض یعنی کچھوے اور
بیر بہوٹی وغیرہ کے واسطے پانچوان ہوام یعنی کیڑے مکوڑے سانپ بچھو کے واسطے
چھٹا دریائی جانورون کے واسطے مقرر کر کے ہر ایک طرف روانہ کیا

فصل ا پہلے قاصد کے احوال مین

پہلے قاصد نے جس گھڑی درندون کے بادشاہ ابوالحارث یعنی شیر کے پاس جاکر کہا کہ
آدمیون اور حیوانون مین جنون کے بادشاہ کے سامنے مناظرہ ہو رہا ہی حیوانون نے
قاصدون کو سب حیوانات کی طرف روانہ کیا ہی کہ آکر اونکی مدد کرین مجکو بھی آپکی خدمت مین
بھیجا ہی ایک سردار اپنی فوج سے میرے ساتھہ کر دیجیے کہ وہان چلکر اپنے ابنای جنس کا
شریک ہووے جسوقت اوسکی نوبت آوے انسانون سے مناظرہ کرے بادشاہ نے
قاصد سے پوچھا کہ انسان حیوانون سے کیا دعوی کرتے ہین اوسنے کہا کہ وہ کہتے ہین
کہ سب حیوان ہمارے غلام اور ہم اونکے مالک ہین شیر نے پوچھا کہ انسان کس چیز سے
فخر کرتے ہین اگر زور قوت شجاعت دلیری حملہ کرنا کودنا پھاندنا چنگل مارنا لڑنا بھڑنا انمین کسی
چیز سے فخر کرتے ہون مین ابھی اپنی فوج کو روانہ کرون کہ وہان جاکر ایک حملے مین اونھین
متفرق اور پراگندہ کردیوے قاصد نے کہا بعضے ان خصلتون سے بھی فخر کرتے ہین
ساتھہ اسکے بہت سے عمل اور صنعتین اور حیلہ و مکر ڈھال تلوار برچھی نیزہ پیش قبض چھری
تیر و کمان اور بہت سے ہتیار بنا جانتے ہین درندون کے چنگل اور دانتون کے واسطے
بدن کو زرہ بکتر چلتہ نمد خود سے چھپاتے ہین کہ اونکے دانت اور چنگل ہرگز بدن مین اثر
نکرین درندون وحشیون کے پکڑنے کے لیے بہت سے مکر حیلے کرتے ہین جال اور
پھندے بناتے ہین خندقین اور کوئین اور غار کھود کر منہ اونکے مٹی اور گھاس سے الگ
بند کرتے ہین جسوقت حیوان نادانستہ انمین جاگرتے ہین پھر وہان سے نکلنا محال
ہوتا ہی لیکن جنون کے بادشاہ کے سامنے ان خصلتون کا کچھہ ذکر نہین ہی ہان فصاحت
بیان اور جودت زبان غلبہ عقل و تمیز ان سب چیزون کے واسطے دلیلین اور حجتین بیان
ہوتی ہین جسوقت بادشاہ نے قاصد کی زبانی سنا ایک گھڑی متفکر ہوکر حکم کیا کہ ہان
سب درندے ہماری فوج کے آوین بموجب حکم کے قسم قسم کے درندے شیر بھیڑیے طرح
طرح کے بندر نیوسے غرض کہ انواع و اقسام کے جانور گوشت کھانے والے اور چنگل

مارنے والے خدمت مین حاضر ہوے بادشاہ نے جو کچھ قاصد کی زبانی سنا تھا اون سے
بیان کیا اور فرمایا کہ تم مین کون ایسا ہی کہ وہان جاکر حیوانون کا شریک ہووے جسوقت
وہان جاوے اور دلیل وحجت سے غالب آوے اوسوقت جو کچھ مجھسے طلب کریگا مین
اوسے دونگا اور بزرگی بخشونگا سب درندے یہ سنکر ایک گھڑی اس فکر مین شامل ہوے
کہ اس کام کے لائق کوئی ہی یا نہین چیتا جو وزیر تھا اوسنے شیر سے عرض کیا کہ تو ہمارا بادشاہ
وسردار ہی اور ہم تیرے تابع ورعیت ہین بادشاہ کو چاہیے کہ ہر ایک امر مین بصلاح وتدبیر
اور دانشمندون سے مشورہ کرکے حکم کرے اور رعیت کو چاہیے کہ بادشاہ کا حکم گوش
دل سے سنے اور ہر ایک بات مین اسکی اطاعت کرے اسواسطے کہ بادشاہ بمنزلہ سر اور
رعیت بجای اعضا کے ہی جب کہ بادشاہ اور رعیت اپنے اپنے طور وطریق پر ہین سب
امور درست اور ملک مین بند وبست رہتا ہی بادشاہ نے چیتے سے پوچھا وہ کون سی
خصلتین ہین کہ بادشاہ ورعیت پر واجب ہین اونھین بیان کر چیتے نے کہا بادشاہ کو
چاہیے کہ عادل وشجاع ودانشمند ہو ہر ایک امر مین تامل کرے رعیت پر اسطرح مہربانی
وشفقت کرے جسطرح اولاد پر ماباپ شفقت ومہربانی کرتے ہین جسمین صلاح وفلاح رعایا
کی ہو اوسمین مصروف رہے اور رعیت کو لازم ہی کہ بہرصورت بادشاہ کی اطاعت و
خدمتگاری وجانفشانی مین حاضر رہے اور جو ہنر او صنعت کہ آپ جانتی ہو بادشاہ کو
بتادیوے اور عیب وہنر پر اوسے اطلاع کرے خدمتگزاری کا حق جیسا چاہیے بجالاوے
اور اپنی احتیاج کو بادشاہ سے ظاہر کرکے اوس سے مدد اور اعانت چاہے شیر نے
کہا تو سچ کہتا ہی اب اس مقدمے مین کیا صلاح دیتا ہی چیتے نے کہا ہمیشہ ستارہ اقبال کا
روشن ومنور اور بادشاہ سدا منصور ومظفر رہے اگر وہان قوت وغلبے اور شجاعت و
حسد کا کام ہو اوسکے واسطے مین ہون مجھے آپ رخصت کیجیے کہ وہان جاکر بخوبی اسکا
سرانجام کرون بادشاہ نے کہا ان کامون مین وہان ایک بھی نہین ہی یوز نے کہا
اگر وہان کودنے پھاندنے رکھنے پکڑنے کا کام ہو اوسکا کفیل مین ہون بھیڑیے نے
کہا اگر وہان حملہ کرنے لوٹنے غارت کرنے کا کام ہو اوسکا سرانجام مین کرون لومڑی

نے کہا اگر وہان حیلہ و مکر کا کام ہو اوسکے واسطے مین ہون نیولے نے کہا اگر وہان ڈھونڈھنے اور چوری کرنے اور چھپ رہنے کا کام ہو اوسکا کفیل مین ہون بندر نے کہا اگر وہان ناچنے کودنے نقل کرنے کا کام ہو اوسکے واسطے مین ہون بلی نے کہا اگر وہان خوشامد و محبت و گدائی کا کام ہو اوسکا سرانجام مین کرون کُتّے نے کہا اگر وہان نگہبانی اور بھونکنے اور دُم ہلانے کا کام ہو اوسکے واسطے مین ہون چوہے نے کہا اگر وہان جلانے پھونکنے اور نقصان کرنے کا کام ہو اوسکے واسطے مین ہون بادشاہ نے کہا ان کامون مین وہان کوئی بھی نہین ہی بعد اسکے چیتے کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ یہ سب خصلتین جو ان حیوانون نے بیان کین آدمیون کے بادشاہون اور امیرون کی فوج کے واسطے چاہیے ان امرون کے لائق وہی ہین اسواسطے کہ اگرچہ ظاہر مین صورت و شکل اونکی مانند فرشتون کے ہی مگر سیرتین اونکی مثل سباع و بہائم کے ہین لیکن جو کہ علما و فقہا اور صاحب تمیز ہین اخلاق و اوصاف اونکے مانند فرشتون کے ہین وہان بھیجنے کے واسطے کون ایسا ہی کہ جاکر حیوانون کی طرف سے مناظرہ کرے چیتے نے کہا سچ ہی لیکن اب آدمیون کے علما و فقہا نے یہ طریق جسے اخلاق ملکی کہتے ہین چھوڑ کر خصلتین شیطانی اختیار کی ہین شب و روز مکابرے اور مجادلے مین اور ایک دوسرے کی غیبت و بدی مین رہتا ہی اسیطرح حاکمون اور بادشاہون نے بھی طریق عدالت و انصاف سے منحرف ہوکر ظلم و بدعت کی راہ اختیار کی ہی بادشاہ نے کہا تو سچ کہتا ہی مگر چاہیے کہ بادشاہ کا قاصد فاضل و بزرگ ہو حق سے نہ پھرے پس کون ایسا ہی کہ وہان بھیجا چاہیے کہ قاصد کی سب خصلتین اوسمین ہون اس جماعت مین کوئی ایسا نہین کہ وہان جانیکے لائق ہو

فصل ۱۱ قاصد کے بیان مین

چیتے نے شیر سے پوچھا کہ وہ کون سی خصلتین ہین کہ قاصد مین چاہیین انھین بیان کیجیے بادشاہ نے کہا قاصد چاہیے کہ مرد عاقل و خوش بیان ہو جس بات کو سنے فراموش نکرے بخوبی یاد رکھے راز دل کسی سے نکہے امانت و اقرار کا حق جیسا چاہیے بجا لاوے

زیادہ گونہو کسی بات مین اپنی طرف سے فضولی نکرے جتنا اوس سے کہدیا ہی اوتنا ہی
کہے جس بات مین بھیجنے والے کی بہتری ہو اوسمین کوشش و جانفشانی کرے اگر
طرف ثانی کچھہ طمع دے ایسا نہو کہ اوسکی طرفداری کے واسطے مسلک امانت و دیانت سے
متنزل ہوکر چاہ خیانت و ضلالت مین سر کے بھل گرے دوسرے شہر مین کسی
نوع سے اگر فراغت حاصل ہو اوسکے واسطے رہ نجاوے جلد پھرے اور اپنے
مالک کو جو کچھہ سنا اور دیکھا ہو اوس سے آگاہ اطلاع کرے جیسا کہ حق نصیحت و امانت کا
مالک سے چاہیے بجا لاوے کسی خوف کے سبب احکام قاصدی مین کوئی دقیقہ فروگذاشت
نکرے کیونکہ قاصد پر سب پیغام پونہچانا واجب ہی بعد اسکے چیتے سے کہا کہ تیرے نزدیک
اس گروہ مین کون ایسا ہی کہ اس امر کی لیاقت رکھتا ہو چیتے نے کہا اس کام کیواسطے
سوای کلیلہ دمنہ کے بھائی کے کوئی بہتر نہین ہی شیر نے گیدڑ سے کہا چیتے نے جو
تیرے واسطے تجویز کیا ہی تو اوسمین کیا کہتا ہی گیدڑ نے کہا چیتا سچ کہتا ہی خدا اوسکو
جزای نیک دیوے اور مراد کو پونہچاوے بادشاہ نے کہا کہ تو اگر وہان جاکر اپنے ابنای
جنس کیطرف سے مناظرہ کرے جسوقت وہانسے مراجعت کریگا سرفراز ہوگا اور انعام
پاویگا گیدڑ نے کہا مین بادشاہ کے تابع ہون لیکن وہان ابنای جنس میرے دشمن بہت
ہین اسکی کیا تدبیر کرون بادشاہ نے پوچھا وہ کون ہین کلیلہ نے کہا کتے میرے ساتھہ
نپٹ دشمنی رکھتے ہین بادشاہ کو کیا معلوم نہین ہی کہ وہ آدمیون سے نہایت مانوس و مالوف
ہو رہے ہین درندون کے پکڑنے کے لیے اونکی مدد کرتے ہین بادشاہ نے کہا اسکا
کیا سبب ہی کہ وہ انسانون سے آشنا مربوط ہوکر درندون پر حملہ کرتے ہین اپنے ہمجنسون کو
چھوڑکر غیر جنس کے شریک ہوے اس بات سے تیجھہ کے سوا کوئی واقف تھا
اوسنے کہا اسکا سبب مین جانتا ہون بادشاہ نے کہا بیان کر تیجھہ نے کہا کتون نے
طبائع کی موافقت اور اخلاق کی مجانست کے سبب آدمیون سے ارتباط بہم پونہچایا ہی
اسکے سوا بہت سی لذتین کھانے پینے کی وہان حاصل ہوتی ہین اور طبیعتون مین انکی
حرص و بخل اور اخلاق بد مثل آدمیون کے ہی یہ زیادہ موجب موافقت کا ہی اور درندان

بدیون سے کنارہ کرتے ہین سبب اسکا یہ ہی کہ کتے گوشت کھاتے ہین کچا پکا حلال حرام
تر و خشک نمکین بے نمک اچھا برا جیسا پاتے ہین اسکے سوا پھل پھلاری ساگ پات
روٹی دال دودھ دہی کھٹا میٹھا گھی تیل شہد حلوا ستو اور جو اقسام آدمیون کے کھانے
کے ہین سب کھاتے ہین کچھہ نہین چھوڑتے درندان چیزون کو کھاتے نہین بلکہ پہچانتے
بھی نہین ہین اور حرص و بخل انمین اس مرتبے مین ہی ممکن نہین کہ کسی جانور کو بستی مین آنے
دیوین اسواسطے کہ وہ اگر کچھہ کھا لیوے اگر کبھی ناگہانی کوئی لومڑی یا گیدڑ کسی گانون
مین رات کو گیا کہ مرغی یا چوہا یا مردار یا کوئی ٹکڑا روٹی کا چرا لے کر آوے کتے کس شدت سے
بھونکتے ہین اور حملہ کرکے آخر وہانسے نکال دیتے ہین اس طمع و حرص کے باعث ذلیل
و خراب کتنے ہین اگر کسی مرد یا عورت یا لڑکے کے ہاتھہ مین روٹی یا کچھہ اور کھانے کی چیز
دیکھتے ہین طمع سے دم اور سر ہلاتے ہین اگر اوسنے حیا سے ایک آدھہ ٹکڑا اونکے آگے
ڈال دیا کسطرح جلد دوڑ کر اوسکو اوٹھا لیتے ہین کہ دوسرا لینے نپاوے یہ سب بدیان
انسانون مین بھی ہین اس موافقت کے باعث کتے اپنے ابنای جنس کو چھوڑ کر اون سے
جا ملے ہین اور درندون کی گرفتاری کے واسطے اونکی مدد اور اعانت کرتے ہین بادشاہ
نے کہا کتے کے سوا اور بھی کوئی درند ایسا ہی کہ آدمیون سے موافقت اور دوستی رکھتا
ہو ریچھہ نے کہا بلی بھی انسے نہایت مالوف ہی بادشاہ نے پوچھا اسکی موافقت کا کیا
سبب ہی ریچھہ نے کہا اسکا بھی ایک سبب ہی کہ طبیعت اسکی اور انسانون کی
موافق ہی بلی کو بھی حرص و رغبت اقسام اقسام کے کھانے کی مثل آدمیون کے ہی
بادشاہ نے کہا اونکے نزدیک اسکا کیا حال ہی ریچھہ نے کہا یہ کتے سے کچھہ بہتر رہتی ہی
اسواسطے کہ انکے گھرون مین جا کر فرش پر سوتی اور کھانے کے وقت دسترخوان پر جاتی
ہی جو کچھہ وہ آپ کھاتے ہین اسکو بھی دیتے ہین اور جو کبھی یہ فرصت پاتی ہی تو کھانے
پینے مین اونکے چوری بھی کرتی ہی مگر کتے اوسکو نہین چھوڑتے کہ مکانون مین جانے
پاوے اسی واسطے کتے اور بلی مین حسد و بغض رہتا ہی کتے جسوقت اسکو دیکھتے ہین
اپنی جگہہ سے جست کرکے اسطرح حملہ کرتے ہین کہ اگر پاوین تو چھپٹ کر چیر پھاڑ کرین اور وہ

کھا جاوین اور بلی بھی جسوقت کتون کو دیکھتی ہی منہ نوچتی اور دم اور بال اپنے کھسوٹتی ہی نہایت غصے اور غضب سے پھولتی اور بڑھجاتی ہی اسکا سبب یہی ہی کہ یہ بھی اونکی دشمن ہی شیر نے پوچھا ان دو کے سوا کوئی اور بھی انسے مانوس ہی ریچھ نے کہا چوہے بھی انکے گھرون اور دکانون مین جاتے ہین مگر انکو اونسیون سے نسبت نہین ہی بلکہ وحشت کرتے اور بھاگتے ہین بادشاہ نے کہا انکے جانے کا کیا سبب ہی اوسنے کہا بھی اقسام اقسام کے کھانے پینے کی رغبت سے جاتے ہین بادشاہ نے پوچھا کوئی جانور اور بھی انکے یہان جاتا ہی ریچھ نے کہا نیولے بھی کبھی چوری چھپے کچھ چرانے اوسے بھاگنے کے واسطے جاتے ہین پھر بادشاہ نے پوچھا کہ انکے سوا کوئی اور بھی انکے گھرون مین جاتا ہی ریچھ نے کہا اور کوئی نہین جاتا مگر آدمی زبردستی چیتون اور بندرون کو پکڑ لیجاتے ہین پر یہ وہان جانے سے راضی نہین ہین بادشاہ نے پوچھا کہ بلی اور کتے کس وقت سے انسانون سے مانوس ہوے ہین ریچھ نے کہا جسوقت سے بنی قابیل بنی ہابیل پر غالب آئے بادشاہ نے کہا یہ احوال کیونکر ہی اسے بیان کر ریچھ نے کہا جس گھڑی قابیل نے اپنے بھائی کو جسکا نام ہابیل تھا قتل کیا بنی ہابیل نے بنی قابیل سے قصاص چاہا اور اونسے لڑائی کی آخر بنی قابیل غالب آئے شکست دیکر تمام مال اونکا لوٹ لیا اور مواشی بیل اونٹ گدھے خچر سب لوٹ کر بہت مالدار ہوگئے آپس مین دعوتین کین طرح طرح کے کھانے پکوائے حیوانون کو ذبح کرکے گلے پایے اونکے جابجا اپنے ہر ایک شہر اور گانون کے گرد بکھیر دیئے بلی اور کتون نے جو یہ گوشت کی کثرت اور کھانے پینے کی وسعت دیکھی اپنے ابنای جنس کو چھوڑکر رغبت سے اونکی بستیون مین آئے اور معین و مددگار ہوے آج تک انسے ملے جلے رہتے ہین شیر نے جب یہ قصہ سنا نہایت متاسف ہوکر کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ہ انا للہ وانا الیہ راجعون اور کئی بار اس کلمے کو تکرار کیا ریچھ نے بادشاہ سے پوچھا کہ بلی اور کتون نے جو اپنے ابنای جنس سے مفارقت کی آپکو اسکا افسوس کیا ہی شیر نے کہا مجھے انکے جانے کا کچھ افسوس نہین مگر اس بات کا تاسف ہی کہ حکیمون نے کہا ہی بادشاہون کے واسطے انتظام و

بندوبست مین اس سے زیادہ کوئی فساد و نقصان نہین ہی کہ انکی فوج کے مددگار جدا ہو کر دشمن
سے جا ملین اسواسطے کہ یہ جاکر اوسکو اوقات غفلت اور تمام نیک و بد اور سارے بھید سے
اطلاع کردین گے اور ہر ایک امر سے اوسے آگاہ کرکے راہین پوشیدہ او بہت سے مکر بتا
دین گے یہ سب بادشاہون کے واسطے اور فوج کے لیے نہایت فساد عظیم ہی خدا ان بلی
اور کتون مین کبھی برکت نکرے ریچھ نے کہا جو کچھ بادشاہ نے چاہا خدا نے وہی کتون کے
ساتھ کیا اور بادشاہ کی دعا قبول کی انکی نسل سے خیر و برکت اٹھا کر بکریون کو دی بادشاہ
نے کہا یہ کیونکر ہی اسے بیان کر ریچھ نے کہا اسواسطے کہ ایک کتیا بہت سے کتے جمع ہوکر
پیٹ رکھاتے ہین جننے کے وقت نہایت شدت و محنت سے آٹھ دس بچے اور کبھی
اس سے زیادہ بھی جنتی ہی مگر کبھی کسینے بستی یا جنگل مین کتون کا بہت سا غول نہ دیکھا حالانکہ
انھین کوئی ذبح بھی نہین کرتا اور بکریان باوجود اسکے کہ تمام سال مین ایک یا دو بچے جنتی ہین اور ہمیشہ
ذبح ہوتی ہین پھر بھی گلے کے گلے جنگلون اور بستیون مین نظر آتی ہین کہ شمار نہین ہوسکتا اسکا
سبب یہ ہی کہ کتے اور بلی کے بچون کو کھانے کے باعث بہت سی آفتین پہونچتی ہین اور
کھانے کے اختلاف کے سبب وہ امراض مختلف کہ کسی درند کو نہین ہوتے انھین ہوتے
ہین اور اپنی بدی اور آدمیون کی ایذا کے باعث زندگی بھی انکی اور انکی اولاد کی کم ہوتی ہی
اسیواسطے ذلیل و خراب ہین بعد اسکے شیر نے کلیلہ سے کہا کہ تو اب رخصت ہو وہان جنون
کے بادشاہ کے روبرو جاکر جس بات کے واسطے مقرر ہوا ہی اوسکا بخوبی سرانجام کر

فصل ۱۲ دوسرے قاصد کے بیان مین

دوسرے قاصد نے جس گھڑی طائرون کے بادشاہ شاہ مرغ کے پاس جاکر احوال ظاہر کیا
اوسنے ماجرا حیوانون کا سنکر حکم کیا کہ سب طائر آکر حاضر ہون چنانچہ انواع و اقسام کے طائر
جنگلی پہاڑی دریائی نہایت کثرت سے کہ جنکا شمار خدا کے سوا کوئی نجانے بموجب حکم کے آکر
جمع ہوئے شاہ مرغ نے اونسے کہا کہ آدمی دعوی کرتے ہین کہ سب حیوانات ہمارے غلام
اور ہم اونکے مالک ہین اسواسطے بہت حیوان جنون کے بادشاہ کے سامنے انسانون سے

مناظرہ کرتے ہین بعد اسکے طاؤس وزیر سے کہا کہ طائرون مین کون گویا و فصیح زیادہ ہی کہ وہان بھیجنے کے لائق ہو اور انسانون سے جا کر مناظرہ کرے طاؤس نے کہا یہان طائرونکی جماعت حاضر ہی جسکو فرمایئے وہان جاوے شاہ مرغ نے کہا مجھے سبکا نام بتا دے کہ مین انھین پہچانون طاؤس نے کہا ہدہد مرغ کبوتر تیتر بلبل کبک سرخاب ابابیل کوا کلنگ سنگخوارہ گنجشک فاختہ قمری ممولا بط بگلا مرغابی ہزارداستان شترمرغ وغیرہ یہ سب حاضر ہین شاہ مرغ نے طاؤس سے کہا کہ ایک ایک کو مجھے دکھا دے کہ مین دیکھون اور ہر ایک کی خصلت و صفت معلوم کرون کہ اس کام کیواسطے کون لائق ہی طاؤس نے کہا ہدہد جاسوس مصاحب سلیمان ابن داؤد کا یہی کہ لباس رنگ برنگ کے پہنے ہوے بیٹھا ہی وقت بولنے کے اسطرح جھکتا ہی کہ گویا رکوع اور سجدہ کرتا ہی نیکی کیواسطے حکم کرتا اور بدی کو منع کرتا ہی اسی نے سلیمان ابن داؤد کو شہر سبا کی خبر پہونچائی اور یہ کہا کہ مینے جو عجایب و غرایب جہان کے دیکھے ہین وہ آپنے بھی نہین دیکھے چنانچہ شہر سبا سے ایک خبر لایا ہون آپ کے واسطے کہ ہرگز جھوٹ کا اسمین دخل نہین وہان ایک رنڈی ہی کہ جسکے جاہ و حشم کے بیان مین زبان قاصر ہی سلطنت اوس ملک کی اوسی کے اختیار مین ہی اور ایک تخت نہایت بڑا ہی کہ اوسپر بیٹھتی ہی غرض تمام جہان کی نعمتین اوسکے یہان موجود ہین کسی چیز کی کمی نہین مگر وہ اور اوسکی قوم کے لوگ سخت گمراہ ہین خدا کو نہین مانتے آفتاب کا سجدہ کرتے ہین + شیطان نے ازبسکہ اون لوگون کو گمراہ کیا ہی ضلالت کو عین عبادت جانتے ہین خالق کریم کو جسنے پیدا کیا زمین و آسمان و عرش اور تمام ظاہر و پوشیدہ سے واقف ہی چھوڑ کر آفتاب کو کہ یہ بھی اوسکے نور کا ایک ذرہ ہی خدا جانتے ہین حال آنکہ قابل پرستش کے اوس واحد حقیقی کے سوا کوئی نہین ہی مرغ اذان کہنے والا یہ ہی کہ تاج سر پر رکھے ہوے دیوار پر کھڑا ہی آنکھین سرخ بازو پھیلائے ہوے دم اوٹھی ہوی نہایت غیور اور سخی ہمیشہ تکبیر و تہلیل مین رہتا ہی نماز کا وقت پہچانتا اور ہمسایون کو یاد دلاتا اور نصیحت کرتا ہی صبح کے وقت اپنی اذان مین یہ کہتا ہی کہ اے ہمسایے کے رہنے والو یاد کرو اللہ کے تئین بہت دیر سے سوتے ہو موت اور خرابی کو نہین یاد کرتے دوزخ کی آگ سے خوف نہین کرتے بہشت کے مشتاق نہین ہوتے اللہ کی

نعمتون کا شکر نہین کرتے یاد کرو اوس شخص کو کہ سب لذتون کو نیست و نابود کریگا عاقبت کی راہ کا
توشہ طیار کرو اگر چاہتے ہو کہ آتش دوزخ سے محفوظ رہو تو عبادت و پرہیزگاری کرو اور تیتر ندا
کرنے والا یہ ٹیلے پر کھڑا ہوا ہی رخسارے سفید بازو ابلق رکوع اور سجدون کی کثرت سے خمیدہ
قامت ہو رہا ہی ندا کے وقت غافلون کو یاد دلاتا ہی اور بشارت دیتا ہی بعد اسکے یہ کہتا ہی
شکر کرو اللہ کی نعمتون کا کہ نعمت زیادہ ہو اور خدا پر بدگمانی نکرو اور اکثر مناجات مین یہ دعا خدا
سے مانگتا ہی یا اللہ پناہ مین رکھ مجھے شکاری جانورون اور گیدڑون اور آدمیون کی بدی
سے اور طبیب جو میرے گوشت کھانے کے واسطے مریضون سے فائدہ بیان کرتے ہین
اس سے بھی مجھے محفوظ رکھ کہ اسمین میری زندگی نہین ہی یاد کرتا ہون مین ہمیشہ خدا کے تئین
صبح کے وقت ندای حق کرتا ہون کہ سب آدمی سنین اور نیک نصیحت پر عمل کرین کبوتر ہدایت
کرنے والا یہ ہی کہ نامہ لے کر دور دور شہرون کی سیر کرتا ہی اور کبھی اوڑتے وقت نہایت
افسوس سے یہ کہتا ہی وحشت ہی بھائیون کی جدائی سے اور اشتیاق ہی دوستون کی ملاقات
کا یا اللہ ہدایت کر مجھے وطن کیطرف کہ دوستون کی ملاقات سے خوشی حاصل ہو اور کبک
یہ ہی کہ پھولون اور درختون مین ہمیشہ باغ کے بیچ خوشخرامی کرتا اور بہت خوش آوازی سے
نغمہ سرائی مین مشغول رہتا ہی ہمیشہ وعظ و نصیحت سے یہ کہتا ہی اے عمر و دنیا کے فنا
کرنے والے باغ مین درختون کے لگانے والے شہر مین گھرون کے بنانے والے بلندی
کے بیٹھنے والے زمانے کی سختی سے کیون غافل ہی پرہیز کر کسی دم خالق کو نہ بھول یاد کر
اوس دن کو کہ یہ عیش اور مکان چھوڑ کر گور کے اندر سانپ اور بچھوون مین جا کر پڑیگا اگر
اس وطن کے چھوڑنے کے آگے ابھی سے خبردار ہوتے ہے تو بہتر ہی کہ وہان اچھے مکان
مین پہنچے نہین تو خرابی مین پڑیگا اور سرخاب یہ ہی جسطرح کہ خطیب منبر پر چڑھتا ہی
اسیطرح یہ بھی دوپہر کے وقت ہوا مین بلند ہو کر زراعت کے انبارون پر جا کر انواع و اقسام
کے نغمے خوش آوازی سے کرتا ہی اور اپنے خطبے مین یہ کہتا ہی کہان ہین وہ ارباب تجارت
اور اہل زراعت کہ ایک دانہ بونے مین خدا کی رحمت سے بہت سی منفعت اوٹھاتے تھے
اے صبا جو خدا کے خوف سے عبرت کرو موت کو یاد کر کے مرنے کے قبل اوسکی عبادت کا

حق بجالاؤ اور اوسکے بندون کے ساتھہ نیکی اور احسان کرو بخل کے باعث یہ خیال جی مین لاؤ
کہ آج ہمارے یہان کوئی فقیر محتاج نہ آوے اسواسطے کہ جو آج کے دن نیکی کا درخت بٹھاویگا
کل اوسکا پھل اور مزہ اوٹھاویگا یہ دنیا آخرت کی کھیتی ہی جو کہ اسمین نیک عمل کی زراعت کریگا فایدہ اوسکا
عاقبت مین پاویگا اگر کوئی عمل بد کریگا گھاس پھوس کے مانند آتش دوزخ مین جلیگا یاد کرو اوس
دن کو کہ خدا کافرون کو مومنون سے جدا کرکے جہنم کی آگ مین ڈالیگا اور مومنون کو بہشت
مین پہونچاویگا بلبل حکایت کرنے والی یہ شاخ درخت پر بیٹھی ہوئی ہی چھوٹا سا جسم اور اوڑنے
مین جلد رخسارے سفید داہنے باین ہر وقت متوجہ رہتی ہی نہایت فصاحت و خوش الحانی
سے نغمہ پردازی کرتی اور باغون مین انسانون کے ساتھہ گرم صحبت رہتی ہی
بلکہ اونکے گھرون مین جاکر ہمکلام ہوتی ہی جسوقت کہ وہ یاد الٰہی سے غافل ہوکر لہو و لعب
مین مشغول ہوتے ہین وعظ و نصیحت سے کہتی ہی سبحان اللہ کتنے غافل ہو کہ اس چند روزہ
کی زندگی پر فریفتہ ہوکر حق کی یاد سے غفلت کرتے ہو اوسکے ذکر مین کیون نہین مشغول ہوتے
یہ نہین جانتے ہو کہ تم سب مرنے کے واسطے پیدا ہوے ہو بوسیدہ ہونے کے لیے پرورش
ہوئے فنا ہونے کیواسطے جمع ہوے ہو یہ گھر خراب ہونے کیواسطے بناتے ہو کب تک اس دنیا
کی نعمت پر فریفتہ ہوکر لہو و لعب مین مصروف رہوگے آخر کل مر جاوگے مٹی مین دفن ہوگے
اب بھی ہوشیار ہو نہین جانتے ہو کہ اللہ تعالی نے اصحاب فیل کے ساتھہ کیا کیا ابرہہ جو سردار
اوس گروہ کا تھا چاہتا تھا کہ مکر و غدر سے خانۂ خدا کو منہدم کرے بہت سے لوگون کو ہاتھیون
پر بٹھاکر متوجہ بیت اللہ کا ہوا آخر خدا نے اونکے مکر و غدر کو باطل کیا گروہ کے گروہ طائرون کے
اوپر مسلط کیے طائرون نے سنگریزے لیکر اسطرح سے سنگ افشانی کی کہ سب کو ہاتھیون
سمیت کرم خوردہ پتے کے مانند کر دیا بعد اسکے کہتی ہی الٰہی محفوظ رکھہ مجکو لڑکون کی حرص اور
تمام حیوانون کے شر سے کوا کاہن یعنی اخبار غیب کا ظاہر کرنے والا یہ ہی سیہ فام پرہیزگار
ہر ایک چیز کی خبر کہ ہنوز ظاہر نہین ہوئی ہی بیان کرتا ہی ہر وقت یاد الٰہی مین مصروف رہتا اور ہمیشہ
سیر و سفر مین اوقات بسر کرتا ہی ہر ایک دیار مین جاکر آثار قدیم کی خبر لیتا ہی غفلت کی آفتون
سے غافلون کو ڈراتا اور وعظ و نصیحت سے یہ کہتا ہی پرہیزگاری کرو اور خوف کرو اوس روز

سے کہ گور مین بوسیدہ ہو جاؤ گے اعمال کی شامتون سے پوست کھینچے جاوینگے اب گمراہی
سے اس دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتے ہو حکم الٰہی سے بھاگ کر کہین ٹھکانا اور مخلصی نہین ہی
اگر رہائی چاہتے ہو تو صلوۃ و دعا مین مشغول ہو شاید اللہ تعالی رحم کر کے بلا سے محفوظ رکھے
ابابیل ہوا مین سیر کرنے والی یہ ہی کہ اڑنے مین سبک پانون چھوٹے بازو بڑے بیشتر
آدمیون کے گھرون مین رہتی اور وہان اپنے بچون کو پرورش کرتی ہی ہمیشہ صبح و شام دعا و استغفار
پڑھتی ہی سفر مین بہت دور نکل جاتی ہی گرمی کے دنون مین سرد مکانون اور جاڑون مین گرم
مکانون مین سکونت اختیار کرتی ہی ہمیشہ تسبیح و دعا مین یہی ورد رکھتی ہی پاک ہی وہ جسنے پیدا
کیا دریا اور زمین کو پہاڑون کا قائم کرنے والا نہرون کا جاری کرنے والا موافق قدر کے رزق
و موت کا مقدر کرنے والا کہ اوس سے ہرگز تجاوز نہین ہوتا اور وہی سفر مین مسافرون کا مددگار
ہی مالک ہی تمام روی زمین اور ساری مخلوقات کا بعد اس تسبیح و دعا کے کہتی ہی کہ ہر
ایک دیار مین ہم گئے سب بندون کو دیکھا اور اپنے وطن مین پھر آئے پاک ہی وہ جسنے نر اور مادہ
کو جمع کر کے اولاد کی کثرت عطا کی اور زاویہ نیستی سے نکال کر لباس ہستی کا پہنایا حمد ہی واسطے
اوسکے کہ پیدا کرنے والا تمام بندون کا اور عطا کرنے والا نعمتون کا ہی اور کلنگ نگہبانی
کرنے والا یہ میدان مین کھڑا ہی گردن لنبی پانون چھوٹے اوڑنے کے وقت آدھے آسمان
تک پہونچتا ہی رات کو دو مرتبے نگہبانی کرتا اور حمد الٰہی مین تسبیح کرتا اور کہتا ہی پاک ہی وہ اللہ جسنے
اپنی قدرت سے ہر ایک حیوان کا جوڑا بنایا کہ آپس کے ملنے سے توالد و تناسل ہو اور اپنے
خالق کی یاد کرین اور سنگخوارہ خشکی کا رہنے والا یہ ہی ہمیشہ جنگل بیابان مین رہتا ہی صبح و شام
یہ ورد رکھتا ہی پاک ہی وہ جسنے پیدا کیا آسمان اور زمین کو وہ ہی پیدا کرنے والا افلاک اور بروج
اور ستارون کا کہ یہ سب اوسی کے حکم سے پھرتے ہین پانی کا برساتا ہوا کا چلانا رعد و برق کا
ظاہر کرنا اوسیکا کام ہی وہی اوٹھانے والا زمین سے بخارات کا جسکے سبب جہان کا انتظام
ہی عجب خالق ہی کہ بعد موت کے استخوان کہنہ و بوسیدہ کو زندہ کرتا ہی سبحان اللہ کیسا خالق ہی
کہ زبان انسان کی اوسکی حمد او وصف مین قاصر ہی کیا امکان کہ اوسکی کنہ مین عقل کو رسائی ہو
اور ہزار داستان خوش الحان یہ شاخ درخت پر بیٹھا ہوا ہی چھوٹا سا جسم حرکت مین سبک

خوش آواز حمد الٰہی مین بطرح الحان سے نغمہ سرائی کرتا ہی حمد ہی واسطے اللہ کے کہ صاحب قدرت
واحسان ہی یکتا ہی کہ کوئی اوسکا ہمتا نہین بخشش کرنے والا پوشیدہ اور ظاہر نعمتون کا
دینے والا مثل دریا کے بیدریغ ہر ایک انسان کو فیضان نعمت سے سرفراز کرتا ہی اور کبھی
نہایت افسوس سے اسطور پر کہتا ہی کیا خوش تھا وہ زمانہ کہ باغ مین پھولون کی سیر تھی تمام
درخت انواع واقسام کے میوون سے لدے تھے ہمین شاہ مرغ نے طاؤس سے کہا کہ ایمین
تیرے نزدیک کون صاحب لیاقت زیادہ ہی کہ وہان اوسکو بھیجیے کہ انسانون سے جاکر مناظرہ کرے
اور اپنے ہمجنسون کا شریک ہووے طاؤس نے کہا کہ یہ سب اس بات کی لیاقت رکھتے ہین اسواسطے
کہ سب شاعر اور فصیح ہین مگر ہزار داستان انمین زیادہ فصیح وخوش الحان ہی شاہ مرغ نے
اوسکو حکم کیا کہ تو اب رخصت ہوکر وہان جا اور توکل خدا پر کر کہ وہی ہر حال مین معین ومددگار ہی

فصل ۱۳ تیسرے قاصد کے احوال مین

تیسرے قاصد نے جس گھڑی مکھیون کے سردار یعسوب کے پاس جاکر تمام احوال حیوانوں کا
بیان کیا یہ تمام حشرات الارض کا پادشاہ تھا سنتے ہی اوسنے حکم کیا کہ ہان سب حشرات الارض
حاضر ہون بموجب حکم کے مکھیان مچھر ڈانس بھنگے پسو بھڑ پروانے غرض جتنے حیوان
چھوٹے جسم کے کہ بازو سے اوڑتے ہین اور ایک سال سے زیادہ نہین جیتے اکر حاضر ہو بادشاہ نے
جو خبر قاصد کی زبانی سنی تھی اونسے بیان کی اور کہا کہ تم مین سے کون ایسا ہی کہ وہان جاوے
اور حیوانون کی طرف ہوکر انسانون سے مناظرہ کرے سبھنے عرض کیا کہ انسان کس چیز سے
ہمپر فخر کرتے ہین قاصد نے کہا وہ اس بات کا فخر کرتے ہین کہ قد وقامت ہمارے بڑے قوت
زیادہ رکھتے ہین ہر ایک چیز مین حیوانون سے غالب ہین بھڑون کے سردار نے کہا کہ ہم
وہان جاکر انسانون سے مناظرہ کرین گے مکھیون کے رئیس نے کہا کہ ہم وہان جاکر اپنی قوم
کی نیابت کرین گے مچھرون کے سردار نے کہا کہ ہم وہان جاوین گے ملخ کے سردار نے
کہا کہ ہم وہان جاکر اپنے ابنای جنس کے شریک ہوکر انسانون سے گفتگو کرین گے اسی طرح
ہر ایک اس بات پر مستعد ہوا بادشاہ نے کہا یہ کیا ہی کہ سب بے تامل وفکر وہان جانے کا

قصد کرتے ہین پشے کی جماعت نے عرض کیا کہ ای بادشاہ بھروسا خدا کی مدد کا ہی اور یقین ہی
کہ اوسکی مدد سے ہم اونپر فتح پاوینگے اسواسطے کہ اگلے زمانے مین بڑے بڑے بادشاہ ظالم
ہوئے ہین خدا کی مدد سے ہم اونپر ہمیشہ غالب رہے ہین بارہا اسکا تجربہ ہوا ہی بادشاہ نے کہا
اوس احوال کو بیان کر مچھرون کے سردار نے عرض کیا کہ انسانون مین نمرود بادشاہ عظیم الشان
نہایت متکبر و گمراہ کہ اپنے ودبدبے اور جاہ و حشم کے آگے کسی بشر کو خیال مین نہ لاتا ہمارے گروہ
سے ایک پشہ کہ نہایت چھوٹا اور ضعیف البنیہ تھا اوسنے ایسے بادشاہ کو ہلاک کیا باوجود جاہ
و حکمت کے کچھہ اوسکا زور نہ چل سکا بادشاہ نے کہا تو سچ کہتا ہی بھڑ نے کہا جسوقت کوئی
آدمی اپنے سلاحون سے درست ہوکر ہاتھہ مین نیزہ تلوار چھری تیر لیکر مطیار ہوتا ہی ہم مین سے
اگر کوئی بھڑ جاکر اوس سے بھڑ جاتی ہی اور اوسے کاٹتی ہی اور سوئی کی نوک کے برابر ڈنک
چبھوتی ہی اوسوقت کیا حال اوسکا تباہ ہوتا ہی بدن پھول جاتا ہی ہاتھہ پانون سست ہوجاتے
ہین حرکت نہین کرسکتا بلکہ اوسے اپنی ڈھال تلوار کی بھی خبر نہین رہتی بادشاہ نے کہا سچ
ہی مکھی نے کہا جسوقت انسانون کا بادشاہ نہایت حشمت و عظمت سے تخت پر بیٹھتا ہی
اور دربان چوکیدار نہایت جانفشانی اور خیرخواہی سے گرد بگرد اوسکے کھڑے ہوتے ہین کہ
کسیطرح کا رنج اور اذیت اوسکو نہ پہنچے اوسوقت اگر ایک مکھی اوسکے باورچیخانے یا جاضرور
نکل کر نجاست سے تمام جسم آلودہ اوسکے بدن اور کپڑے پر جاکر بیٹھتی اور ایذا دیتی ہی مگر اتنی نہین
قدرت پاتے کہ اوس سے بچا سکین بادشاہ نے کہا یہ سچ ہی مچھر نے کہا اگر کوئی آدمی اپنی
مجلس مین یا پردے کے اندر یا مسہری لگا کر بیٹھے اور ہمارے گروہ سے کوئی جاکر اوسکے کپڑون
مین گھس کر کاٹے کیا بیقرار ہوجاتا اور غصّے مین آتا ہی مگر ہمپر کچھہ زور نہین چل سکتا اپنا ہی سر
پیٹتا ہی اور منہ پر طمانچے مارتا ہی بادشاہ نے کہا یہ تم سچ کہتے ہو مگر جنون کے بادشاہ کے
سامنے ان چیزون کا مذکور نہین ہی وہان عدل و انصاف و ادب و اخلاق و تمیز و فصاحت و
بلاغت مین مناظرہ ہوتا ہی تم مین سے کوئی ایسا ہی کہ ان باتون مین سلیقہ رکھتا ہو بادشاہ
کی یہ بات سنتے ہی سبنے چپکے ہوکر سر جھکا لیا اور کچھہ نکہا بعد اسکے ایک حکیم مکھیون کی جماعت
سے نکلکر بادشاہ کے سامنے آیا اور کہا خدا کی مدد سے مین اس کام کے واسطے جاتا ہون مہان

حیوانون کا شریک ہو کر انسانون سے مناظرہ کرونگا بادشاہ نے اور سب جماعت نے کہا جس چیز کا تو نے ارادہ کیا ہی خدا اوس مین مدد کرے اور دشمنون پر تجکو غالب رکھے غرض کہ سب سامان سفر کا اوسکو دے کر رخصت کیا یہ حکیم یہان سے جا کر جنون کے بادشاہ کے سامنے جہان اور سب حیوانات انواع واقسام کے حاضر تھے موجود ہوا

فصل ۱۴ چوتھے قاصد کے احوال بیان *

چوتھا قاصد جسوقت شکاری جانورون کے بادشاہ عنقا کے پاس گیا اور اس احوال کو بیان کیا اوسنے بھی حکم کیا کہ تمام جانور ہمارے گروہ کے حاضر ہون بموجب حکم کے گدھ عقاب باز شاہین چیل الو واسطے غرض سب جانور گوشت کھانے والے کہ پنجے اور منقار رکھتے ہین فی الفور آکر حاضر ہوئے عنقا نے اونسے حیوانون کے مناظرے کا احوال بیان کیا بعد اسکے شنقار وزیر سے کہا کہ ان حیوانون مین کون اس امر کے لائق ہی کہ وہان اوسکو بھیجے کہ انسانون سے جا کر مقابلہ کرے اور اپنے ابنای جنس کا مناظرے مین شریک ہووے وزیر نے کہا کہ نہین الو کے سوا کوئی اس بات کی لیاقت نہین رکھتا بادشاہ نے پوچھا اسکا کیا سبب کہ اسکے سوا اور کوئی اس کام کے لائق نہین ہی وزیر نے کہا اسواسطے کہ سب شکاری جانور آدمیون سے ڈرتے اور بھاگتے ہین اور انکا کلام بھی نہین سمجھتے اور الو انکی بستیون سے قریب بلکہ اکثر پرانے مکانون مین کہ ویران ہو گئے ہین رہتا ہی زہد وقناعت اسمین اتنی ہی کہ کسی جانور مین نہین دن کو روزہ رکھتا ہی اور خدا کے خوف سے روتا ہی رات کو بھی عبادت مین مشغول رہتا اور غافلون کو ہوشیار کرتا ہی اگلے بادشاہون کو جو کہ مر گئے ہین یاد کر کے تاسف کرتا اور اونکے حسب حال یہ آیت پڑھتا ہی

كَمْ تَرَكُوا مِن جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ وَزُرُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ وَنَعْمَةٍ كَانُوا فِيهَا فَاكِهِينَ كَذَٰلِكَ وَأَوْرَثْنَاهَا قَوْمًا آخَرِينَ

حاصل اسکا یہ ہی کہ باغ اور چشمے اور مکان اور زراعت اور سب نعمتین کہ جنکے سبب خوش رہتے تھے چھوڑ گئے اب مالک وہان کے اور لوگ ہوئے عنقا نے الو سے کہا کہ شنقار نے جو تیرے واسطے تجویز کیا ہی تو اسمین کیا کہتا ہی اسنے کہا شنقار سچ کہتا ہی لیکن مین وہان جا نہین سکتا اسواسطے کہ سب آدمی مجھسے دشمنی

رکھتے اور دیکھنا میرا منحوس جانتے ہین اور مجھہ بیگناہ کو کہ انکا قصور میننے کچھہ نہین کیا گالیان دیتے
ہین اگر وہان مجکو مناظرے کے وقت دیکھین گے تو اور مخالف ہوجاوینگے مخالفت سے
پھر لڑائی کی نوبت پونہچیگی اس سے بہتر یہ ہی کہ مجکو وہان نہ بھیجیے عنقا نے پھر اوس سے
پوچھا کہ ان حیوانون مین اس کام کیواسطے کون بہتر ہی اوسنے کہا آدمیون کے بادشاہ و امیر
باز و شاہین و چرغ کو بہت پیار کرتے ہین اور بخواہش تمام ہاتھون پر اپنے بٹھاتے ہین بادشاہ
اگر انمین سے کسیکو وہان بھیجے تو بہتر ہی بادشاہ نے انکی جماعت کیطرف دیکھکر فرمایا تمھارے
نزدیک کیا صلاح ہی باز نے کہا الو سچ کہتا ہی مگر انسان ہماری بزرگی اس جہت سے نہین
کرتے کہ ہمکو انسے کچھہ قرابت ہی یا علم و ادب ہم مین زیادہ ہی جسکے سبب وہ عزیز جانتے ہین
صرف اپنے فائدے کے واسطے ہمسے الفت کرتے ہین شکار ہمارا چھین کر اپنے تصرف مین لاتے
ہین روز و شب لہو و لعب مین مشغول رہتے ہین جس چیز کو خدا نے اونپر واجب کیا ہی کہ عبادت
کرین اور روز قیامت کے حساب و کتاب سے ڈرین اسکی طرف کبھی التفات نہین کرتے
عنقا نے باز سے کہا کہ پھر تیرے نزدیک کسکا بھیجنا صلاح ہی اوسنے کہا میرے نزدیک یہ
ہی کہ طوطے کو وہان بھیجیے اسواسطے کہ انسانون کے بادشاہ و امیر اور سب چھوٹے بڑے عورت
و مرد جاہل و عالم اسکو عزیز رکھتے اور اس سے باتین کرتے ہین جو کچھہ یہ کہتا ہی سب متوجہ ہوکر
سنتے ہین بادشاہ نے طوطے سے کہا کہ تیرے نزدیک کیا صلاح ہی اوسنے کہا مین حاضر ہون
وہان جاکر حیوانون کی طرف سے انسانون سے مناظرہ کرونگا لیکن مین چاہتا ہون کہ
بادشاہ اور سب جماعت ملکر میری مدد کرین عنقا نے کہا تو کیا چاہتا ہی اوسنے کہا مجھے
یہ منظور ہی کہ بادشاہ خدا سے یہ دعا مانگے کہ مین دشمنون پر غالب رہون بادشاہ نے بموجب
اوسکے کہنے کے خدا سے مدد کے واسطے دعا مانگی اور سب جماعت نے آمین کہی الو نے
کہا اے بادشاہ اگر دعا قبول نہو تو بیفائدہ رنج و محنت ہی اسواسطے کہ دعا اگر سب شرطون کے
ساتھہ نہو تو اوسکا نتیجہ کچھہ ظاہر نہین ہوتا ہی بادشاہ نے کہا دعا کے قبول ہونے کی
شرطین کیا ہین انھین بیان کر الو نے کہا دعا کیواسطے نیت صادق اور خلوص دل چاہیے
جسطرح اضطرار کی حالت مین کوئی شخص خدا سے دعا مانگتا ہی اسیطرح دعا کے وقت

خدا کی طرف دھیان رکھے اور چاہیے کہ دعا کے قبل نماز پڑھے روزہ رکھے غریب و محتاج سے کچھہ نیکی کرے جو حالت غم و الم کی اسپر ہو جناب الٰہی مین اوسکو عرض کرے تسپر کہا یہ سچ کہتا ہی دعا مین یہ چیزین ضرور ہین بادشاہ نے تمام جماعت سے کہا کہ تم جانتے ہو آدمیون نے جور و ظلم جیوانون پر کیا ہی کہ غریب اونکے ہاتھون سے نہایت عاجز ہوئے یہانتک کہ ہمسے باوجود دور ہونے کے پناہ ڈھونڈھی ہی اور ہم باوصف اسکے کہ انسانون سے قوت و زور زیادہ رکھتے اور آسمان تک اوڑتے ہین پر انکے ظلم سے بھاگ کر پہاڑون اور دریاؤن مین اگر چھپے اور ہمارے بھائی ہمارے اشتقار انسے بھاگ کر جنگل مین جا رہا انکے ملک کا رہنا چھوڑ دیا جس پر بھی انکے ظلم سے مخلصی نہین پائی ناچار ہوکر مناظرے کی نوبت پہونچی اگرچہ ہم اتنے قوی ہین کہ ہم مین سے ایک جانور اگر چاہے تو کتنے انسانون کو اوٹھا لیجاوے اور غارت کرے لیکن نیکون کو نچاہیے ایسی بدی کرین اور اونکی بد افعالی پر لحاظ رکھین دیدہ و دانستہ ہم طرح دیتے اور خدا کو سونپتے ہین اسواسطے کہ دنیا مین لڑنے بھڑنے سے کچھہ فائدہ نہین اسکا ثمرہ و نتیجہ آخرت مین پاوینگے بعد اسکے کہا کتنے جہاز ایسے ہین کہ باد مخالف کے سبب تباہی مین آگئے پس ہم انھین روبراہ لائے اور کتنے بندے ایسے ہین کہ باد تند نے کشتیان اونکی توڑین وہ غوطے کھا کر ڈوبنے لگے ہمنے اونھین کنارے پر پونہچایا اسواسطے کہ حق تعالیٰ ہمسے راضی و خوشنود ہو اور اسطرح ہم اوسکی نعمتون کا شکر بجا لاوین کہ اوسنے ہمین قوی جثہ کیا ہی اور زور و قوت بخشی ہی وہی بہر صورت ہمارا معین و مددگار ہی

فصل ۱۵ پانچوین قاصد کے احوال مین

پانچوین قاصد نے جس گھڑی دریائی جانورون کے بادشاہ کے روبرو جاکر مناظرے کی خبر پونہچائی اوسنے بھی اپنے تمام توابع و لواحق کو جمع کیا چنانچہ مچھلی مینڈک نہنگ کیکڑین کچھوا وغیرہ سب دریائی جانور رنگ برنگ کی شکلون اور صورتون سے بمجرد حکم کے حاضر ہوئے بادشاہ نے جو کچھہ قاصد کی زبانی سنا تھا انسے بیان کیا بعد اسکے قاصد سے کہا اگر انسان اپنے تئین قوت و شجاعت مین ہمسے بہتر جانتے ہون مین ابھی جاکر ایکدم مین سبکو جلا پھونک دون اور دم زور سے کھینچکر نگل جاؤن قاصد نے کہا وہ نہین کسی چیز کا فخر نہین کرتے مگر اپنے تئین اس بات

مین غالب جانتے ہین کہ ہم عقل و دانائی زیادہ رکھتے ہین ہر ایک علم و فن سے واقف اور بہت
سی صنعتین اور تدبیرین جانتے ہین عقل و تمیز ہماری سی کسی مین نہین ہی بادشاہ نے کہا
اونکے علم اور صنعتون کا احوال مفصل بیان کر کہ ہم بھی معلوم کرین قاصد نے کہا کیا بادشاہ کو
معلوم نہین کہ اپنے علم اور دانائی سے دریای قلزم کے اندر جاکر اوسکی تہ سے جواہر نکال لیتے ہین
حیلے اور مکر سے پہاڑ پر چڑھکر گدھون اور عقابون کو پکڑ کر نیچے اوتار لاتے ہین اسیطرح اپنے
علم اور دانائی سے لکڑیون کا ہل بنا کر بیلون کے کاندھون پر رکھتے اور بھاری اسباب انکی
پیٹھ پر لاد کر مشرق سے مغرب اور مغرب سے مشرق تک لیجاتے ہین تمام جنگل اور بیابان
طی کرتے ہین فکر و دانائی سے کشتیان بنا کر اسباب چڑھاتے ہین اور دریا دریا لیے پھرتے ہین
پہاڑون اور ٹیلون پر جاکر اقسام اقسام کے جواہر اور سونا چاندی لوہا تانبا اور بہت سی چیزین
زمین سے کھود کر نکال لیتے ہین اگر ایک آدمی کسی نہر یا دریا یا وادی کے کنارے پر جاکر ایک طلسم
علم کے زور سے بنا دیوے پھر ہزار نہنگ اور اژدہے اگر اوس جگہ جاوین مقدور نہین کہ وہان
گذر کر سکین مگر جنون کے بادشاہ کے روبرو عدل و انصاف و حجت و دلیل کا چرچا ہی قوت و زور
حیلہ و مکر کا کچھہ مذکور نہین بادشاہ نے جسوقت قاصد کی زبانی یہ سب سنا جتنے اوسکے گرد و پیش
بیٹھے تھے سبکی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ اب تمہارے نزدیک کیا تدبیر ہی کون شخص وہان جاکر
انسانون سے مناظرہ کریگا کسینے کچھہ جواب ندیا مگر دلفین کہ دریای شور مین رہتا ہی اور آدمیون
کے ساتھہ نہایت الفت رکھتا ہی جو شخص ڈوبتا ہی اوسکو پانی سے نکال کر کنارے پر ڈال دیتا
ہی اوسنے عرض کیا کہ دریائی جانورون مین اس کام کے واسطے مچھلی مناسب ہی اسواسطے
کہ وہ جسم مین بڑی صورت مین اچھی منہہ پاکیزہ رنگ سفید بدن درست حرکت مین جلد پیرنے
مین جسے باہر شمار مین سب دریائی جانورون سے زیادہ اولاد کی کثرت کہ تمام ندی نالے دریا
تالاب بھر جاتے ہین آدمیون کے نزدیک اسکا مرتبہ بھی بڑا ہی اسواسطے کہ اسنے ایکبار انکے
نبی کو اپنے پیٹ مین پناہ دی اور بحفاظت انکو مکان پر پہونچا دیا سب آدمیون کو اعتقاد ہی
کہ تمام زمین اسکی پیٹھہ پر قائم ہی بادشاہ نے مچھلی سے پوچھا تو آپ مین کیا کہتی ہی اوسنے کہا
مین وہان کسیطرح نہین جاسکتی ہون اور انسانون سے مناظرہ بھی نہین کر سکتی اسواسطے کہ

میرے پانون نہین ہین کہ وہان تک پونہچون اور نہ میرے زبان ہی کہ اونسے ہمکلام ہون پانی
کی مجکو تاب نہین پانی سے اگر ایکدم جدا رہون حالت تباہ ہو جاوے میرے نزدیک اس کام
کے لیے کچھوا بہتر ہی کیونکہ وہ پانی سے جدا ہو کر خشکی مین بھی رہتا ہی اسکے نزدیک دریا اور خشکی
کا رہنا برابر ہی اسکے سوا بدن بھی اسکا مضبوط اور پیٹھہ سخت ہی نہایت بردبار اذیت و رنج کا
متحمل ہوتا ہی بادشاہ نے کچھوے سے پوچھا کہ تیرے نزدیک کیا صلاح ہی اوسنے کہا
یہ کام مجھسے بھی نہین ہوسکے گا چلنے کے وقت میرے پانون بھاری ہو جاتے ہین اور رستا
دور ہی مین کم گو بھی ہون کہ زیادہ کلام مجھسے نہین ہوسکتا اسکے واسطے دلفین بہتر ہی کیونکہ
وہ چلنے مین نہایت قوی گویائی کی قدرت زیادہ رکھتا ہی بادشاہ نے پھر دلفین سے پوچھا
کہ تیرے نزدیک کیا صلاح ہی اوسنے کہا کہ اس امر کے لیے کینکڑا مناسب ہی اسواسطے کہ پانون
اوسکے بہت سے ہین چلنے اور دوڑنے مین چالاک چنگل تیز ناخن سخت پیٹھہ مضبوط گویا زرہ پوش
ہی بادشاہ نے کینکڑے سے کہا اوسنے جواب دیا کہ مین وہان کس طرح جاؤن ڈیل ڈول
میرا بھدا سا پیٹھہ کبڑی صورت بہت زبون ایسا نہو کہ وہان میری ہنسی ہو بادشاہ نے
کہا کہ تیری ہنسی کیون ہوگی تجھمین عیب کیا ہی کینکڑے نے کہا کہ وہ سب مجھے دیکھکر کہینگے
کہ یہ حیوان سر کٹی آنکھین گردن پر منہ سینے مین سکلے دونون طرف سے پیچھے ہوے
پانون اوٹھے وہ بھی تیڑھے منہ کے بھل چلتا گویا سرب کا بنا ہی سب دیکھکر مجھے مسخرا بناوینگے
بادشاہ نے کہا کہ پھر وہان جانے کے لیے کون بہتر ہی کینکڑے نے کہا میرے نزدیک
نہنگ اس کام کیواسطے بہت مناسب ہی کیونکہ پانون اوسکے مضبوط اور چلتا بہت ہی دوڑ
مین چالاک منہ بڑا زبان لمبی دانت بہت سے بدن سخت نہایت بردبار مطلب کیواسطے انتظار بہت
کرتا ہی کسی چیز مین جلدی نہین کرتا بادشاہ نے مگر سے پوچھا اوسنے کہا مین اس کام
کیواسطے ہرگز مناسب نہین ہون اسواسطے کہ مجھمین غصہ بہت ہی کودنا پھاندنا جس چیز کو پانا
لے بھاگنا یہ سب عیب ہین غرض کہ سراسر غدار و مکار ہون قاصد نے یہ سنکر کہا وہان جانے
کے واسطے کچھہ زور و قوت و مکر کا کام نہ چاہیے بلکہ عقل و وقار عدل و انصاف فصاحت و
بلاغت یہ سب چیزین چاہیین مگر نے کہا مجھمین یہ کوئی خصلت اور وصف نہین ہی مگر سکے

نزدیک اس کام کیواسطے مینڈک بہتر ہی اسواسطے کہ وہ حلیم اور صابر دزاہد ہی رات دن خدا کی یاد مین تسبیح پڑھتا اور صبح وشام نماز وروزے مین مشغول رہتا ہی آدمیون کے گھرون مین بھی جاتا ہی بنی اسرائیل کے نزدیک اسکی قدر ومنزلت زیادہ ہی اسواسطے کہ ایک بار اسنے اونکے ساتھہ یہ سلوک کیا کہ جسوقت نمرود نے ابراہیم خلیل اللہ کو آگ مین ڈالا یہ اپنے مُنہ مین پانی لیکر آگ پر چھڑکتا تھا کہ آگ بجھہ جاوے اور اونکے بدن مین اثر نکرے اور دوسری بار جبکہ موسیٰ اور فرعون سے لڑائی ہوئی اسنے موسیٰ کی مدد کی اور یہ فصیح بھی ہی باتین بہت کرتا ہی ہمیشہ تسبیح وتکبیر وتہلیل مین مشغول رہتا ہی اور خشکی وتری دونون مین پھرتا ہی زمین پر چلنا دریا مین پیرنا پسب جانتا ہی اعضا بھی مناسب ہین سر گول مُنہ اچھا آنکھین روشن ہاتھہ پانون بڑے چلنے مین چلد آدمیون کے گھرون مین جاتا اور خوف نہین کرتا ہی بادشاہ نے مینڈک سے کہا کہ تیرے نزدیک اب کیا صلاح ہی اوسنے کہا مین بسر وچشم حاضر ہون اور بادشاہ کا تابع جو حکم کرے مجھکو قبول ہی اگر وہان جانے کیواسطے تجویز کیا ہی مجھکو قبول ہی مین وہان اپنے ابنای جنس کیطرف ہوکر انسانون سے مناظرہ کرونگا لیکن امیدوار ہون کہ بادشاہ میری مدد اور اعانت کیواسطے خدا سے دعا مانگے اسواسطے کہ بادشاہ کی دعا رعیت کے حق مین قبول ہوتی ہی بموجب اوسکے کہنے کے بادشاہ نے خدا سے دعا مانگی اور سب جماعت نے آمین کہی پھر مینڈک بادشاہ سے رخصت ہوا اور یہانسے جاکر جنونکے بادشاہ کے سامنے حاضر ہوا

فصل چھٹے قاصد کے بیان مین

چھٹا قاصد جس گھڑی ہوا کے بادشاہ یعنی کیڑے مکوڑون کے سردار ثعبان کے پاس گیا اور تمام احوال حیوانون کا بیان کیا اوسنے سنتے ہی حکم کیا کہ سب کیڑے آکر حاضر ہون وہین تمام سانپ بچھو گرگٹ چھپکلی سوسمار مکڑی جون چیونٹی کیچوے غرض جتنے کیڑے کہ نجاست مین پیدا ہوتے اور درخت کے پتون پر چلتے ہین سب آکر بادشاہ کے روبرو حاضر ہوئے اس کثرت سے انکا مجمع ہوا کہ سوا خدا کے کسیکا مقدور نہین کہ شمار کرسکے بادشاہ نے جو انکی صورتین شکلین عجیب وغریب دیکھین متعجب ہوکر ایک ساعت چپکا ہو رہا پھر انکی طرف تامل کرکے جو دیکھا تو بہت سے حیوان ہین جسم چھوٹا اور ضعیف حواس وشعور بھی کم نہایت متفکر ہوا کہ انسے کیا ہوسکیگا

افعی وزیر سے پوچھا کہ تیرے نزدیک انمین کوئی اس قابل ہی کہ مناظرے کیواسطے ہم وہان بھیجین کہ انسانون سے مقابلہ کرے اسواسطے کہ یہ حیوانات اکثر گونگے بہرے اندھے ہین ہاتھہ پانون کچھہ بھی نہین بدن پر بال وپر نظر نہین آتے منقار چنگل بھی نہین اور بیشتر ضعیف وکم زور ہین غرض بادشاہ کو انکے حال پر بڑا قلق وغم ہوا بے اختیار دل مین افسوس کرکے غم سے رونے لگا اور آسمان کی طرف دیکھکر خدا سے یہ دعا مانگی کہ اے خالق ورازق تو ہی ضعیفون کے حال پر رحم کرتا ہی اپنے فضل واحسان سے انکے حال پر نظر کر کہ تو ارحم الراحمین ہی بارے بادشاہ کی دعا سے جتنے حیوان کہ وہان جمع تھے نہایت فصاحت وبلاغت سے باتین کرنے لگے

ملخ کے خطبے کے بیان مین

ملخ نے جو دیکھا کہ بادشاہ اپنی رعیت اور فوج پر بہت ہی شفقت ومہربانی کرتا ہی دیوار کی طرف بلند ہوکر اپنے ساز کو درست کرکے خدا کی حمد مین نہایت خوش الحانی سے نغمہ سرائی کرنے لگا اور یہ خطبہ بہت فصاحت وبلاغت سے پڑھا حمد وشکر اوس منعم حقیقی کو لائق ہی جسنے روی زمین پر انواع واقسام کی نعمتین پیدا کین اور اپنی قدرت کاملہ سے حیوانات کو زاویۂ عدم سے عرصۂ وجود مین لاکر صورتین مختلف بخشین موجود تھا قبل زمان ومکان کے اور زمین وآسمان کے جلوہ گر تھا نور وحدت سے بے آلایش امکان کے عقل فعّال کو بے ترکیب ہیولے وصورت کے نور بسیط پیدا کیا بلکہ ایک کن کے کہنے مین پردۂ نیستی سے نکال کر ساحت ہستی مین موجود کردیا بعد اسکے کہا اے بادشاہ اس گروہ کے ضعف وناتوانی پر کچھہ غم نکر کیونکہ خالق انکا جسنے پیدا کیا اور رزق دیا ہمیشہ خبرگیران رہتا ہی جسطرح کہ ماباپ اپنی اولاد پر شفقت اور مہربانی کرتے ہین اسیطرح وہ بھی انکے حال پر رحم کرتا ہی اسواسطے کہ خدا نے جسوقت حیوانات کو پیدا کیا اور صورتین شکلین ہر ایک کی مختلف بنائین کسیکو قوت عطا کی اور کسیکو کم زور رکھا بعضون کو ڈیل ڈول بڑا بخشا اور بعضون کو چھوٹا جسم دیا مگر اپنی بخشش اور جود مین سبکو برابر رکھا ہی ہر ایک کے موافق اسباب حصول منفعت اور آلات دفع مضرت کے عطا کیے اس نعمت مین سب برابر ہین ایک کو دوسرے پر کچھہ فوقیت نہین ہاتھی کو جیسے ڈیل ڈول بڑا دیا اور قوت زیادہ بخشی دو دانت بھی لنبے بنائے کہ جنکے سبب درندون کے شر سے

محفوظ رہتا اور سونڈ سے فائدہ اوٹھاتا ہی پشّے کو اگر جسم چھوٹا دیا تو اوسکے بدلے دو بازو نہایت
لطیف وسبک عطا کیے جنکے باعث اوڑکر دشمنون سے بچ رہتا ہی اس نعمت مین کہ جسکے
سبب منفعت اوٹھاوین اور شر سے محفوظ رہین چھوٹے بڑے سب برابر ہین اسیطرح اس گروہ
کو بھی کہ ظاہر مین بے بال و پر نظر آتے ہین اس نعمت سے محروم نہین رکھا ہی جب کہ خدا نے
انکو اس حال پر پیدا کیا سب سامان کہ جسکے سبب منفعت حاصل کرین اور شر سے محفوظ رہین بنایا
اگر بادشاہ تامل کرے انکے احوال کو دیکھے تو معلوم ہو کہ انہین جو کہ جسم مین چھوٹا اور ضعیف ہی
وہ اوڑنے مین سبک اور بے خوف ہی کہ ہر ایک گزند سے محفوظ رہتا اور منفعت حاصل کرنے
مین اضطراب نہین کرتا ہی تمام حیوانون مین جو کہ جسم مین بڑے اور قوت زیادہ رکھتے ہین وہ قوت
و دلیری کے سبب آپ سے گزند دفع کرتے ہین مانند ہاتھی اور شیر کے انکے سوا اور حیوان کہ جسم
اونکے بڑے اور قوتین زیادہ رکھتے ہین اور بعضے جلد دوڑنے اور بھاگنے کے سبب ہر ایک
شر سے محفوظ رہتے ہین مثل ہرن اور خرگوش و حمار وحشی وغیرہ کے اور بعضے اوڑنے کے باعث
مکروہات سے پناہ مین رہتے ہین مانند طائرون کے اور کتنے دریا مین غوطہ مارنے سے اپنے تئین
خطرے سے بچاتے ہین جسطرح دریائی جانور ہین اور کتنے ایسے ہین کہ گڑھون مین چھپ رہتے
ہین مثل چوہے اور چیونٹی کے چنانچہ اللہ تعالی چیونٹی کے قصے مین فرماتا ہی قَالَتْ نَمْلَةٌ
يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسَاكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُودُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ
یعنی چیونٹیون کے سردار نے سب چیونٹیون سے کہا کہ اپنے اپنے مکانون مین چھپ رہو کہ
سلیمان اور اوسکی فوج تمکو پاؤن تلے مل نہ ڈالین کہ وہ واقف نہین ہین اور بعضے وہ ہین کہ
خدا نے اونکے چمڑے اور کھال کو سخت بنایا ہی جسکے باعث ہر ایک بلا سے محفوظ رہتے ہین
جسطرح کچھوے مچھلی اور جو دریائی جانور ہین اور کتنے وہ ہین کہ اپنے سر کو دم کے نیچے چھپا کر
ہر ایک گزند سے بچ رہتے ہین مانند خار پشت کے اور اون حیوانون کے معاش پیدا کرنے کی
بھی بہت سی صورتین ہین بعضے جودت نظر سے دیکھکر پرون کے زور سے اوڑتے ہین اور
جہان کھانے کی چیز دیکھتے ہین جا پہونچتے ہین مثل گدھ اور عقاب کے اور بعضے سونگھ کر
رزق اپنا ڈھونڈھ لیتے ہین جسطرح چیونٹیان ہین جب کہ خدا نے ان حیوانون کو کہ نہایت

چھوٹے اور ضعیف ہین حواس اور اسباب روزی پیدا کرنے کا ندیا اپنی مہربانی سے رنج اور محنت
کی تخفیف کر دی جسطرح اور حیوان بھاگنے اور چھپنے کی محنت و مشقت اوٹھاتے ہین یہ اوس
محنت سے محفوظ ہین اسواسطے کہ انکو ایسے مکانون اور پوشیدہ جگہون مین پیدا کیا ہی کہ
کوئی واقف نہین بعضون کو گھاس مین پیدا کیا اور بعضون کو دانے مین چھپایا ہی بعضونکو
حیوان کے پیٹ مین اور کتنون کو مٹی اور نجاست مین رکھا ہی اور ہر ایک کی غذا اوسی جگہ بغیر
حس و حرکت اور رنج و مشقت کے پہنچاتا ہی قوت جاذبہ انکو عطا کی ہی جسکے سبب رطوبات کو
کھینچ کر بدن کی غذا کرتے ہین اور اسی رطوبات کے باعث جسم مین قوت رہتی ہی جسطرح اور
حیوانات رزق کیواسطے چلتے پھرتے اور گزند سے بھاگتے ہین یہ اوس محنت و رنج سے محفوظ ہین
اسی واسطے خدا نے انکے ہاتھ پاؤن نہین بنائے کہ چلکر روزی پیدا کرین نہ منہ اور دانت دیئے
کہ کچھ کھاوین نہ حلق ہی جسکے سبب نگلجاوین نہ معدہ ہی کہ جس سے ہضم کرین نہ انتڑیان اور رودے
ہین کہ جسمین ثفل جمع ہو نہ جگر ہی کہ خون کو صاف کرے نہ طحال ہی کہ خلط سوداوی غلیظ کو جذب
کرے نہ گردہ اور مثانہ ہی کہ پیشاب کو کھینچے نہ رگین ہین کہ خون اونمین جاری ہو نہ پٹھے ہین دماغ
مین جنکے سبب درستی حواس کی ہو امراض مزمنہ سے کوئی مرض انکو نہین ہوتا کسی دوا کے
محتاج نہین غرض سب آفتون سے کہ جنمین بڑے بڑے قوی حیوان گرفتار ہین یہ محفوظ ہین
پاک ہی وہ اللہ جسنے اپنی قدرت کاملہ سے انکے مطلب کو جاری کیا اور ہر ایک رنج و عذاب
سے محفوظ رکھا واسطے اوسکے حمد و شکر ہی کہ ایسی نعمتین عطا کین جس گھڑی ملخ اس خطبے سے
فارغ ہوا ثعبان نے کہا خدا تیری فصاحت و بلاغت مین برکت دے تو نہایت فصیح و بلیغ اور نہایت
عالم و عاقل ہی بعد اسکے کہا تو وہان جا سکتا ہی کہ انسانون سے جاکر مناظرہ کرے اوسنے کہا مین
بسر و چشم حاضر ہون بادشاہ کے فرمانے سے وہان جاکر اپنے بھائیون کا شریک ہونگا سانپ
نے اوس سے کہا وہان نہ کہیو کہ مین اژدہے اور سانپ کا بھیجا ہوا آیا ہون ملخ نے کہا اسکا سبب کیا
اوسنے کہا اسواسطے کہ سانپ اور آدمی مین عداوت اور مخالفت بے اندازہ قدیم سے ہی یہانتک
کہ بعضے آدمی خدا پر بھی اعتراض کرتے ہین کہ انکو کیون پیدا کیا ہی انسے کچھ فائدہ نہین بلکہ سراسر مضرت
اور نقصان ہی ملخ نے کہا یہ کیون کہتے ہین اوسنے کہا اسواسطے کہ انکے منہ مین زہر ہوتا ہی انسے

سوای حیوانون کی ہلاکی اور موت کے کچھہ فائدہ نہین یہ سب جہل و نادانی کے باعث بیہودہ بکتے
ہین کسی شی کی حقیقت و منفعت سے کچھہ خبر نہین اسی واسطے خدا نے انکو عذاب مین مبتلا کیا ہی
حال آنکہ وہ سب انسے احتیاج رکھتے ہین یہان تک کہ بادشاہ اور امیر ان حیوانون کے زہر کو انگوٹھیون
مین رکھتے ہین کہ وقت پر کام آتا ہی اگر خوب تامل کرکے ان حیوانات کے احوال اور فائدے کو
معلوم کرین اور یہ زہر جو انکے منہ مین ہوتا ہی اسکی منفعت کو جانین تو یہ نکہین کہ خدا نے انکو کیون
پیدا کیا انسے کچھہ فائدہ نہین اور خدا پر بیہودہ اعتراض نکرین اگرچہ خدا نے انکے زہر کو حیوانون کے ہلاک
ہونے کا باعث کیا ہی لیکن انکے گوشت کو اس زہر کے دفع کرنے کا سبب بنایا ہی ملخ نے کہا
ای حکیم کوئی فائدہ اور بھی بیان کر سانپ نے کہا جسوقت خدا نے ان حیوانات کو جنکا ذکر تو نے
اپنے خطبے مین کیا پیدا کیا اور ہر ایک حیوان کی جنس کو اسباب و آلات عطا کیے جسکے سبب منفعت کو
پہونچتے اور شر سے محفوظ رہتے ہین بعضون کو معدہ گرم دیا ہی کہ چابنے کے بعد غذا ہضم ہوکر جزو
بدن ہوتی ہی سانپ کیواسطے نہ معدہ ہی کہ جسمین ہضم ہو نہ دانت ہی کہ جسکے زور سے چابین بلکہ
اسکے بدلے انکے منہ مین گرم زہر پیدا کیا ہی جسکے سبب کھاتے اور ہضم کرتے ہین اسواسطے کہ
جسوقت سانپ کسی حیوان کے گوشت کو منہ مین لیکر زہر گرم اوسپر ڈالتا ہی فی الفور وہ گوشت
گل جاتا ہی کہ یہ اسکو نگلتا ہی پس اگر اللہ تعالی یہ زہر انکے منہ مین نہ پیدا کرتا تو یہ کاہے کو کچھہ کھاسکتے
غذا کسیطرح میسر ہوتی بھوکھہ کے مارے ہلاک ہوجاتے کوئی سانپ جہان مین نظر آتا ملخ نے
کہا یہ بیان کر کہ انسے حیوانون کو کیا منفعت پہونچتی ہی اور زمین پر انکے پیدا ہونے کا کیا فائدہ ہی
اوسنے کہا جسطرح اور جانورون کے پیدا کرنے سے منفعت ہی اوسیطرح انسے بھی فائدہ حاصل ہی
ملخ نے کہا اس بات کو مفصل بیان کر اوسنے کہا جسوقت اللہ تعالی نے تمام عالم کو پیدا کرکے
ہر ایک امر کو اپنی مرضی کے موافق درست کیا تمام خلائق سے بعضے مخلوقات کو بعضون کیواسطے پیدا
کیا اور انکے اسباب بنائے موافق اپنی حکمت کے جسمین صلاحیت عالم کی جانی وہی کیا مگر کبھی کسی
علت کے سبب بعضون کیواسطے فساد و نقصان ہوجاتا ہی یہ نہین کہ اللہ تعالی انکو اس فساد مین
مبتلا کرتا ہی ہرچند کہ اوسکے علم مین فساد و شر ہر ایک امر کا ظاہر و باہر ہی مگر اوس خالق کی یہ شان
و عادت نہین ہی کہ جس چیز مین صلاح و فلاح اکثر عالم کی ہو تھوڑے سے نقصان کے لیے

اسکو پیدا نکرے بیان اسکا یہ ہی کہ جسوقت اللہ تعالی نے تمام ستارون کو پیدا کیا انھین سے آفتاب کو عالم کے واسطے چراغ بنایا اور اسکی حرارت کو مخلوقات کی حیات کا سبب کیا تمام عالم مین یہ آفتاب اسطرح ہی جیسے جسم مین دل ہوتا ہی جسطرح کہ دل سے حرارت غریزی پیدا ہوکر جسم مین پھیلتی ہی اور وہی سبب زندگانی ہی اسیطرح آفتاب کی حرارت سے بھی خلائق کو فائدہ ہوتا ہی بعضون کو جو کبھی اسکے باعث کسی جہت سے فساد ونقصان لاحق ہوتا ہی خالق کو مناسب نہین ہی کہ انکے واسطے اسکو موقوف کرکے اکثر عالم کو فیض عام اور فائدہ تام سے محروم رکھے یہی حال زحل ومریخ اور تمام ستارون کا ہی کہ انکے باعث صلاح وفلاح عالم کی ہی اگرچہ بعضے منحوس ساعتون مین گرمی یا سردی کی زیادتی سے بعضون کو نقصان پہونچتا ہی اسیطرح بادلون کو اللہ تعالی خلائق کی منفعت کیواسطے ہرایک طرف بھیجتا ہی اگرچہ بعضے وقت انکے سبب حیوانات کو رنج ہوتا ہی یا کثرت سیلابی سے غریبون کے گھر خراب ہوجاتے ہین یہی حال تمام درند وچرند سانپ بچھو پچھلی نہنگ حشرات الارض کا ہی انہین سے بعضون کو نجاست اور عفونت مین پیدا کیا ہی کہ ہوا تعفن سے صاف رہے ایسا نہو کہ بخارات فاسدہ کے اوٹھنے سے ہوا متعفن ہوجاوے اور عالم مین وبا آوے کہ سب حیوان ایک بار ہلاک ہوجاوین اسیواسطے یہ سب کیڑے حشرات الارض اکثر قصائیون یا مچھلی بیچنے والون کی دکانون مین پیدا ہوتے اور نجاست مین رہتے ہین جبکہ نجاست سے یہ سب پیدا ہوے جو کچھہ نجاست کا اثر تھا اوسکو اونھون نے اپنی غذا کی ہوا صاف ہوگئی وبا سے لوگ سلامت رہے اور یہ چھوٹے کیڑے بڑے کیڑون کیواسطے غذا بھی ہین کہ وہ انکو کھاتے ہین غرض اللہ تعالی نے کسی شی کو بیفائدہ نہین پیدا کیا جو کوئی اوس فائدے کو نہین جانتا ہی چند ایہ اعتراض کرتا اور کہتا ہی انکو کیون پیدا کیا ان مین کچھہ فائدہ نہین حالانکہ یہ سب جہل ونادانی ہی کہ خدا کے فعل پر اعتراض بیجا کرتے ہین اوسکی صنعت وقدرت سے کچھہ واقف نہین مینے سنا ہی کہ بعضے جاہل آدمی یہ گمان کرتے ہین کہ اللہ تعالی کی مہربانی فلک قمر سے تجاوز نہین کرتی اگر وہ تمام موجودات کے احوال مین فکر وتامل کرین تو معلوم ہو کہ عنایت ومہربانی اوسکی ہرایک صغیر وکبیر کے شامل ہی اس واسطے کہ مبدء فیاض سے تمام مخلوقات پر فیضان نعمت ہی ہرایک اپنی استعداد کے موافق فیض اوسکا قبول کرتا ہی

یہ فصل ہے حیوانون کے وکیلون کے جمع ہونے کے بیان مین

صبح کے وقت کہ تمام حیوانون کے وکیل ہر ایک ملک سے آکر جمع ہوے اور جنون کا بادشاہ
قضیے کے انفصال کیواسطے دیوان عام مین آکر بیٹھا چوبدارون نے بموجب حکم کے پکارکر
کہا کہ سب نالش کرنے والے اور داد کے چاہنے والے جن پر ظلم ہوا ہی سامنے آکر حاضر ہون
بادشاہ قضیے کے انفصال کرنے کو بیٹھا ہی اور قاضی مفتی حاضر ہین اس بات کے سنتے ہی
جتنے حیوان اور انسان کہ ہر ایک طرف سے آکر جمع ہوے تھے صف باندھکر بادشاہ کے
آگے کھڑے ہوے اور آداب و تسلیمات بجا لاکر دعائین دینے لگے بادشاہ نے ہر طرف خیال
کیا دیکھا تو انواع و اقسام کی خلقت نہایت کثرت سے حاضر ہی ایک ساعت متعجب ہوکر ساکت ہو گیا
بعد اسکے ایک حکیم جنی کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ تو اس عجیب و غریب خلقت کو دیکھتا ہی اوسنے
عرض کیا اے بادشاہ مین انکو دیدۂ دل سے دیکھتا اور مشاہدہ کرتا ہون بادشاہ انکو دیکھکر متعجب
ہوتا ہی مین اوس صانع حکیم کی حکمت و قدرت سے متعجب ہون کہ جسنے انکو پیدا کیا اور انواع
و اقسام کی شکلین بنائین ہمیشہ پرورش کرتا اور رزق دیتا ہر ایک بلا سے محفوظ رکھتا ہی بلکہ یہ اوسکے
علم حضوری مین حاضر ہین اسواسطے کہ جب اللہ تعالی اہل بصارت کی نظر سے نور کے پردے مین پوشیدہ ہوا
وہان وہم و فکر کا بھی تصور نہین پہونچتا ان صنعتون کو اوسنے ظاہر کیا کہ ہر ایک صاحب بصیرت
مشاہدہ کرے اور جو کچھ اوسکے پردۂ غیب مین تھا اوسکو عرصہ گاہ ظہور مین لایا کہ اہل نظر اوسکو
دیکھکر اوسکی صنعت و بے ہمتائی اور قدرت و یکتائی کا اقرار کرین دلیل و حجت کے محتاج نہووین
اور یہ صورتین کہ عالم اجسام مین نظر آتی ہین امثال و اشکال ان صورتون کی ہین جو عالم ارواح
مین موجود ہین وہ صورتین کہ اوس عالم مین ہین نورانی و لطیف ہین اور یہ تاریک کثیف ہین جسطرح
تصویرون کو ہر ایک عضو مین مناسبت ہوتی ہی اون حیوانون کے ساتھ کہ جنکی وہ تصویرین ہین
اسی طرح ان صورتون کو بھی مناسبت ہی اون صورتون سے کہ عالم ارواح مین موجود ہین مگر
وہ صورتین متحرک کرنے والی ہین اور یہ متحرک اور جو انسے بھی کم رتبہ ہین سنے حس و حرکت اور سنے زبان
ہین اور یہ محسوس ہین وہ صورتین کہ عالم بقا مین ہین باقی رہتی ہین اور یہ فانی و زائل ہوجاتی ہین بعد

اسکے کھڑے ہوکر یہ خطبہ پڑھا حمد ہی واسطے اوس معبود کے جسنے اپنی قدرت کاملہ سے تمام
مخلوقات کو ظاہر کرکے عرصۂ کائنات مین انواع واقسام کی خلقت پیدا کی اور تمام مصنوعات کو
جسمین کسی مخلوق کی عقل کو رسائی نہین ہی موجود کرکے ہر ایک اہل بصیرت کی نظر مین تجلی
اپنی صنعت کے نور کی دکھائی عرصہ گاہ دنیا کو چھہ طرفون سے محدود کرکے خلق کی آسایش
کیواسطے زمان ومکان بنایا افلاک کے کتنے درجے بناکر فرشتون کو ہر ایک جا متعین کیا حیوانات کو
رنگ برنگ کی شکلین اور صورتین بخشین نعمتخانۂ احسان سے انواع واقسام کی نعمتین عطا کین دعا
وزاری کرنے والون کو عنایت بے نہایت سے مرتبہ قرب کا بخشا جو کہ اوسکی کنہ مین عقل ناقص
کو دخل دیتے ہین انکو وادی ضلالت مین حیران وسرگردان رکھا جنات کو قبل آدم کے آتش
سوزان سے پیدا کرکے صورتین عجیب اور اجسام لطیف بخشے اور تمام مخلوقات کو نہانخانۂ عدم سے
ظاہر کرکے خصلتین علٰحدہ علٰحدہ اور مرتبے جدے جدے عطا کیے بعضون کو اعلی علیین پر
مکان سکونت کا بخشا اور بعضون کو تہ خانۂ اسفل السافلین مین ڈالا اور کتنون کو ان دو درجون کے درمیان رکھا
اور ہر ایک کو شبستان جہان مین شمع رسالت سے شاہراہ ہدایت پر پہونچایا حمد وشکر ہی واسطے
اوسکے جسنے ہمکو ایمان واسلام کی بزرگی سے سرفراز کرکے روی زمین کا خلیفہ کیا اور ہمارے
بادشاہ کو نعمت علم وحلم سے نصیبہ بخشا جسوقت یہ حکیم خطبہ پڑھہ چکا بادشاہ نے انسانون کی جماعت
کی طرف دیکھا یہ ستر آدمی صورتین سبکی مختلف لباس طرح طرح کے پہنے ہوے کھڑے تھے انمین
سے ایک شخص جو بصورت راست قامت تمام بدن خوش اسلوب نظر آیا وزیر سے پوچھا یہ شخص کہان
رہتا ہی اوسنے کہا یہ ایران کا رہنے والا ہی سرزمین عراق مین رہتا ہی بادشاہ نے کہا اس سے
کہو کچھہ باتین کرے وزیر نے اوسکی طرف اشارہ کیا اوسنے آداب بجالاکر خطبہ کہ خلاصہ یہ ہی
پڑھا شکر ہی واسطے اللہ کے جسنے ہمارے رہنے کے لیے وہ شہر وہ قریے بخشے جنکی آب وہوا
تمام روی زمین سے بہتر ہی اور اکثر بندون پر ہمکو فضیلت بخشی حمد وثنا ہی واسطے اوسکے جسنے ہمکو
عقل وشعور فکر ودانائی تمیز یہ سب بزرگیان عطا کین کہ اسکی ہدایت سے ہمنے صنعتین نادر اور علوم
عجیب ایجاد کیے اوسی نے سلطنت ونبوت ہمکو بخشی ہمارے گروہ سے نوح ادریس ابرہیم موسی
عیسی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اتنے پیغمبر پیدا کیے ہماری قوم سے بہت سے بادشاہ عظیم الشان

فریدون دارا اردشیر بہرام نوشیروان اور کتنے سلاطین آل ساسان سے پیدا کیے جنھون نے سلطنت
و ریاست اور فوج و رعیت کا بندوبست کیا ہم سب انسانون کے خلاصہ ہین اور انسان حیوانون کے
خلاصہ ہین غرض ہم تمام جہان مین لب لباب ہین واسطے اوسکے شکر ہی جسنے نعمات کاملہ ہمکو بخشین
اور تمام موجودات پر بزرگیان دین جبکہ آدمی یہ خطبہ پڑھچکا بادشاہ نے تمام جنون کے حکیمون سے
کہا کہ اس آدمی نے جو اپنی فضیلتین بیان کین اور انسے اپنا فخر کیا تم اسکا جواب کیا دیتے ہو سب نے
کہا یہ سچ کہتا ہی مگر صاحب العزیمۃ کہ کسیکو اپنے کلام کے آگے بڑھنے نہ دیتا تھا اس آدمی کیطرف
متوجہ ہوکر اوسنے چاہا کہ سب باتون کا جواب دیوے اور انسان کی ذلت وگمراہی بیان کرے حکیمون
سے مخاطب ہوکر کہا ای حکیمو اس آدمی نے اپنے خطبے مین بہت سی باتین چھوڑ دین اور کتنے عمدہ
بادشاہون کا ذکر نکیا بادشاہ نے کہا اونکو تو بیان کر اوسنے عرض کی کہ اس عراقی نے اپنے خطبے
مین یہ نکہا کہ ہمارے سبب جہان مین طوفان آیا جتنے حیوان کہ روی زمین پر تھے سب غرق ہوگئے
ہماری قوم مین انسانون نے بہت سا اختلاف کیا عقلین پریشان ہوگئین سب عقلا حیران ہوے
ہم مین سے نمرود بادشاہ ظالم پیدا ہوا جسنے ابراہیم خلیل اللہ کو آگ مین ڈالا ہماری قوم سے بخت نصر
ظاہر ہوا اوسنے بیت المقدس کو خراب کیا توریت کو جلا دیا سلیمان ابن داؤد اور تمام بنی اسرائیل
کو قتل کیا آل عدنان کو فرات کے کنارے سے جنگل اور پہاڑ کی طرف نکال دیا نہایت ظالم و
سفاک تھا کہ ہمیشہ خونریزی مین مشغول رہتا بادشاہ نے کہا اس احوال کو یہ آدمی کیونکر بیان کرتا
اس کہنے سے اسکو فائدہ نتھا بلکہ یہ سب اسکی ندامت ہی صاحب العزیمۃ نے کہا کہ عدل و انصاف
سے یہ بات بعید ہی کہ مناظرے کیوقت سب فضیلتین اپنی بیان کرے اور عیبون کو چھپاوے
توبہ اور عذر نکرے بعد اسکے بادشاہ نے پھر انسانون کی جماعت کیطرف دیکھا انمین سے ایک
شخص گندم رنگ دبلا پتلا داڑھی بڑی کمر مین زنار سرخ دھوتی باندھے ہوے نظر آیا وزیر سے
پوچھا یہ کون شخص ہی اوسنے کہا یہ ہندی جزیرۂ سراندیب مین رہتا ہی بادشاہ نے کہا اس سے
کہو یہ بھی کچھ اپنا احوال بیان کرے چنانچہ اوسنے بھی بادشاہ کے بموجب حکم کے کہا شکر ہی
واسطے اوسکے جسنے ہمارے لیے ملک وسیع اور ہنر عطا کیا کہ رات اور دن وہان ہمیشہ برابر ہی
سردی گرمی کی زیادتی کبھی نہین ہوتی آب و ہوا معتدل درخت اچھے ہرے گھاس وہان کی سب

دو دکھائین جواہرات کی شے انتہا سبزہ وہان کا یاگ لکڑی بیشکر سنگریزے وہان کے یاقوت و زبرجد حیوان موٹے تازے چنانچہ ہاتھی کہ سب حیوانون سے موٹا اور جسم مین بڑا ہی آدم کی بھی ابتدا ہی مین سے ہی اسیطرح تمام حیوانات کہ سبکی ابتدا خط استوا کے نیچے سے ہی ہمارے شہر سے انبیا اور حکیم بہت ظاہر ہوئے اللہ تعالی نے صنعتین عجیب وغریب ہمکو عطا کین نجوم وسحر وکہانت یہ سب علوم بخشے ہمارے ملک کے انسانون کو ہر ایک صنعت وخوبی مین سب سے بہتر کیا

صاحب العزیمہ نے کہا اگر تو اپنے خطبے مین یہ بھی داخل کرتا کہ پھر ہمنے جسم کو جلایا بتون کی پرستش کی زنا کی کثرت سے اولاد پیدا ہوئی ہم سب تباہ و روسیاہ ہوئے تو لائق انصاف کے ہوتا بعد اسکے بادشاہ نے ایک آدمی کو دیکھا قد لنبا زرد چادر اوڑھے ہوئے ہاتھ مین ایک کاغذ لکھا ہوا اوسکو دیکھتا اور آگے پیچھے ہلتا اور حرکت کرتا ہی وزیر سے پوچھا یہ کون شخص ہی اوسنے کہا یہ شخص عبرانی بنی اسرائیل کی قوم سے شام کا رہنے والا ہی فرمایا اس سے کہو کچھ باتین کرے وزیر نے اوسکی طرف اشارہ کیا اوسنے بموجب حکم کے خطبۂ طویل کہ حاصل اور خلاصہ اوسکا یہ ہی پڑھا شکر ہی واسطے اوس خالق کے جسنے تمام اولاد آدم مین بنی اسرائیل کو مرتبہ فضیلت کا دیا اور اونکی نسل سے موسی کلیم اللہ کو مرتبہ نبوت کا بخشا حمد وشکر ہی واسطے اوسکے جسنے ہمکو اپنے نبی کے تابع کیا اور ہمارے واسطے انواع واقسام کی نعمتین عطا کین صاحب العزیمہ نے کہا یہ کیون نہین کہتا ہی کہ ہمکو خدا نے اپنے غضب سے مسخ کرکے بندر اور ریچھ بنایا اور بت پرستی کے سبب ذلت وخرابی مین ڈالا بعد اسکے پھر بادشاہ نے انسانون کی جماعت کی طرف دیکھا ایک شخص لباس پشمینہ پہنے ہوئے نظر آیا کمر مین تسمہ بندھا ہاتھ مین انگیٹھی اوسمین لوبان جلاکر دھوان کرتا ہی اور الحان سے کچھ باواز بلند پڑھتا ہی وزیر سے پوچھا یہ کون شخص ہی اوسنے کہا یہ شخص سریانی حضرت عیسیٰ کی امت سے ہی فرمایا اس سے کہو کچھ باتین کرے سریانی نے بموجب حکم کے خطبہ کہ خلاصہ اوسکا یہ ہی پڑھا شکر ہی واسطے اوس خالق کے جسنے حضرت عیسیٰ کو بطن مریم سے بغیر باپ کے پیدا کرکے مرتبہ نبوت کا بخشا اور اوسی کے سبب بنی اسرائیل کو گناہون سے پاک کیا اور ہمکو اوسکے توابع اور لواحق سے بنایا ہمارے گروہ سے بہت سے عالم وعابد پیدا کیے دلون مین ہمارے رحمت ومہربانی اور رغبت عبادت عطا کی شکر ہی واسطے اوسکے

جسنے ہمکو ایسی نعمتین بخشین اوسکے سوا اور بھی فضیلتین بہم مین ہین کہ انکا ذکر ہمنے نہین کیا صاحب العزیمۃ نے کہا سچ ہی یہہ بھول گیا کہ ہمنے اوسکی عبادت کا حق ادا نکیا کافر ہوگئے صلیب کی پرستش کی اور سؤر کو قربانی کرکے اوسکا گوشت کھانے لگے خدا پر مکر و بہتان کیا بعد اسکے بادشاہ نے ایک آدمی کو دیکھا دبلا پتلا گندم رنگ تہبند باندھے چادر اوڑھے ہوے کھڑا ہی پوچھا یہ کون شخص ہی وزیر نے کہا یہہ قریشی مکے کا رہنے والا ہی کہا اُس سے کہو یہہ بھی کچھ اپنا احوال بیان کرے بموجب حکم کے اوسنے کہا شکر ہی واسطے اللہ کے جسنے ہمارے لیے نبی مرسل محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا اور ہمکو اوسکی امت مین داخل کیا قرآن کی تلاوت اور نماز پنجگانہ و روزہ رمضان و حج و زکوٰۃ کیواسطے فرمایا بہت سی فضیلتین اور نعمتین مثل لیلۃ القدر اور نماز جماعت اور علوم دین کے ہمکو بخشین اور بہشت مین داخل ہونے کا ہمسے وعدہ کیا شکر ہی واسطے اوسکے جسنے ہمکو ایسی نعمتین عطا کین انکے سوا اور بھی بہت سی فضیلتین ہم مین ہین جنکا بیان نہایت طول طویل ہی صاحب العزیمۃ نے کہا یہہ بھی کہہ کہ ہمنے پیغمبر کے بعد دین کو چھوڑ دیا منافق ہوگئے حب دنیا کیواسطے اماموں کو قتل کیا بادشاہ نے پھر انسانون کی جماعت کی طرف دیکھا ایک شخص سفید رنگ اصطرلاب اور رصد کے اسباب ہاتھہ مین لیے ہوے نظر آیا پوچھا یہ کون ہی وزیر نے کہا یہہ شخص رومی سرزمین یونان کا رہنے والا ہی بادشاہ نے کہا اس سے کہو یہہ بھی اپنا احوال بیان کرے چنانچہ اوسنے بھی بموجب حکم کے کہا حمد ہی واسطے اوسکے جسنے ہمکو اکثر مخلوقات پر فضیلت بخشی ہمارے ملک مین انواع واقسام کے میوے اور نعمتین پیدا کین اپنے فضل و احسان سے ہمکو علوم عجیب و صنائع غریب بخشے ہر ایک شی کی منفعت پہچاننا رصد بنا کر آسمان کا احوال جاننا ہیأت ہندسہ نجوم رمل طب منطق حکمت اسکے سوا اور بہت سے علوم ہمکو بتلائے صاحب العزیمۃ نے کہا ان علمون پر تم عبث فخر کرتے ہو اسواسطے کہ یہہ علوم تمنے اپنی دانائی سے نہین ایجاد کیے بلکہ بطلیموس کے زمانے مین علماے بنی اسرائیل سے سیکھہ لیے اور بعضے علوم ثامسطیوس کے وقت مین مصر کے عالمون سے اخذ کیے ہین بعد اسکے اپنے ملک مین رواج دیکر اب اپنی طرف نسبت کرتے ہو بادشاہ نے حکیم یونانی سے پوچھا کہ یہہ کیا کہتا ہی اوسنے کہا سچ ہی ہمنے اکثر علوم اگلے حکیمون سے حاصل کیے ہین جسطرح اب ہمسے اور لوگ سیکھتے ہین یہی کارخانہ دنیا کا ہی کہ ایک سے دوسرے کو فائدہ

پہونچتا ہی چنانچہ حکماء فارس نے نجوم و رصد کا علم ہند کے حکیمون سے اخذ کیا اسیطرح بنی اسرائیل کو سحر و طلسم کا علم سلیمان ابن داؤد سے پونہچا بعد اسکے آخر صف مین ایک آدمی نظر آیا بدن قوی بڑی بڑی داڑھی آفتاب کی طرف نہایت اعتقاد سے دیکھتا تھا بادشاہ نے پوچھا یہ کون ہی وزیر نے کہا یہ شخص خراسانی ہی کہا اس سے کہو کچھ یہ بھی اپنا احوال کہے چنانچہ اوسنے بھی بموجب حکم کے کہا شکر ہی واسطے اللہ کے جسنے ہمکو طرح طرح کی نعمتین اور بزرگیان بخشین ہمارے ملک کو کثرت آبادی مین سب ملکون سے بہتر کیا اور اپنے پیغمبرون کی زبانی ہماری تعریف کلام ربانی مین داخل کی چنانچہ کتنی آیتین قرآن کی ہماری فضیلت و بزرگی پر دلالت کرتی ہین غرض شکر ہی اوسکا جسنے ہمکو قوت ایمان کی سب انسانون سے زیادہ بخشی اسواسطے کہ ہم مین سے بعضے توریت و انجیل کو پڑھتے ہین گو کہ اوسکے مطلب کو نہین سمجھتے مگر حضرت موسی اور عیسی کی نبوت کو برحق جانتے ہین اور بعضے قرآن کو پڑھتے ہین اگرچہ اوسکے معنی نہین جانتے لیکن پیغمبر آخرالزمان کے دین کو دل سے قبول کرتے ہین ہمنے امام حسین کے غم مین لباس ماتمی پہنا اور مروانیون سے خون کا بدلا لیا اور اوسکے فضل سے امیدوار ہین کہ امام آخرالزمان کا ظہور ہمارے ہی ملک مین ہوگا بادشاہ نے حکیمون کیطرف دیکھکر فرمایا کہ اس آدمی نے جو اپنا فخر و مرتبہ بیان کیا تم اسکا کیا جواب دیتے ہو ایک حکیم نے کہا اگر یہ فاسق و فاجر و سنگدل نہوتے اور آفتاب و ماہتاب کی پرستش نکرتے تو واقعی یہ سب باتین موجب فخر کی ہوتین جب کہ سب انسان اپنا اپنا مرتبہ اور بزرگیان بیان کر چکے چوبدار نے پکار کر کہا صاحبو اب شام ہوئی رخصت ہو صبح کو پھر حاضر ہونا

یہ فصل بادشاہ شیر کے احوال مین

تیسرے دن جسوقت تمام حیوان و انسان بادشاہ کے روبرو صف باندھکر کھڑے ہوے بادشاہ نے سبکی طرف متوجہ ہوکر دیکھا گیدڑ سامنے نظر آیا پوچھا تو کون ہی اوسنے عرض کیا کہ حیوانون کا وکیل ہون بادشاہ نے کہا تجھکو کسنے بھیجا ہی اوسنے کہا مجھکو درندون کے بادشاہ ابوالحارث نے بھیجا ہی فرمایا وہ کس ملک مین رہتا اور رعیت اوسکی کون ہی کہا جنگل و بیابان مین رہتا ہی اور تمام وحوش و بہائم اوسکی رعیت ہین پوچھا اوسکے مددگار کون ہین

کہا چیتے پاڑھے ہرن خرگوش لومڑی بھیڑیے سب اوسکے یارومددگار ہین فرمایا اوسکی صورت اور سیرت بیان کر گیدڑ نے کہا وہ ڈیل ڈول مین سب حیوانون سے بڑا قوت مین زیادہ ہیبت وجلال مین سب سے برتر سینہ چوڑا کمر پتلی سر بڑا کلائیان مضبوط دانت اور چنگل سخت آواز بھاری صورت مہیب کوئی انسان وحیوان خوف سے سامنے نہین آسکتا ہر ایک بات مین درست کسی کام مین یار ومددگار کا محتاج نہین سخی ایسا کہ شکار کرکے سب حیوانات کو تقسیم کردیتا ہی اور آپ موافق احتیاج کے کھاتا ہی جبکہ دور سے روشنی دیکھتا ہی نزدیک جاکر کھڑا ہوتا ہی اوسوقت غصہ اوسکا فرو ہوجاتا ہی کسی عورت اور لڑکے کو نہین چھیڑتا آگ سے بہت خواہش ورغبت رکھتا ہی کسی سے ڈرتا نہین مگر چیونٹی سے کہ یہ اوسپر اور اوسکی اولاد پر غالب ہی جسطرح پشہ ہاتھی اور بیل پر اور مکھی آدمیون پر غالب ہی بادشاہ نے کہا وہ اپنی رعیت سے کیا سلوک کرتا ہی عرض کیا کہ وہ رعیت سے بہت سلوک ومراعات کرتا ہی بعد اسکے مین احوال اسکا مفصل بیان کرونگا

فصل ۱۹ ثعبان وتنین کے بیان مین

بعد اسکے بادشاہ نے دلمین بائین جو خیال کیا اچانک ایک آواز کان مین پونہچی دیکھا تو ملخ اپنے دونون بازوون کو حرکت دیتا اور بہت آواز باریک سے نغمہ سرائی کرتا ہی پوچھا تو کون ہی اور کہان سے آیا اوسنے کہا مین تمام کیڑون مکوڑون کا وکیل ہون مجکو اونکے بادشاہ نے بھیجا ہی پوچھا وہ کون ہی اور کہان رہتا ہی عرض کی کہ نام اوسکا ثعبان ہی بلند ٹیلون اور پہاڑون پر کرۂ زمہریر کے متصل رہتا ہی جہان ابروباران اور روئیدگی کچھہ نہین حیوان وہان شدت سرما سے ہلاک ہوجاتے ہین بادشاہ نے پوچھا اوسکی فوج ورعیت کون ہی اوسنے کہا تمام سانپ بچھو وغیرہ اوسکی فوج ورعیت ہین اور روی زمین پر ہر ایک مکان مین رہتے ہین پوچھا وہ اپنی فوج سے جدا ہوکر اتنی بلندی پر کیون جاکر رہا ہی کہا اسواسطے کہ اسکے منہ مین زہر ہوتا ہی اوسکی گرمی سے تمام بدن جلتا ہی وہان کرۂ زمہریر کی سردی سے خوش رہتا ہی بادشاہ نے کہا اوسکی صورت وسیرت بیان کر کہا صورت وسیرت اوسکی بعینہ مثل تنین کے ہی فرمایا تنین کے صفت کسکو معلوم ہین جو بیان کرے ملخ نے کہا دریائی جانورون کا وکیل مینڈک سامنے حضور کے حاضر ہی اس سے پوچھیے بادشاہ نے اوسکی طرف دیکھا

یہ دریا کے کنارے ایک ٹیلے پر کھڑا ہوا تسبیح و تہلیل مین مشغول تھا پوچھا تو کون ہی اوسنے کہا مین
دریائی جانورون کے بادشاہ کا وکیل ہون فرمایا اوسکا نام و نشان بیان کر کہا نام اوسکا تنین
ہی دریای شور مین رہتا ہی تمام دریائی جانور کچھوے مچھلی مینڈک نہنگ اوسکی رعیت ہین بادشاہ
نے کہا اوسکی شکل و صورت بیان کر اوسنے کہا وہ ڈیل ڈول مین سب دریائی جانورون سے بڑا
صورت عجیب شکل مہیب قد لنبا تمام دریا کے جانور اوس سے خوف کرتے ہین سر پر آنکھین روشن
منہ چوڑا دانت بہت جتنے دریائی جانور پاتا ہی بیشمار نگل جاتا ہی جبکہ بہت کھانے سے بدہضمی
ہوتی ہی اوسوقت کمان کیطرح خم ہوکر سر اور دم کے زور پر کھڑا ہوتا اور بیچ کے دھڑ کو پانی سے
نکال کر ہوا مین بلند کرتا ہی آفتاب کی حرارت سے اوسکے پیٹ کا کھانا ہضم ہو جاتا ہی اور بیشتر اس
حالت مین بیہوش بھی ہو جاتا ہی اوسوقت بادل جو دریا سے اوٹھتے ہین اوسکو لیکر خشکی مین ڈال
دیتے ہین پھر تو مر جاتا اور درندون کی غذا ہو جاتا ہی اور کبھی بادلون کے ساتھہ بلند ہوکر یاجوج ماجوج
کی حد مین جایا کرتا ہی اور چند روز اونکے کھانے مین آتا ہی غرض جتنے دریائی جانور ہین اوس سے
ڈرتے اور بھاگتے ہین یہ کسی سے نہین ڈرتا مگر ایک جانور چھوٹا پشے کے برابر ہی اوس سے نہایت
خوف کرتا ہی اسواسطے کہ وہ جسوقت اسکو کاٹتا ہی زہر اوسکا تمام بدن مین اوسکے اثر کر جاتا ہی آخر
مر جاتا ہی اور تمام دریائی جانور جمع ہوکر ایک مدت تک اسکا گوشت کھاتے ہین جسطرح اور چھوٹے
جانورون کو یہ کھاتا ہی اسیطرح وہ سب ملکر اسکو کھاتے ہین یہی حال شکاری جانورون اور طائرون کا
ہی گنجشک وغیرہ پشون اور چیٹون کو کھاتے ہین اور اونکو باشے و شاہین شکار کرتے ہین پھر باز
عقاب اور گدھ باشہ و شاہین کو شکار کرکے کھا جاتے ہین آخر کو جب وہ مرتے ہین تمام کیڑے
مکوڑے چھوٹے جانور اونکو کھاتے ہین یہی حال انسانون کا ہی کہ وہ سب ہرن پاڑھے بکری بھیڑ
اور طائرون کے گوشت کو کھاتے ہین جب کہ مر جاتے ہین قبر مین چھوٹے چھوٹے کیڑے اونکے
جسم کو کھاتے ہین تمام جہان کا یہی حال ہی کبھی بڑے حیوان چھوٹے حیوانون کو کھاتے ہین اور
کبھی چھوٹے حیوان بڑے حیوانون پر دانت مارتے ہین اسیواسطے حکیمون نے کہا ہی کہ ایک کے
مر جانے سے دوسرے کی بہتری ہو جاتی ہی چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَتِلْكَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُہَا
بَیْنَ النَّاسِ وَلِیَعْلَمَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَیَتَّخِذَ مِنْکُمْ شُہَدَآءَ وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ

یعنی نوبت بنوبت پھیرتے ہین ہم زمانے کو آدمیون مین اور تاکہ جانے اللہ اون لوگون کو کہ ایمان
لائے ہین اور لے تم مین سے گواہ اور اللہ دوست نہین رکھتا ہی ظالمون کو   بعد اسکے کہا میںنے
سنا ہی کہ سب آدمی گمان کرتے ہین کہ ہم مالک اور تمام حیوان ہمارے غلام ہین میںنے جو حیوانون
کا احوال بیان کیا اس سے کیون نہین دریافت کرتے کہ سب حیوانات مساوی ہین کچھ فرق
نہین کبھی تو کھاتے ہین اور کبھی آپ دوسرون کی غذا ہو جاتے ہین معلوم نہین کہ حیوانون پر کس
چیز سے فخر کرتے ہین حال آنکہ جو حال ہمارا ہی وہی حال انکا ہی کیونکہ نیکی اور بدی بعد مرنے کے
ظاہر ہوتی ہی مٹی مین سب ملجاوین گے آخر خدا کیطرف رجوع کرین گے   بعد اسکے بادشاہ سے
کہا کہ انسان جو یہ دعوی کرتے ہین کہ ہم مالک اور سب حیوان غلام ہین اس مکر و بہتان سے انکے
سخت تعجب ہی بہت جاہل ہین کہ ایسی بات خلاف قیاس کہتے ہین مین حیران ہون کہ وہ کیونکر
یہ تجویز کرتے ہین کہ سب درند چرند شکاری جانور اژدہے نہنگ سانپ بچھو انکے غلام ہین نہین یہ
جانتے کہ اگر درندہ جنگل سے اور پہاڑی جانور پہاڑون سے اور نہنگ دریا سے نکل کر ان پر حملہ
کرین کوئی انسان باقی نرہے اور انکے ملک مین آکر سبکو تباہ کردین ایک آدمی جیتا نہ بچے غنیمت
نہین جانتے اور اسکا شکر نہین کرتے ہین کہ خدا نے انکے ملک سے ان سب حیوانون کو دور رکھا
ہی مگر یہ بیچارے حیوان جو انکے یہان گرفتار ہین رات دن انکو عذاب مین رکھتے ہین اسی سبب غرور
مین آگئے ہین کہ بغیر دلیل و حجت کے ایسا دعوی بے معنی کرتے ہین   بعد اسکے بادشاہ نے سامنے
دیکھا طوطا ایک درخت کی شاخ پر بیٹھا ہوا ہر ایک کی باتین سنتا تھا پوچھا تو کون ہی   اوسنے کہا
مین شکاری جانورون کا وکیل ہون مجکو انکے بادشاہ عنقا نے بھیجا ہی۔ بادشاہ نے کہا وہ کہان رہتا
ہی   اوسنے عرض کیا کہ دریای شور کے جزیرون مین بلند پہاڑون پر رہتا ہی وہان کسی بشر کا گذر
نہین ہوتا اور کوئی جہاز بھی وہان تک نہین جاسکتا فرمایا اوس جزیرے کا احوال بیان کر   اوسنے
کہا زمین وہانکی بہت اچھی ہی آب و ہوا معتدل چشمے خوشگوار انواع و اقسام کے درخت میوہ دار
حیوانات طرح طرح کے بیشمار بادشاہ نے کہا عنقا کی شکل و صورت بیان کر   کہا وہ ڈیل ڈول
مین سب طائرون سے بڑا ہی اوڑنے مین قوی پنجے اور منقار سخت باز و نہایت چوڑے جسکے
جسوقت انکو ہوا مین حرکت دیتا ہی جہاز کے سے بادبان معلوم ہوتے ہین دُم لمبی اُڑنے کے

وقت حرکت کے زور سے پہاڑ ہل جاتا ہی ہاتھی گینڈے وغیرہ بڑے بڑے جانورون کو زمین سے
اوٹھا لیجاتا ہی بادشاہ نے کہا خصلت اوسکی بیان کر کہا خصلت اوسکی بہت اچھی ہی اور کسی وقت
مین بیان کرونگا بعد اسکے بادشاہ نے انسانون کی جماعت کیطرف دیکھا یہ ستّر آدمی انواع و
اقسام کی شکلین طرح طرح کے لباس پہنے ہوے کھڑے تھے انسے کہا حیوانون نے جو کچھ بیان کیا
اسکے جواب مین تامل و فکر کرو پھر پوچھا کہ تمھارا بادشاہ کون ہی اونھون نے جواب دیا ہمارے بادشاہ
بہت سے ہین اور ہر ایک اپنے ملک مین فوج و رعیت لیے ہوے رہتا ہی بادشاہ نے پوچھا اسکا
کیا سبب کہ حیوانون مین باوجود کثرت کے ایک بادشاہ ہوتا ہی اور تم مین باوجود قلت کے بہت سے
بادشاہ ہین انسانون کی جماعت سے عراقی نے جواب دیا کہ آدمی بہت سی احتیاج رکھتے ہین حالات
انکے مختلف ہین اسواسطے بہت بادشاہ انکے لیے چاہیین حیوانون کا یہ طور اسلوب نہین ہی اور انمین
بادشاہ وہی ہوتا ہی کہ ڈیل ڈول مین بڑا ہو انسانون مین بیشتر بالعکس اسکے ہی کیونکہ اکثر انمین بادشاہ
دبلے پتلے منحنی ہوتے ہین اسواسطے کہ بادشاہون سے غرض یہی ہی کہ عادل و منصف اور رعیت پرور
ہون ہر ایک کے حال پر شفقت و مہربانی کرین اور انسانون مین بادشاہی نوکرون کے فرقے بھی
بہت ہوتے ہین بعضے تو سپاہی ہتیار بند ہین کہ جو دشمن بادشاہ کا ہوتا ہی اوسکو دفع کرتے ہین چور
دغاباز اچکّے جیب کترے انکے سبب شہرون مین فتنہ و فساد نہین کرنے پاتے اور بعضے وزیر دیوان
و منشی ہوتے ہین جنکے سبب ملک مین بندوبست رہتا ہی اور فوج کیواسطے خزانہ جمع ہوتا ہی بعضے وہ
ہین کہ زراعت و کاشتکاری سے غلہ پیدا کرتے ہین بعضے قاضی اور مفتی ہین کہ خلائق مین شریعت کے
احکام جاری کرتے ہین اسواسطے کہ بادشاہون کو دین و شریعت بھی ضرور ہی کہ رعیت گمراہ نہو اور
کتنے سوداگر اور اہل حرفہ ہین کہ ہر ایک دیار مین خرید و فروخت کا معاملہ کرتے ہین اور بعضے فقط خدمت
کے لیے مخصوص ہین جسطرح غلام و خدمتگار ہوتے ہین اسیطرح اور بھی بہت سے فرقے ہین کہ
وہ بادشاہون کیواسطے نہایت ضرور ہین کہ بغیر انکے کاروبار موقوف ہوتا ہی اسیواسطے انسانون کو بہت
سے سردار چاہیین کہ ہر ایک شہر مین اپنے اپنے گروہ کے انتظام و بندوبست مین مصروف رہین کسی
طرح کا خلل نہونے پاوے اور یہ نہین ہو سکتا ہی کہ ایک بادشاہ تمام انسانون کا بندوبست کرے
اسواسطے کہ تمام ہفت اقلیم مین بہت سے ملک واقع ہین ہر ایک ملک مین ہزارون شہر آباد ہین جنمین

لاکھون خلقت رہتی ہی ہر ایک کی زبان مختلف مذہب جدا ممکن نہین کہ ایک آدمی سب ملکونکا بندوبست کر سکے اسیواسطے اللہ تعالی نے انکے لیے بہت سے بادشاہ مقرر کیے ہین اور یہ سب سلاطین روی زمین پر خدا کے نائب کہلاتے ہین کہ خدا نے انکو ملک کا مالک اور اپنے بندون کا سردار کیا ہی کہ ملک کی آبادی مین مشغول رہین اور اوسکے بندون کی قرار واقعی محافظت کرین ہر ایک کے حال پر شفقت و مہربانی رکھین خلق مین احکام عدالت کے جاری کرین جس چیز کو خدا نے منع کیا ہی اوس سے خلائق کو باز رکھین اور حقیقت مین سبکا نگہبان وہی ہی کہ ہر ایک کو پیدا کرتا اور رزق دیتا ہی

فصل ۲۰ مکھیون کے سردار کے احوال مین

انسان جسوقت اپنے کلام سے فارغ ہوا بادشاہ نے حیوانون کیطرف خیال کیا ناگاہ ایک مہین آواز کان مین پونہچی دیکھا تو مکھیون کا سردار یعسوب سامنے اوڑتا اور خدا کی تسبیح و تہلیل مین نغمہ سرائی کرتا ہی پوچھا تو کون ہی اوسنے کہا مین حشرات الارض کا بادشاہ ہون فرمایا تو آپ کیون آیا جسطرح اور حیوانون نے اپنے قاصد اور وکیل بھیجے تو نے اپنی رعیت اور فوج سے کسیکو کیون نہ بھیجا اوسنے کہا مینے اونکے حال پر شفقت اور مہربانی کی تا کسیکو کچھہ تکلیف نہ پونہچے بادشاہ نے کہا یہ وصف اور کسی حیوان مین نہین ہی تجہین کیونکر ہوا کہا مجکو اللہ تعالی نے اپنی عنایت و رحمت سے یہ وصف عطا کیا اسکے سوا اور بھی بہت سی خوبیان اور بزرگیان بخشی ہین بادشاہ نے کہا بزرگیان اپنی بیان کر کہ ہم بھی معلوم کرین اوسنے کہا اللہ تعالی نے مجکو اور میرے جد و آبا کو بہت سی نعمتین بخشین کسی حیوان کو اسمین شریک نہین کیا چنانچہ ملک و نبوت کا مرتبہ ہمکو بخشا اور ہمارے جد و آبا کو نسل در نسل اسکا ورثہ پونہچایا یہ دو نعمتین اور کسی حیوان کو نہین دین اسکے سوا اللہ تعالی نے ہمکو علم ہندسہ اور بہت سی صنعتین سکھائین کہ اپنے مکانون کو نہایت خوبی سے بناتے ہین تمام جہان کے پھل اور پھول ہمپر حلال کیے بی خلش کھاتے ہین ہمارے لعاب سے شہد پیدا کیا کہ جس سے تمام انسانون کو شفا حاصل ہوتی ہی اس مرتبے پر ہمارے آیات قرآنی ناطق ہین اور ہماری صورت و سیرت اللہ تعالی کی صنعت و قدرت پر عاقلون کیواسطے دلیل ہی کیونکہ خلقت ہماری نہایت لطیف ہی اور صورت بہت عجیب ہی اسواسطے کہ اللہ تعالی نے ہمارے جسم مین تین جوڑ رکھے ہین بیچ کے جوڑ کو مربع کیا نیچے کے دھڑ کو لنبا

سر کو مدور بنایا چار ہاتھ پاؤن مانند اضلاع شکل مسدس کے نہایت خوبی سے مناسب مقدار کے
بنائے جنکے سبب نشست و برخاست کرتے ہین اور گھر اپنے اس خوش اسلوبی سے بناتے ہین
کہ ہوا اونمین ہرگز نہین جاسکتی کہ جسکے باعث ہمکو یا ہمارے بچون کو تکلیف پونہچے ہاتھ پاؤن کی
قوت سے درخت کے پھل پتے پھول جو کچھہ پاتے ہین اپنے مکانون مین جمع کر رکھتے ہین شانون
پر چار بازو بنائے جنکے باعث اوڑتے ہین اور ہمارے ڈنک مین کچھہ زہر بھی پیدا کیا ہی کہ اسکے
سبب دشمنون کی شر سے محفوظ رہتے ہین اور گردن پتلی بنائی کہ داہنے بائین سر کو بخوبی پھیرتے
ہین اور اوسکے دونون طرف دو آنکھین روشن عطا کی ہین کہ اونکی روشنی سے ہر ایک چیز کو دیکھتے
ہین اور منہ بھی بنایا ہی کہ جس سے کھانے کی لذت جانتے ہین دو ہونٹھہ بھی دیے جنکے سبب کھانے
کی چیزین جمع کرتے ہین اور ہمارے پیٹ مین قوت ہاضمہ ایسی بخشی ہی کہ وہ رطوبات کو شہد کر دیتی ہی
اور یہی شہد واسطے ہمارے اور اولاد کے غذا ہی جسطرح چار پاؤن کی پستان مین قوت دی ہی کہ
اوسکے سبب خون مستحیل ہوکر دودھہ ہوجاتا ہی غرضکہ یہ نعمتین اللہ تعالی نے ہمکو عطا کی ہین اسکا شکر
کہان تک کرین اسیواسطے سینے رعیت کے حال پر شفقت و مہربانی کرکے اپنے اوپر تکلیف روا رکھی
اونمین سے کسیکو نہ بھیجا جسوقت یعسوب اپنے کلام سے فارغ ہوا بادشاہ نے کہا آفرین صد آفرین
تو نہایت فصیح و بلیغ ہی سچ ہی کہ تیرے سوا یہ نعمتین اللہ تعالی نے کسی حیوان کو نہین بخشین بعد
اسکے پوچھا تیری رعیت و سپاہ کہان ہی اوسنے کہا ٹیلے پہاڑ درخت پر جہان سبھیتا پاتے رہتے ہین
اور بعضے آدمیون کے ملک مین جاکر اونکے گھرون مین سکونت اختیار کرتے ہین بادشاہ نے
پوچھا اونکے ہاتھہ سے کیونکر سلامت رہتے ہین کہا بیشتر اونسے چھپ کر اپنے تئین بچاتے ہین مگر
کبھی جو وہ قابو پاتے ہین تکلیف دیتے ہین بلکہ اکثر چھتون کو توڑکر بچون کو مار ڈالتے ہین اور شہد نکالکر
آپ ہمین کھا لیتے ہین بادشاہ نے پوچھا پھر تم اس ظلم پر اونکے کیونکر صبر کرتے ہو اوسنے کہا ہم یہ ظلم
سب اپنے اوپر گوارا کرتے ہین اور کبھی عاجز ہوکر اونکے ملک سے نکل جاتے ہین اوسوقت وہ صلح
کیواسطے بہت حیلے پیش کرتے ہین طرح طرح کی بخات عطر و خوشبو وغیرہ بھیجتے ہین طبل اور دف بجاتے
ہین غرض کہ انواع و اقسام کے تحفے تحائف دیکر ہمکو راضی کرتے ہین ہمارے مزاج مین شر و فساد نہین
ہی ہم بھی انسے صلح کر لیتے ہین انکے یہان پھر چلے آتے ہین جسپر بھی ہمسے راضی نہین ہین بغیر

دلیل وحجت کے دعوی کرتے ہین کہ ہم مالک یہ غلام ہین

فصل ۱۲ جنونکی اپنے بادشاہون اور سردارونکی اطاعت کے بیان مین

بعد اسکے یعسوب نے بادشاہ سے پوچھا کہ جن اپنے بادشاہ و رئیس کی اطاعت کسطرح کرتے ہین
اس احوال کو بیان کیجیے بادشاہ نے کہا یہ سب اپنے سردار کی اطاعت و فرمان برداری بخوبی
کرتے ہین اور بادشاہ جو حکم کرتا ہی اوسکو بجالاتے ہین یعسوب نے کہا اسکو مفصل بیان کیجیے
بادشاہ نے کہا جنون کی قوم مین نیک و بد اور مسلمان و کافر ہوتے ہین جسطرح انسانونمین ہین جو کہ نیک ہین
وہ اپنے رئیس کی اطاعت و فرمان برداری اسقدر کرتے ہین کہ آدمیون سے بھی نہین ہوسکتی اسواسطے
کہ اطاعت و فرمان برداری جنات کی مثل ستارون کے ہی کیونکہ آفتاب انمین بمنزلہ بادشاہ کے ہی
اور سب ستارے بجای فوج و رعیت کے ہین چنانچہ مریخ سپہ سالار مشتری قاضی زحل خزانچی
عطارد وزیر زہرہ حرم ماہتاب ولیعہد ہی اور ستارے گویا فوج و رعیت ہین اسواسطے کہ سب آفتاب
کے تابع ہین اوسکی حرکت سے حرکت کرتے ہین وہ جو ٹھہر رہتا ہی سب متوقف ہوجاتے ہین اپنے
معمول و حد سے تجاوز نہین کرتے یعسوب نے پوچھا کہ ستارون نے یہ خوبی اطاعت و انتظام
کی کہان سے حاصل کی بادشاہ نے کہا یہ فیض انکو فرشتون سے حاصل ہی کہ وہ سب اللہ تعالی کی
فوج ہین اور اوسکی اطاعت کرتے ہین یعسوب نے کہا فرشتون کی اطاعت کسطور پر ہی کہا
جسطرح حواس خمسہ نفس ناطقہ کی اطاعت کرتے ہین تہذیب و تادیب کے محتاج نہین یعسوب
نے کہا اسکو مفصل فرمائیے بادشاہ نے کہا کہ حواس خمسہ نفس ناطقہ کیواسطے محسوسات کی دریافت
معلوم کرتے ہین محتاج امر و نہی کے نہین ہین جس شی کے دریافت کرنے کے لیے وہ متوجہ ہوتا ہی
وہ بلا تامل و بلا تاخیر اوسکو دوسری شی سے ممتاز کرکے نفس ناطقہ کو پہنچا دیتے ہین اسیطرح فرشتے خدا
کی اطاعت و فرمان برداری مین مصروف رہتے ہین جو حکم ہوتا ہی اوسکو فی الفور بجالاتے ہین اور
جنون مین جو کہ بدذات اور کافر ہین ہر چند کہ قرار واقعی بادشاہ کی اطاعت نہین کرتے مگر وہ بھی
بدذات انسانون سے بہتر ہین اسواسطے کہ بعضے جنون نے باوجود کفر اور گمراہی کے سلیمان ع کی
اطاعت مین قصور نکیا ہر چند کہ انھون نے عمل کے زور سے بہت رنج و مصیبتین پہنچائین پر یہ

اونکی فرمان برداری مین ثابت قدم رہے اور جو کبھی کوئی آدمی کسی ویرانے یا جنگل مین جن کے خوف سے
کچھ دعا اور کلام پڑھتا ہی جب تک اوس مکان مین رہتا ہی کسی طرح کا رنج اوسکو نہین دیتے اگر
بسبب اتفاق کوئی جن کسی مرد یا عورت پر مسلط ہوا اور کسی عامل نے وہان اوسکی رہائی کیواسطے
جنون کے رئیس کی حاضرات اور دعوت کی فی الفور بھاگ جاتے ہین اسکے سوا انکے حسن اطاعت
پر یہ دلیل ہی کہ ایک بار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کسی مکان مین قرآن پڑھتے تھے وہان جنون
کا گذر ہوا سنتے ہی سب کے سب مسلمان ہوے اور اپنی قوم مین جاکر کتنون کو اسلام کی دعوت
کرکے نعمت ایمان سے بہرہ اندوز کیا چنانچہ چند آیات قرآنی اس مقدمے پر ناطق ہین انسان
انکے برعکس ہین طبیعتون مین انکی شرک و نفاق بھرا ہی سراسر متکبر و مغرور ہوتے ہین بیشتر اخذ منفعت کے
واسطے طریق ہدایت سے منحرف ہوکر مشرک و مرتد ہو جاتے ہین ہمیشہ روی زمین پر قتال و جدال مین
مصروف رہتے ہین بلکہ اپنے پیغمبرون کی بھی اطاعت نہین کرتے باوجود معجزے اور کرامت کے
صاف منکر ہو جاتے ہین اگر کبھی ظاہر مین اطاعت کرتے ہین پر دل انکا شرک و نفاق سے خالی نہین
ہی ازبسکہ جاہل و گمراہ ہین کسی بات کو نہین سمجھتے جسپر بھی یہ دعوی ہی کہ ہم مالک اور سب ہمارے
غلام ہین انسانون نے جو دیکھا کہ بادشاہ مکھیون کے رئیس سے ہمکلام ہو رہا ہی کہنے لگے
نہایت تعجب ہی کہ بادشاہ کے نزدیک حشرات الارض کے رئیس کا یہ رتبہ ہی کہ کسی حیوان کا نہین
جنون کی قوم سے ایک حکیم نے کہا اس بات کا تم تعجب نکرو اسواسطے کہ یعسوب مکھیون کا سردار اگرچہ
جسم مین چھوٹا اور منحنی ہی لیکن نہایت عاقل و دانا اور تمام حشرات الارض کا رئیس و خطیب ہی جتنے
حیوان ہین سبکو ریاست و سلطنت کے احکام تعلیم کرتا ہی اور بادشاہون کا یہی معمول ہی کہ اپنے
ہمجنسون سے جو کہ سلطنت و ریاست مین شریک ہین ہمکلام ہوتے ہین اگرچہ وہ شکل و صورت مین مخالف
ہوویں یہ خیال اپنے دل مین نہ لاؤ کہ بادشاہ کسی غرض مطلب کیواسطے انکی طرفداری و رعایت کرتا ہی
القصہ بادشاہ نے انسانون کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ حیوانون نے تمھارے ظلم کا جو کچھ شکوہ بیان
کیا سب تمنے سنا اور تمنے جو دعوی کیا اسکا بھی جواب انھون نے دیا اب جو کچھ تمکو کہنا باقی ہو اوسکو
بیان کرو آدمیون کے وکیل نے کہا کہ ہم مین بہت خوبیان اور بزرگیان ہین کہ وہ ہمارے صدق
دعوی پر دلالت کرتی ہین بادشاہ نے کہا اونھین بیان کرو رومی نے کہا کہ ہم بہت سے علوم اور

صنعتین جانتے ہین دانائی اور تدبیرین سب حیوانون سے غالب ہین دنیا اور آخرت کے امور بخوبی
سرانجام کرتے ہین اس سے یہ معلوم ہوا کہ ہم مالک اور حیوان ہمارے غلام ہین بادشاہ نے
حیوانون سے کہا اسنے جو اپنی فضیلتین بیان کین تم اسکا جواب کیا دیتے ہو حیوانون کی جماعت
نے یہ بات سنکر سر جھکا لیا کسینے کچھ جواب ندیا مگر بعد ایک گھڑی کے مکھیون کے وکیل نے کہا کہ یہ
آدمی گمان کرتا ہی کہ ہم بہت علوم اور تدبیرین جانتے ہین جسکے سبب ہم مالک اور حیوان ہمارے
غلام ہین اگر آدمی فکر و تامل کرین تو معلوم ہو کہ ہم اپنے امور مین کس طور پر انتظام و بندوبست کرتے
ہین دانائی و فکر مین انسے غالب ہین علم ہندسہ مین یہ مہارت رکھتے ہین کہ بغیر مسطر اور پرگار کے
انواع و اقسام کے دائرے اور شکلین مثلث اور مربع کھینچتے ہین اپنے گھرون مین طرح طرح کے
زاوئے بناتے ہین سلطنت و ریاست کے قاعدے آدمیون نے بھی ہمسے سیکھے اسواسطے کہ ہم اپنے
یہان دربان اور چوکیدار متعین کرتے ہین کہ ہمارے بادشاہ کے سامنے بغیر حکم کے کوئی آنے نہین پاتا
درختون کے پتون سے شہد نکال کر جمع کرتے ہین اور فراغت سے اپنے گھرون مین بیٹھکر بال
بچون کے ساتھہ کھاتے ہین جو کچھہ ہمارا جھوٹھا بچ رہتا ہی یہ سب آدمی اوسکو نکال کر اپنے تصرف
مین لاتے ہین یہ ہنر ہمکو کسینے تعلیم نہین کیے مگر اللہ کیطرف سے ہمکو الہام ہوتا ہی کہ بغیر مدد اور
اعانت استاد کے ہم اتنے ہنر جانتے ہین اگر انسانون کو یہ گھمنڈ ہی کہ ہم مالک اور حیوان ہمارے
غلام ہین تو ہمارا جھوٹھا کیون کھاتے ہین بادشاہون کا یہ طریق نہین ہی کہ غلامون کا جھوٹھا
کھاوین اور یہ اکثر امور مین ہمارے محتاج رہتے ہین ہم کسی امر مین انسے احتیاج نہین رکھتے پس
دعوی بے دلیل انکو نہین پہونچتا ہی اگر چیونٹی کے احوال پر آدمی نگاہ کرے کہ باوجود چھوٹے
جسم کے کیونکر زمین کے نیچے طرح طرح کے مکان پیچدار بناتی ہی کیسی ہی سیلابی ہو پانی اونمین ہرگز
نہین جاتا اور کھانے کے لیے غلہ جمع کر رکھتی ہی اگر کبھی اوسمین سے کچھہ بھیگ جاتا ہی نکال کر دھوپ
مین سکھاتی ہی جن دانون مین احتمال جمنے کا ہوتا ہی اونکے چھلکے دور کرکے دو ٹکڑے کر ڈالتی ہی
گرمیون مین بہت چیونٹیان قافلے کے قافلے جمع ہوکر قوت کیواسطے ہر ایک طرف جاتی ہین اگر کسی
چیونٹی کو کہین کچھہ نظر آیا اور گرانی کے سبب اوٹھہ نسکا تھوڑا اوسمین سے لیکر اپنے مجمع مین آکر خبر
کرتی ہی انمین جو لگے بڑھتی ہی وہ اوس چیز سے کچھہ تھوڑا پہچان کیواسطے لیکر وہان جا پہونچتی ہی

پھر سب جمع ہوکر کس محنت و مشقت سے اوسکو اوٹھا لاتی ہین اگر کسی چیونٹی نے محنت مین سستی کی اوسکو
مار کر نکال دیتی ہین پس اگر یہ آدمی تامل کرے تو معلوم ہو کہ چیونٹیان کیسا علم و شعور رکھتی ہین اسیطرح
ٹڈی جبکہ فصل ربیع مین کھا پی کر موٹی ہوتی ہی کسی نرم زمین مین جا کر گڑھا کھود کر انڈا دیتی ہی اور اوسکو
مٹی سے چھپا کر آپ اوڑ جاتی ہی جب اوسکی موت کا وقت آتا ہی طائر کھا جاتے ہین یا گرمی سردی
کی کثرت سے آپ ہلاک ہو جاتی ہی دوسرے برس پھر فصل ربیع مین جن دنون ہوا معتدل ہوتی ہی
اوس انڈے سے ایک چھوٹا بچہ کیڑے کے مانند پیدا ہو کر زمین پر چلتا اور گھاس چرتا ہی جسوقت پر
اوسکے نکلتے ہین اور کھا پی کر موٹا ہوتا ہی یہ بھی دستور سابق انڈا دیکر زمین مین چھپا دیتا ہی غرض اسی
طور سال بسال بچے پیدا ہوتے ہین اسیطرح ریشم کے کیڑے کہ بیشتر پہاڑون کے درختون پر
خصوصا توت کے درخت پر رہتے ہین ایام بہار مین جبکہ خوب موٹے ہوتے ہین اپنے لعاب کو درخت
پر تنکر بآرام تمام اوسمین سوتے ہین جسوقت جاگتے ہین اوسی جال مین انڈے دیکر آپ نکل جاتے ہین اونکو
تو طائر کھا لیتے ہین یا آپ خود بخود گرمی یا سردی سے مرجاتے ہین اور انڈے سال بھر بحفاظت اوسمین
رہتے ہین دوسرے سال انہین سے بچے پیدا ہو کر درخت پر چلتے پھرتے ہین جب یہ تازے
اور توانا ہوتے ہین اوسی طور انڈے دیکر بچے پیدا کرتے ہین اور بھڑین بھی دیوارون اور درختون پر
چھتے بنا کر اونمین انڈے بچے دیتی ہین مگر یہ کھانے کے واسطے کچھ جمع نہین کرتی ہین روز روز اپنی قوت
ڈھونڈھ لیتی ہین اور جاڑے کے دنون مین غارون یا گڑھون مین چھپکر مرجاتی ہین پوست اونکا
تمام جاڑون بھر وہان پڑا رہتا ہی ہرگز سڑتا گلتا نہین پھر فصل ربیع مین خدا کی قدرت سے اونمین
روح آجاتی ہی بدستور اپنے اپنے گھر بنا کر انڈے بچے پیدا کرتی ہین غرض اسیطرح تمام حشرات الارض
اپنے بچون کو پیدا کرکے پرورش کرتے ہین فقط شفقت و مہربانی سے یہ نہین کہ اونسے کچھ خدمت
کی توقع رکھتے ہین بخلاف آدمیون کے کہ وہ اپنی اولاد سے نیکی اور احسان کے امیدوار رہتے ہین
سخاوت اور جود کہ شیوہ بزرگون کا ہی ہرگز انہین نہین پھر کس چیز سے ہمسر فخر کرتے ہین اور کبھی مچھر
ڈانس وغیرہ کہ انڈے دیتے اور اپنے بچون کی پرورش کرتے اور گھر بناتے ہین صرف اپنے فائدے
کیواسطے نہین بلکہ اس لیے کہ بعد انکے مرنے کے اور کیڑے آکر آرام پاوین کیونکہ اونمین سے ہر ایک کو
اپنی موت کا یقین کامل حاصل ہی جبکہ موت کے دن پورے ہوتے ہین رضامندی اور خوشی سے خود فنا

ہوجاتے ہین اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے پھر دوسرے سال پیدا کرتا ہی غرض کہ کسی حال مین اسکا انکار نہین کرتے جسطرح بعضے آدمی بعث و قیامت سے منکر ہین اگر آدمی ان حیوانون کا احوال معلوم کرین کہ یہ اپنی معاش اور معاد مین ہم سے زیادہ بہتر ہین جانتے ہین یہ فخر نکرین کہ ہم مالک اور حیوان ہمارے غلام ہین

فصل ۲۲ انسان اور ہزار داستان اور گیدڑ کے مناظرے مین

جس گھڑی مکھیون کا وکیل اس کلام سے فارغ ہوا جنون کے بادشاہ نے نہایت خوش ہوکر اوسکی تعریف کی اور انسانون کی جماعت کیطرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ اسنے جو کہا سب سنا تمنے اب تمھارے نزدیک کوئی جواب باقی ہی انمین سے ایک شخص اعرابی نے کہا کہ ہم مین بہت سی فضیلتین اور نیک خصلتین ہین جنسے دعوی ہمارا ثابت ہوتا ہی بادشاہ نے کہا انھین بیان کرو کہا کہ زندگی ہماری بہت عیش سے گذرتی ہی انواع و اقسام کی نعمتین کھانے پینے کی ہمکو میسر ہین حیوانون کو وہ نظر بھی نہین آتین میوون کا مغز اور گودا ہمارے کھانے مین آتا ہی پوست اور گٹھلی یہ کھاتے ہین اسکے سوا طرح طرح کے کھانے شیرمال باقرخانی گاوزبان گاودیدہ کلیچے مطنجن زیربریان مزعفر شیربرنج کباب قورما بورانی فرنی دودھ دہی گھی قسم قسم کی مٹھائی حلوا سوہن جلیبی لڈو پیڑے برفی امرتی لوزیات وغیرہ کھاتے ہین تفریح طبع کیواسطے ناچ رنگ ہنسی چہل قصے کہانی میسر ہین لباس فاخرہ اور زیور طرح طرح کے پہنتے ہین نمد قالین چاندنی جاجم اور بہت سے فرش فروش بچھاتے ہین حیوانون کو یہ سامان کہان میسر ہین ہمیشہ جنگل کی گھاس کھاتے ہین اور رات دن تنگ دھڑنگ غلامون کیطرح محنت اور مشقت مین رہتے ہین یہ سب چیزین دلیل ہین اسپر کہ ہم مالک اور یہ غلام ہین طائرون کا وکیل ہزار داستان سامنے شاخ درخت پر بیٹھا تھا اوسنے بادشاہ سے کہا کہ یہ آدمی جو اپنے انواع و اقسام کے کھانے پینے پر افتخار کرتا ہی یہ نہین جانتا کہ حقیقت مین انکے واسطے یہ بہت رنج و عذاب ہی بادشاہ نے کہا یہ کیونکر ہی اسے بیان کر کہا اسواسطے کہ اس آرام کے لیے بہت محنتین اور رنج اوٹھاتے ہین زمین کھودنا ہل جوتنا پل کھینچنا پانی بھرنا اناج بونا کاٹنا تولنا پیسنا تنور مین آگ جلانا پکانا گوشت کے واسطے قصائیون سے جھگڑنا بنیون سے حساب کتاب کرنا مال جمع کرنے کے لیے محنتین اوٹھانا علم و ہنر سیکھنا بدن کو رنج دینا دور دور ملکون مین جانا دو دو پیسون کیواسطے امیرون کے سامنے ہاتھ باندھکر کھڑے ہونا غرض اس جد و کد سے مال و اسباب

جمع کرتے ہین بعد مرنے کے وہ غیرون کے حصے مین آتا ہی اگر وجہ حلال سے پیدا کیا ہی تو اوسکا
حساب و کتاب ہی نہین تو عذاب و عقاب او ہم اس رنج و عذاب سے محفوظ رہتے ہین کیونکہ غذا
ہماری فقط گھاس پات ہی جو چیز زمین سے پیدا ہوتی ہی سنے محنت و مشقت اوسکو اپنے تصرف مین
لاتے ہین انواع و اقسام کے پھل اور میوے کہ اللہ تعالی نے اپنی قدرت سے ہمارے واسطے
پیدا کیے ہین کھاتے ہین او ہمیشہ اوسکا شکر کرتے ہین فکر و تلاش کھانے پینے کی ہمارے دل مین
کبھی نہین آتی جہان جاتے ہین فضل الہی سے سب کچھہ میسر ہو جاتا ہی اور یہ ہمیشہ قوت کی فکر مین
غلطان اور پیچان رہتے ہین اور طرح طرح کے کھانے جو یہ کھاتے ہین ویسے ہی رنج و عذاب
اوٹھاتے ہین امراض مزمنہ مین مبتلا رہتے ہین بخار درد سر ہیضہ سرسام فالج لقوہ جوڑی کھانسی یرقان
تپ دق پھوڑا پھنسی کھجلی داد خناز یر پیچش اسہال آتشک سوزاک فیل پا انکو اسا غرض اقسام اقسام کی
بیماریان انکو عارض ہوتی ہین دوا دارو کے لیے طبیبون کے یہان دوڑے پھرتے ہین جسپر بھی اپنی
سے کہتے ہین کہ ہم مالک اور حیوان ہمارے غلام ہین انسان نے جواب دیا کہ بیماری کی خصوصیت
کچھہ ہمارے واسطے نہین ہی حیوان بھی بیشتر امراض مین مبتلا ہوتے ہین اوسنے کہا حیوان جو
بیمار ہوتے ہین صرف تمھاری آمیزش اور اختلاط سے کتے بلی کبوتر مرغ وغیرہ حیوانات کہ تمھارے یہان
گرفتار ہین اپنے طور پر کھانے پینے نہین پاتے ہین سو اسواسطے بیمار ہو جاتے ہین اور جو حیوان کہ جنگل
مین مخلا بالطبع پھرتے ہین ہر ایک مرض سے محفوظ ہین کیونکہ کھانے پینے کے وقت انکے مقرر ہین
کمی بیشی اسمین نہین آتی اور یہ حیوانات جو تمھارے یہان گرفتار ہین اپنے طور پر اوقات بسر کرنے نہین
پاتے کھانا نے وقت کھاتے یا مارے بھوکھ کے انداز سے زیادہ کھا جاتے ہین بدن کی ریاضت
نہین کرتے اسی سبب کبھی کبھی بیمار ہو جاتے ہین تمھارے لڑکون کے بیمار ہونے کا بھی یہی سبب ہی
کہ حاملہ عورتین اور دائیان حرص سے غیر مناسب کھانے جن پر تم اپنا فخر کرتے ہو کھا جاتی ہین اسی
سے اخلاط غلیظہ پیدا ہوتے ہین دودھہ بگڑ جاتا ہی اسکے اثر سے لڑکے بدصورت پیدا ہوتے اور ہمیشہ
امراض مین مبتلا رہتے ہین انھین مرضون کے باعث مرگ مفاجات اور شدت نزاع اور غم غصے مین
گرفتار رہتے ہین غرض کہ تم اپنے اعمال کی شامت سے ان عذابون مین گرفتار ہوا اور ہم اُسے
محفوظ ہین کھانے کے اقسام مین تمھارے یہان شہد نفیس تر اور بہتر ہی جسکو کھاتے اور دوا مین

استعمال کرتے ہو سو وہ مکھیون کا لعاب ہی تمھاری صنعت سے نہین پھر کس چیز کا فخر کرتے ہو باقی پھل اور دانے انکے کھانے مین ہم تم شریک ہین اور قدیم سے ہمارے تمھارے جدو ابا شریک ہوتے چلے آئے ہین جن دنون تمھارے جد اعلی حضرت آدم وحوا باغ بہشت مین رہتے تھے اور بے محنت و مشقت وہان کے میوے کھاتے کسیطرح کی فکر و محنت نتھی ہمارے جد و آبا بھی وہان اس ناز و نعمت مین اونکے شریک تھے جب تمھارے بزرگوار اپنے دشمن کے بہکانے سے خدا کی نصیحت بھول گئے اور ایک دانے کیواسطے حرص کی وہان سے نکالے گئے فرشتون نے نیچے لاکر ایسی جگہ ڈال دیا جہان پھل پتے بھی نتھے میوون کا تو کیا ذکر ایک مدت تک اس غم مین رویا کیے آخر کو توبہ قبول ہوئی خدا نے گناہ معاف کیا ایک فرشتے کو بھیجا اوسنے یہان آکر زمین کھودنا بونا پیسنا پکانا لباس بنانا سکھایا غرض رات دن اس محنت و مشقت مین گرفتار رہتے تھے جب کہ اولاد بہت پیدا ہوئی اور ہر ایک جگہ جنگل و آبادی مین رہنے لگے پھر تو زمین کے رہنے والون پر بدعت شروع کی گھر انکے چھین لیے کتنون کو پکڑ کر قید کر لیا بہت سے بھاگ گئے اونکے قید و گرفتار کرنے کے واسطے انواع واقسام کے پھندے اور جال بنا بنا کر درپی ہوئے آخر کو نوبت یہان تک پہنچی کہ اب تم کھڑے ہو کر فخر و مرتبہ اپنا بیان کرتے ہو مناظرے اور مجادلے کیواسطے مستعد ہو اور یہ جو تم کہتے ہو کہ ہم خوشی کی مجلس کرتے ہین ناچ رنگ مین مشغول رہتے ہین عیش و عشرت مین اوقات بسر کرتے ہین لباس فاخرہ اور زیور انواع واقسام کے پہنتے ہین انکے سوا اور بہت سی چیزین جو ہمکو میسر نہین ہین سچ ہی لیکن انہین سے ہر ایک چیز کے عوض تمکو عذاب و عقاب بھی ہوتا ہی کہ جس سے ہم محفوظ ہین کیونکہ تم شادی کی مجلس کے عوض ماتم خانے مین بیٹھتے ہو خوشی کے بدلے غم اوٹھاتے ہو راگ و رنگ اور ہنسی کے بدلے روتے اور رنج کھینچتے ہو نفیس مکانون کی جگہ تاریک قبر مین سوتے ہو زیور کے عوض گلے مین طوق ہاتھون مین ہتھکڑی پانون مین زنجیر پہنتے ہو تعریف کے بدلے ہجو مین گرفتار ہوتے ہو غرض ہر ایک خوشی کے عوض غم بھی اوٹھاتے ہو اور ہم ان مصیبتون سے محفوظ ہین کیونکہ یہ مخنتین اور رنج غلامون اور بدبختون کیواسطے چاہیین اور ہمکو تمھارے شہرون اور مکانون کے بدلے یہ میدان وسیع میسر ہی زمین سے آسمان تک جہان جی چاہتا ہی اوڑتے ہین ہرا ہرا سبزہ دریا کے کنارے بے تکلف چرتے چگتے ہین بے محنت و مشقت رزق حلال

کھاتے اور پانی لطیف پیتے ہین کوئی منع کرنے والا نہین رسی ڈول مشک کوزے کے محتاج نہین
یہ سب چیزین تمھارے واسطے چاہیین کہ اپنے کاندھون پر اوٹھا کر جا بجا لیے پھرتے اور بیچتے ہو ہمیشہ
محنت و مصیبت مین گرفتار رہتے ہو یہ سب نشانیان غلامون کی ہین یہ کہان سے ثابت ہوتا ہی کہ تم
مالک ہو اور ہم غلام ہین بادشاہ نے انسانون کے وکیل سے پوچھا کہ اب تیرے نزدیک کوئی جواب
اور باقی ہی اوسنے کہا ہم مین خوبیان اور بزرگیان بہت ہین کہ ہمارے دعوے پر دلالت کرتی ہین
بادشاہ نے کہا انھین بیان کر انمین سے ایک شخص عبرانی نے کہا کہ اللہ تعالی نے ہمکو انواع
و اقسام کی بزرگیان بخشین دین و نبوت اور کلام منزل یہ سب نعمتین عطا کین حلال و حرام اور نیک و بد سے
آگاہ کر کے واسطے دخول جنت کے ہمکو خاص کیا غسل طہارت نماز روزہ صدقہ زکوۃ مسجدون مین نماز ادا
کرنا منبرون پر خطبہ پڑھنا اور بہت عبادتین ہمکو تعلیم کین یہ سب بزرگیان اسپر دلالت کرتی ہین کہ ہم مالک
ہین اور یہ غلام طائرون کے وکیل نے کہا کہ اگر تامل و فکر کرو تو معلوم ہو کہ یہ چیزین تمھارے واسطے
رنج و عذاب ہین بادشاہ نے کہا یہ رنج کس طرح ہی اوسنے کہا یہ سب عبادتین اللہ تعالی نے اسواسطے
مقرر کی ہین کہ گناہ اونکے عفو ہو جاوین اور گمراہ ہونے پاوین چنانچہ قرآن مین فرماتا ہی إِنَّ
الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ یعنی نیکیان گناہون کو دفع کرتی ہین اگر یہ قواعد شرعی پر
عمل نکرین خدا کے نزدیک روسیاہ ہووین اسی خوف سے عبادت مین مشغول رہتے ہین اور ہم
گناہون سے پاک ہین ہمکو کچھہ احتیاج عبادت کی نہین جس سے یہ اپنا فخر کرتے ہین اور اللہ تعالی نے
پیغمبرون کو اون لوگون کیواسطے بھیجا ہی جو کہ کافر و مشرک اور گنہگار ہین اوسکی عبادت نہین کرتے
رات دن فسق و فجور مین مشغول رہتے ہین اور ہم اس شرک و معاصی سے بری ہین خدا کو واحد و لاشریک
جانتے ہین اور اوسکی عبادت مین مصروف رہتے ہین اور انبیا و رسول مثل طبیب و نجومی کے ہین طبیبون سے
وہی لوگ احتیاج رکھتے ہین جو کہ مریض و علیل ہوتے ہین اور نجومیون سے منحوس و بدطالع النجا کرتے
ہین اور غسل و طہارت تمھارے واسطے اس لیے فرض ہوا ہی کہ ہمیشہ ناپاک رہتے ہو رات دن زنا و
احتلام مین اوقات بسر کرتے ہو اور بیشتر گندہ بدن ہوتے ہو اسواسطے تمکو طہارت کا حکم ہی اور ہم ان
چیزون سے کنارہ کرتے ہین تمام سال مین ایکبار قربت کرتے ہین سو بھی شہوت و لذت کے واسطے
نہین صرف بقاء نسل کے لیے اس امر کے مرتکب ہوتے ہین نماز روزہ اسواسطے فرض ہی کہ اسکے

سبب تمھارے گناہ عفو ہوجاوین ہم گناہ کرتے نہین ہین پہر کیون فرض ہووے صدقہ زکوۃ اسلیے
واجب ہی کہ تم بہت مال حلال وحرام سے جمع کر رکھتے ہو اہل حقوق کو نہین دیتے اگر غریب ومسکین
پر خرچ کرو تو کاہیکو زکوۃ فرض ہووے اور ہم اپنے ابنای جنس پر شفقت ومہربانی کرتے ہین بخل
سے کبھی کچھہ جمع نہین کرتے اور یہ جو کہتے ہو کہ اللہ تعالی نے ہمارے واسطے حلال وحرام اور
حدود قصاص کی آیتین نازل کی ہین سو یہ تمھاری تعلیم کیواسطے ہی کیونکہ قلب تمھارے تاریک ہو گئے
ہین جہالت ونادانی سے فائدے اور نقصان کو نہین سمجھتے ہو اسیواسطے معلم اور استاد کے
محتاج رہتے ہو اور ہمکو بلا واسطہ پیغمبرون کے ہر ایک چیز سے اللہ تعالی خبر کرتا ہی چنانچہ آپ ہی
فرماتا ہی وَاَوْحٰی رَبُّكَ اِلَی النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا یعنی خدا نے مکھی سے کہا کہ
پہاڑ پر اپنا گھر بنا اور ایک مقام مین یون ارشاد کیا ہی کُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِیْحَهٗ حاصل
ہی کہ ہر ایک حیوان دعا اور تسبیح جانتا ہی اور ایک موقع پر فرمایا ہی فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا یَّبْحَثُ فِی
الْاَرْضِ لِیُرِیَهٗ كَیْفَ یُوَارِیْ سَوْءَةَ اَخِیْهِ قَالَ یٰوَیْلَتٰۤی اَعَجَزْتُ اَنْ
اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِیَ سَوْءَةَ اَخِیْ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِیْنَ یعنی اللہ
نے ایک کوے کو بھیجا کہ جا کر زمین کھودے اور قابیل کو دکھاوے کہ وہ بھی اسیطرح اپنے بھائی
کی لاش کو زمین کھود کر دفن کرے اوسوقت قابیل نے اوسکو دیکھکر کہا افسوس کہ ہمکو اس کوے
کے برابر بھی عقل نہین کہ بھائی کی لاش کو اسطرح دفن کرین غرض اس بات سے نہایت ندامت اوٹھائی
اور یہ جو کہتے ہو کہ ہم جماعت کی نماز پڑھنے کیواسطے مسجدون اور خانقاہون مین جاتے ہین ہمکو اسکی
کچھہ احتیاج نہین ہی ہمارے واسطے سب مکان مسجد اور قبلہ ہین جدھر نگاہ کرتے ہین مظہر الہی
نظر آتا ہی اور جمعہ وعید کی نماز کیواسطے بھی کچھہ خصوصیت ہمکو نہین ہم ہمیشہ رات دن نماز روزے مین مشغول
رہتے ہین غرض جن چیزون پر تم فخر کرتے ہو ہمکو اونکی کچھہ احتیاج نہین ہی طائرون کا وکیل
جس گھڑی یہ کہہ چکا بادشاہ نے انسانون کیطرف دیکھکر کہا اب اور جو کچھہ تمکو کہنا باقی ہو بیان کرو
انسانون کی جماعت سے عراقی نے جواب دیا کہ ابھی بہت فضیلتین اور بزرگیان ہم مین باقی ہین
جنسے ثابت ہوتا ہی کہ ہم مالک اور حیوان ہمارے غلام ہین چنانچہ زیب وآرایش کیواسطے انواع
اقسام کے لباس دوشالہ کمخواب حریر دیبا سمور مشروع گلبدن محمودی ململ صحن اطلس جامدانی ڈوریا چارخانہ

طرح طرح کے فرش قالین مسند جاجم چاندنی اسکے سوا اور بہت نعمتین ہمکو میسر ہین اس سے معلوم ہوتا ہی
کہ ہم مالک اور یہ غلام ہین کیونکہ حیوانون کو یہ سامان کہان میسر ہی عریان محض جنگل مین غلامون کی
طرح پڑے پھرتے ہین یہ سب خدا کی بخششین اور نعمتین ہماری ملکیت پر دلیل ہین ہمکو لائق ہی کہ ان پر
حکومت خاوندانہ کرین جسطرح چاہین انکو رکھین یہ سب ہمارے غلام ہین بادشاہ نے حیوانون سے
کہا اب تم اسکا کیا جواب دیتے ہو درندون کے وکیل کلیلہ نے اوس آدمی سے کہا کہ تم اس لباس
فاخرہ اور ملائم پر جو اتنا فخر کرتے ہو یہ کہو کہ یہ طرح طرح کے لباس اگلے زمانے مین کہان تھے مگر حیوانو
سے ظلم و بدعت کر کے چھین لیے آدمی نے کہا یہ بات تو کس وقت کی کہتا ہی کلیلہ نے کہا
تمھارے یہان سب لباسون مین نازک و ملائم دیبا و حریر اور ابریشم ہوتا ہی سو وہ کیڑے کے
لعاب سے ہی اور یہ کیڑا آدم کی اولاد مین نہین ہی بلکہ حشرات الارض کی قسم سے ہی کہ اپنی پناہ
کیواسطے درختون پر لعاب سے تنتا ہی کہ جاڑے گرمی کی آفت سے محفوظ رہے تمنے بجور و ظلم اوس سے
چھین لیا اسیواسطے اللہ نے تمکو اس عذاب مین گرفتار کیا ہی کہ اس سے لیکر تنتے بنتے ہو پھر
درزی سے سلاتے اور دھوبی سے دھلاتے ہو غرض ایسے ایسے رنج و محنت اوٹھاتے ہو کہ
اوسکو احتیاط سے رکھتے اور بیچتے ہو ہمیشہ اسی فکر مین غلطان پیچان رہتے ہو اسیطرح اور لباس
کہ بیشتر حیوانات کی کھال بال سے بنتے ہین خصوص لباس فاخرہ تمھارے اکثر حیوانون کی پشم ہوتے
ہین ظلم و تعدی سے ان سے چھین کر اپنی طرف نسبت کرتے ہو اسپر اتنا فخر کرنا بیجا ہی اگر ہم
اس سے فخر کرین تو زیب دیتا ہی کیونکہ اللہ تعالی نے ہمارے بدن پر پیدا کیا ہی کہ ہم اپنے ستر کو بند
کرین اوسنے شفقت و مہربانی سے یہ لباس ہمکو عطا کیا ہی کہ سردی و گرمی سے محفوظ رہین
جسوقت ہم پیدا ہوتے ہین اوسی وقت سے اللہ تعالی ہمارے بدن پر یہ لباس بھی پیدا کرتا ہی
اوسکی مہربانی سے بے محنت و مشقت یہ سب ہمکو میسر ہی اور تم ہمیشہ دم مرگ تک اسی فکر مین مبتلا
رہتے ہو تمھارے جد اعلی نے خدا کی نافرمانی کی تھی اوسکے بدلے تمکو یہ عذاب ہوتا ہی بادشاہ
نے کلیلہ سے کہا کہ آدم کی ابتدائی خلقت کا احوال ہمسے بیان کر اوسنے کہا جسوقت اللہ تعالی
نے آدم و حوا کو پیدا کیا غذا اور پوشش مثل حیوانات کے اونکے واسطے مہیا کی چنانچہ پورب کی
طرف یاقوت کے پہاڑ پر خط استوا کے نیچے یہ دونون رہتے تھے جسوقت اونکو پیدا کیا صرف ننگے

تھے سر کے بالون سے تمام بدن انکا چھپا رہتا اور انھین بالون کے سبب سردی گرمی سے محفوظ
رہتے تھے اوس باغ مین چلتے پھرتے اور تمام درختون کے میوے کھاتے تھے کسی نوع کی
محنت و مشقت نہ اوٹھاتے جسطرح اب یہ لوگ اسمین گرفتار ہین حکم الٰہی یہ تھا کہ تمام بہشت کے
میوے کھاوین مگر اس درخت کے نزدیک نجاوین شیطان کے بہکانے سے خدا کی نصیحت
کو بھولے اوسیوقت سب مرتبہ جاتا رہا سر کے بال گر گئے ننگے ہوگئے فرشتون نے بموجب حکم
الٰہی کے وہان سے نکال باہر کردیا جیسا کہ جنون کے حکیم نے اس احوال کو پہلی فصل مین مفصل
بیان کیا ہی جسوقت درندون کے وکیل نے یہ احوال بیان کیا آدمی سے کہا ای درندو تمکو
لازم و مناسب نہین ہی کہ ہمارے سامنے گفتگو کرو بہتر یہ ہی کہ چپکے ہو رہو کلیلہ نے کہا اسکا کیا سبب
کہا اسواسطے کہ حیوانون مین تمسے زیادہ شریر و بدذات کوئی نہین ہی اور کسی حیوان مین تمھاری
سی قساوت قلبی نہین اور مردار کھانے مین بھی اتنا حریص کوئی نہین ہی حیوانون کے ضرر کے
سوا تم مین کوئی فائدہ نہین ہمیشہ انکے قتل و غارت مین رہتے ہو اوسنے کہا یہ کیونکر ہی اسے بیان
کر کہا اسواسطے کہ جتنے درند ہین حیوانات کو شکار کر کے کھا جاتے ہین استخوان توڑتے اور لہو پیتے
ہین ہرگز اونکے حال پر رحم نہین کرتے ہین درندون کے وکیل نے کہا کہ ہم جو یہ حرکت حیوانون
سے کرتے ہین فقط تمھاری تعلیم سے والّا ہم اس سے کچھہ واقف بھی نہ تھے اسواسطے کہ قبل آدم
کے درند کسی حیوانون کو شکار نکرتے تھے جو حیوان کہ جنگل بیابان مین مرجاتا تھا اوسکا گوشت
کھاتے زندہ حیوانون کو تکلیف نہ دیتے غرض جبتک ادھر اودھر سے گرا پڑا گوشت پاتے کسی جاندار
کو نہ چھیڑتے مگر وقت احتیاج و اضطرار کے مجبور تھے جب کہ تم پیدا ہوے اور بکری بھیڑ گاے بیل
اونٹ گدھے پکڑ کر قید کرنے لگے کسی حیوان کو جنگل مین باقی نرکھا پھر گوشت انکا جنگل مین کہان سے
ملتا ناچار ہو کر زندہ حیوانون کو شکار کرنے لگے اور ہمارے واسطے یہ حلال ہی جسطرح تمکو اضطرار کی
حالت مین مردار کھانا روا ہی اور یہ جو تم کہتے ہو کہ درندون کے دلون مین قساوت اور بیرحمی ہی
ہم کسی حیوان کو اپنا آشنا کی نہین پاتے جیسا کچھہ تمسے شکوہ کرتے ہین اور یہ جو کہتے ہو کہ درند حیوانون
کا پیٹ چاک کر کے لہو پیتے اور گوشت کھاتے ہین تم بھی یہی کرتے ہو چھریون سے کاٹنا ذبح
کر کے کھال کھینچنا پیٹ چاک کر کے استخوان توڑنا بھون کر کھانا یہ حرکتین سب تمسے وقوع مین آتی ہین

ہم ایسا نہین کرتے ہین اگر غور وتامل کرو تو معلوم ہو کہ درندون کا ظلم تمھارے برابر نہین ہی جیسا
کہ بہائم کے وکیل نے اول فصل مین بیان کیا ہی اور تم اپنے آپسمین اپنے بھائی بندون سے یہ حرکت
کرتے ہو کہ درندا وس سے واقف بھی نہین ہین اور یہ جو کہتے ہو کہ تمسے کسیکو نفع نہین پہونچتا ہی
سو یہ ظاہر ہی کہ ہماری کھال بال سے تم سبکو نفع پہونچتا ہی اور جتنے شکاری جانور تمھارے
یہان گرفتار ہین شکار کرکے تمکو کھلاتے ہین مگر یہ کہو کہ تمسے حیوانات کو کیا فائدہ پہونچتا ہی نقصان
ظاہر ہی کہ حیوانون کو ذبح کرکے انکے گوشت کو کھاتے ہو اور ہمسے تمکو اتنا بخل ہی کہ اپنے مُردون
کو بھی مٹی مین گاڑ دیتے ہو کہ ہم کھانے نپاوین ہمکو نہ تمھارے زندون سے فائدہ ہوتا ہی نہ مُردون
سے اور یہ جو کہتے ہو کہ درند حیوانون کو قتل وغارت کرتے ہین سو یہ تمکو دیکھکر درندون نے اختیار
کیا ہی کہ ہابیل قابیل کے وقت سے اسوقت تک دیکھتے چلے آتے ہین کہ تم ہمیشہ جنگ وجدال
مین مشغول رہتے ہو چنانچہ رستم واسفندیار جمشید ضحاک فریدون افراسیاب منوچہر دارا اسکندر
وغیرہ ہمیشہ قتال وجدال مین رہے اور آپسمین کھپ گئے اب بھی فتنہ وفساد مین تم مشغول ہو جسپر بیحیائی سے فخر
کرتے ہو اور درندنکو بدنام کرتے ہو مکر وبہتان سے چاہتے ہو کہ اپنی مالکیت ثابت کرو جسطرح تم ہمیشہ جنگ
وجدال مین رہتے ہو درندونکو بھی کبھی دیکھا کہ آپسمین ایک دوسرے کو رنج دیوے اگر درندون کے
احوال کو خوب تامل وفکر سے دریافت کرو تو معلوم ہو کہ یہ تمسے کہین بہتر ہین انسانون کے
وکیل نے کہا اسپر کوئی دلیل بھی ہی اوسنے کہا جو تمھاری قوم مین زاہد وعابد ہوتے ہین تمھارے
ملک سے نکلکر پہاڑ جنگل مین جہان درندون کے مکان ہین جاتے ہین اور انھین سے رات دن
گرم صحبت رکھتے ہین درند بھی اونکو نہین چھیڑتے پس اگر درند تمسے بہتر نہوتے تمھارے زاہد وعابد
کاہیکو اونکے پاس جاتے کیونکہ صالح وپرہیزگار شریرون کے پاس نہین جاتے بلکہ اونسے دور
بھاگتے ہین یہی دلیل ہی کہ درند تمسے بہتر ہین اور دوسری دلیل یہ ہی کہ تمھارے ظالم بادشاہون
کو اگر کسی آدمی کی صلاح وزہد مین شک واقع ہوتا ہی اوسکو جنگل مین نکال دیتے ہین اگر درند اوسکو
نہین چھیڑتے اس سے وہ معلوم کرتے ہین کہ یہ شخص صالح اور متقی ہی کیونکہ ہر ایک جنس اپنی
ہمجنس کو پہچان لیتی ہی اسیواسطے درند صالح اور متقی جان کر اون سے تعرض نہین کرتے سچ ہی
ولی را ولی می شناسد تا ان درندون مین شریر اور بدذات بھی [illegible] ہین

نیک او بد ہوتے ہین مگر جو درندے کہ شریر ہین وہ بھی نیکون اور صالحون کو نہین چھوڑتے پر بد ذات آدمیون کو کھا جاتے ہین چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی نُوَلِّي بَعْضَ الظَّالِمِينَ بَعْضًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ یعنی ظالمون پر ہمنے ظالمون کو مسلط کیا ہی کہ اپنے گناہون کا نتیجہ پاوین جسگھڑی درندون کا وکیل اس کلام سے فارغ ہوا جنون کے گروہ سے ایک حکیم نے کہا یہ سچ کہتا ہی جو نیک لوگ ہین وہ بدون سے بھاگ کر نیکون سے الفت کرتے ہین اگرچہ غیر جنس ہووین اور جو بد ہین وہ بھی نیکون سے بھاگتے اور بدون سے جا کر ملتے ہین اگر انسان شریر و بد ذات نہوتے تو عابد و زاہد انکے کا ہیکو جنگل پہاڑ مین جا کر رہتے اور درندون سے باوجود غیر جنسیت کے محبت پیدا کرتے کیونکہ انکے اونکے کچھہ مناسبت ظاہری نہین ہی مگر نیک خصلت مین البتہ شریک ہین تمام جنون کی جماعت نے کہا یہ سچ کہتا ہی اس مین کچھہ شک و شبہہ نہین انسانون نے ہر طرف سے جو یہ لعن طعن سنی نہایت شرمندہ ہوکر سب نے اپنا سر جھکا لیا اتنے مین شام ہوگئی دربار برخاست ہوا سب وہان سے رخصت ہوکر اپنے اپنے مکانونکو گئے

فصل ۲۳ انسان اور طوطے کے مناظرے مین

صبح کے وقت تمام انسان و حیوان دار العدالۃ مین حاضر ہوے بادشاہ نے انسانون سے فرمایا کہ اگر تمکو اپنے دعوے پر کوئی دلیل اور بھی بیان کرنا ہو اوسے بیان کرو انسان فارسی نے کہا کہ ہم مین بہت اوصاف حمیدہ ہین جنسے دعوی ہمارا ثابت ہوتا ہی بادشاہ نے کہا اونھین بیان کرو اوسنے کہا ہمارے گروہ مین بادشاہ وزیر امیر منشی دیوان عامل فوجدار نقیب چوبدار خادم یار مددگار ہین انکے سوا اور بھی بہت فریق و دولتمند اشراف صاحب مروت اہل علم زاہد عابد پرہیزگار خطیب شاعر عالم فاضل قاضی مفتی صرفی نحوی منطقی حکیم مہندس نجومی کاہن معبر کیمیاگر ساحر ہین اور اہل حرفہ معمار جلاہے دھنیے کفش دوز درزی وغیرہ بہت سے فرقے اور ان سب فرقون مین ہر ایک کے جدے جدے اخلاق و اوصاف حمیدہ اور مذہب و صنائع پسندیدہ ہین یہ سب خوبیان اور اوصاف ہمارے واسطے خاص ہین حیوانون کو انسے بہرہ نہین اس سے یہ معلوم ہوا کہ ہم مالک اور حیوان ہمارے غلام ہین انسان جسوقت یہ کہہ چکا طوطے نے بادشاہ سے کہا کہ یہ آدمی اپنے فرقون کی زیادتی پر

افتخار کرتا ہی اگر طائرون کے اقسام کو دریافت کرے تو معلوم ہو کہ اونکے مقابلے مین یہ نہایت کم
ہین لیکن مین ہر ایک انکے نیک فرقے کے مقابل دوسرا فرقہ بد اور ہر ایک صالح کی جگہہ ایک شقی
بیان کرتا ہون کہ انکی قوم مین نمرود فرعون کافر فاسق مشرک منافق ملحد بدعہد ظالم رہزن چوٹّے
عیار جیب کترے اوچکے جھوٹے مکار دغاباز مخنث زانی مغلم جاہل احمق بخیل انکے سوا اور بھی بہت
سے فرقے کہ جنکے قول و فعل قابل بیان کے نہین ہوتے ہین اور ہم اونسے بری ہین مگر بیشتر خصائل
حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ مین شریک اسواسطے کہ ہمارے گروہ مین بھی سردار و رئیس اور یار و مددگار
ہوتے ہین بلکہ ہمارے سردار سیاست و ریاست مین انسانون کے بادشاہون سے بہتر ہین کیونکہ
وہ فقط اپنی غرض اور منفعت کے لیے رعیت و فوج کی پرورش کرتے ہین جبکہ مقصد انکا حاصل ہوجاتا
ہی اوسوقت فوج و رعایا کے حال پر کچھہ خیال نہین کرتے حال آنکہ یہ طریقہ رئیسون کا نہین ہی
ریاست و سرداری کیواسطے لازم ہی کہ بادشاہ اپنی فوج و رعیت پر ہمیشہ شفقت و مہربانی رکھے جسطرح
اللہ تعالی اپنے بندون پر ہمیشہ رحمت کرتا ہی اسیطرح ہر ایک بادشاہ کو چاہیے کہ اپنی رعایا پر نظر
شفقت کی رکھے اور حیوانون کے سردار فوج و رعیت کے حال پر ہمیشہ شفقت و مہربانی رکھتے ہین اسی
طرح چیونٹیون اور طائرون کے رئیس بھی اپنی رعیت کی درستی اور انتظام مین مصروف رہتے ہین
اور جو کچھہ فوج و رعایا سے سلوک و احسان کرتے ہین اوسکا بدلا اور عوض نہین چاہتے اور اپنی اولاد
سے بھی پرورش کے عوض نیکی کی توقع نہین رکھتے جسطرح آدمی اولاد کی پرورش کرکے پھر اونسے
خدمت لیتے ہین حیوان بچون کو پیدا کرکے پرورش کردیتے ہین پھر اونسے کچھہ غرض نہین رکھتے فقط شفقت
و مہربانی سے پالتے اور کھلاتے ہین خدا کی راہ پر ثابت قدم ہین کیونکہ وہ بندون کو پیدا کرکے رزق
پہونچاتا ہی اور اونسے شکر کی توقع نہین رکھتا انسانون مین اگر یہ فعل بد نہوتے تو اللہ تعالی ان سے
کیون فرماتا کہ شکر کرو ہمارا اور اپنے ماباپ کا ہماری اولاد پر یہ حکم نہین کیا کیونکہ یہ کفر و نافرمانی نہین کرتے
طوطا جسوقت اس کلام تک پونہچا جنات کے حکیمون نے بھی کہا یہ سچ کہتا ہی انسان اونسے
شرمندہ ہو کر سر جھکا لیا کسینے کچھہ جواب نہ دیا اتنے مین بادشاہ نے ایک حکیم سے پوچھا کہ جن بادشاہونکا
وصف بیان کیا کہ اپنی رعیت اور فوج پر نہایت شفقت و مہربانی کرتے ہین وہ کون بادشاہ ہین حکیم
نے کہا اور ان بادشاہون سے ملائکہ ہین اسواسطے کہ جتنی حیوانات کی اجناس و انواع و اشخاص ہین

سبکے واسطے اللہ کیطرف سے ملائکہ مقرر ہین کہ ہرایک کی حفاظت اور رعایت کرتے ہین اور ملائکون
کے گروہ مین بھی رئیس و سردار ہوتے ہین کہ اپنے اپنے گروہ پر شفقت و مہربانی رکھتے ہین بادشاہ نے
پوچھا کہ فرشتون مین یہ شفقت و مہربانی کہان سے ہوئی اوسنے کہا کہ انھون نے اللہ تعالی کی رحمت
سے یہ فائدہ حاصل کیا ہی کیونکہ جسطرح وہ اپنے بندون پر شفقت کرتا ہی دنیا مین کسیکی شفقت اوسکے
لاکھوین حصے کو نہین پہونچتی اسواسطے کہ اللہ تعالی نے جب اپنے بندون کو پیدا کیا ہرایک کی
حفاظت کے لیے فرشتے مقرر کیے شکل و صورت نہایت خوبی اور لطافت سے بنائی حواس مدرکہ
بخشے نفع اور نقصان سے سبکو خبردار کیا اور اونھین کے آرام کیواسطے آفتاب و ماہتاب اور بروج
و ستارے پیدا کیے درختون کے پھل پتون سے رزق پونہچایا غرض انواع و اقسام کی نعمتین پیدا کین
یہ سب اوسکی شفقت و رحمت پر دلیل ہی بادشاہ نے پوچھا آدمیون کی حفاظت کیواسطے جو ملائکہ مقرر
ہین انکا سردار کون ہی حکیم نے کہا وہ نفس ناطقہ ہی کہ جسوقت سے آدم پیدا ہوے اوسیوقت
سے اوسکے جسم کا شریک ہی جن فرشتون نے کہ بموجب حکم الٰہی کے آدم کا سجدہ کیا اونکو نفس حیوانی
کہتے ہین کہ نفس ناطقہ کے تابع ہین اور جسنے کہ سجدہ نکیا وہ قوت غضبیہ و نفس امارہ ہی ابلیس بھی
اسیکو کہتے ہین نفس ناطقہ آدم کی اولاد مین ابتک باقی ہی جسطرح صورت جسمیہ آدم کی اب تک
وہی باقی ہی اسی صورت پر پیدا ہوتے اور رہتے ہین اور اسی صورت سے قیامت کے دن بنی آدم
اوٹھکر بہشت مین داخل ہووینگے بادشاہ نے پوچھا اسکا کیا سبب کہ ملائکہ اور نفوس نظر نہین آتے
حکیم نے کہا اسواسطے کہ وہ نورانی اور شفاف ہین حواس جسمانی سے محسوس نہین ہوتے مگر انبیا اور
اولیا قلب کی صفائی کے سبب اونکو دیکھتے ہین کیونکہ نفوس انکے تاریکی جہالت سے پاک ہین
خواب غفلت سے بیدار رہتے ہین نفوس اور ملائکہ سے اونکو مناسبت ہی اسواسطے اونکو دیکھتے اور انکا
کلام سنکر اپنے ابنای جنس کو خبر کرتے ہین بادشاہ نے یہ احوال سنکر حکیم سے فرمایا جزاک اللہ بعد
اسکے طوطے کی طرف دیکھکر کہا تو اپنے کلام کو تمام کر اوسنے کہا یہ آدمی جو دعوی کرتا ہی کہ ہمارے قوم
مین بہت کاریگر اور اہل حرفہ ہوتے ہین سو یہ موجب فضیلت کا نہین ہی کیونکہ ہم مین بھی بعضے
حیوان ان صنعتون مین انکے شریک ہین چنانچہ مکھی انکے معمار اور مہندسون سے تعمیر اور ترمیم مین زیادہ
سلیقہ رکھتی ہی اپنے گھر کو بغیر مٹی اور اینٹ اور چونے اور گچ کے بناتی ہی خط اور دائرہ کھینچنے کین

مسطر اور پرگار کی احتیاج نہین رکھتی اور یہ اسباب و آلات کے محتاج ہوتے ہین اسیطرح مکڑی
کہ سب کیڑون سے ضعیف ہی مگر تننے بننے مین انکے جلاہون سے زیادہ ہوشیار ہی پہلے تو
لعاب سے تار کھینچتی ہی بعد اسکے مثل خطوط کے بناکر پھر اوپر سے اوسکو درست کرتی ہی اور بیچ
مین کچھہ تھوڑا مکھیون کے شکار کیواسطے کھلا رکھتی ہی اور اس ہنر مین محتاج کسی اسباب کی نہین
اور جولاہے بغیر اسباب کے کچھہ بن نہین سکتے اسیطرح ریشم کے کیڑے کہ نہایت ضعیف ہین
مگر انکے کاریگرون سے علم و ہنر زیادہ جانتے ہین جسوقت کھاکر آسودہ ہوتے ہین اپنے رہنے
کی جگہہ پر اگر پہلے لعاب سے مثل خطوط باریک کے تنتے ہین بعد اسکے اوپر سے پھر اوسکو درست
اور مضبوط کرتے ہین کہ ہوا اور پانی کا اوسمین دخل نہین ہوتا اور اوسی مین اپنے معمول کے موافق
سو رہتے ہین یہ سب ہنر بغیر تعلیم ماباپ اور استاد کے جانتے ہین سوئی تاگے کے محتاج
نہین ہوتے جسطرح انکے درزی اور رفوگر بغیر اسکے کچھہ بنا نہین سکتے اور ابابیل اپنے گھر کو چھتون
کے نیچے معلق ہوا مین بناتی ہی سیڑھی وغیرہ کی محتاج نہین کہ جسپر چڑھکر وہان تک پونہچے اسی
طرح دیمک کہ بغیر مٹی اور پانی کے گھر بناتی ہی کسی چیز کی محتاج نہین ہی غرض سب طائر اور حیوان
گھر اور آشیانے بنانے اور اولاد کی پرورش کرنے مین انسانون سے زیادہ شعور و ہنر جانتے ہین
چنانچہ شترمرغ کہ طائر اور بہائم سے مرکب ہی کس خوبی سے اپنے بچون کی پرورش کرتا ہی
جسوقت کہ بیس یا تیس انڈے جمع ہوتے ہین تین حصے کرکے بعضون کو مٹی مین بند کرتا ہی اور
بعضونکو آفتاب کی گرمی مین اور بعضون کو اپنے پر کے نیچے رکھتا ہی جبکہ بہت سے بچے پیدا ہوتے
ہین اونکی پرورش کے لیئے زمین کھود کر کیڑون کو نکالتا اور بچون کو کھلاتا ہی آدمیون مین کوئی
عورت اسطرح اپنے لڑکے کو پرورش نہین کرتی دائی جنائی خبر لیتی ہی وقت جننے کے پیٹ سے
نکال کر نہلاتی دھلاتی اور دودھ پلائی دودھ پلاکر گہوارے مین سولاتی ہی سب کچھہ وہ
کرتی ہین لڑکے کی مان کو کچھہ خبر بھی نہین ہوتی اور لڑکے بھی انکے نپٹ احمق ہوتے ہین
نفع و نقصان اصلا نہین سمجھتے پندرہ بیس برس کے بعد سن تمیز کو پہونچتے ہین پھر بھی معلم و
ادیب کے محتاج رہتے ہین زندگی بھر لکھنے پڑھنے مین اوقات بسر کرتے ہین جسپر احمق کے
احمق رہتے ہین اور ہمارے بچے جسوقت پیدا ہوتے ہین اوسی وقت ہر ایک نیک و بد سے

واقف ہو جاتے ہین چنانچہ مرغ تیتر بٹیر کے بچے انڈے سے نکلتے ہی بے تعلیم ما باپ کے چگتے
پھرتے ہین جو کوئی پکڑنے کا قصد کرتا ہی اوس سے بھاگ جاتے ہین یہ عقل و شعور انکو اللہ تعالی
کی طرف سے الہام ہوتا ہی کہ سب نیک و بد جانتے ہین سبب اسکا یہ ہی کہ یہ طائر بچون کے پالنے
مین نر اور مادہ دونون شریک نہین ہوتے جسطرح اور طائر کبوتر وغیرہ کہ نر اور مادہ ملکر بچون کی پرورش
کرتے ہین اسیواسطے خدا نے انکے بچون کو یہ عقل عطا کی ہی کہ ما باپ کی پرورش کے محتاج نہین ہین
آپ سے چگ چگ کھاتے ہین جسطرح اور حیوان و طائر کے بچے دودھ پلانے اور دانہ کھلانے
کی احتیاج رکھتے ہین ویسے یہ نہین ہین پس اللہ تعالی کے نزدیک کسکا رتبہ بڑا ہی ہم رات دن اوسکی
تسبیح و تہلیل مین مشغول رہتے ہین اسواسطے اوسنے ہمارے حال پر یہ کچھہ مہربانی کی ہی اور یہ
جو تم کہتے ہو کہ ہماری قوم مین شاعر و خطیب اور شاغل و ذاکر ہوتے ہین اگر طائرون کی زبان سمجھو اور
حشرات الارض کی تسبیح کیڑون کی تکبیر بہائم کی تہلیل ملخ کا ذکر مینڈک کی دعا بلبل کا وعظ سنگخوارے
کا خطبہ مرغ کی اذان کبوتر کا غٹکنا کوے کا غیب سے خبر دینا ابابیل کا وصف کرنا الو کا خوف خدا
سے ڈرنا اسکے سوا چیونٹی مکھی وغیرہ کی عبادت کا احوال جانو تو معلوم ہو کہ انمین بھی فصیح بلیغ شاعر
خطیب شاغل ذاکر ہوتے ہین چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ وَ
لٰکِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ حاصل یہ ہی کہ ہر ایک شی خدا کی حمد مین تسبیح کرتی ہی لیکن تم نہین جانتے ہو
پس خدا نے تمکو جہل کیطرف نسبت کی ہی یعنی تم انکی تسبیح نہین سمجھتے ہو اور ہمکو علم کیطرف منسوب کیا
اور کہا ہی کُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ یعنی ہر ایک حیوان دعا و تسبیح جانتا ہی پس جاہل
و عالم برابر نہین ہوتے ہمکو تمپر فوقیت ہی پھر کس چیز سے فخر کرتے اور مکر و بہتان سے کہتے ہو کہ ہم
مالک اور حیوان غلام ہین اور منجمون کا ذکر جو کرتے ہو سو یہ عمل جاہلون پر چلتا ہی عورتین اور لڑکے اسکے
معتقد ہوتے ہین عقلا کے نزدیک کچھہ اسکا مرتبہ نہین ہی بعضے نجومی حمقا کے بہکانے کیواسطے
کہتے ہین کہ فلانے شہر مین دس یا بیس برس کے بعد یہ حادثہ درپیش ہوگا حال آنکہ اپنے احوال سے خبر
نہین کہ اسپر کیا گذریگا اور اسکی اولاد کا کیا حال ہوگا چند مدت کے قبل دیار بعید کا احوال بیان کرتا ہی
تاکہ عوام الناس اوسکو سچ جانین اور معتقد ہووین نجومیون کے کہنے کا وہی لوگ اعتبار کرتے ہین
جو گمراہ و باغی ہین جسطرح ادیوان سبکے بادشاہ ظالم و جابر عاقبت کے منکر ہین قضا و قدر کو نہین جانتے

مثل نمرود اور فرعون کے نجومیون سے کہنے سے سیکڑون لڑکے بلکہ ہزارون قتل کروا ڈالے یہ جانتے
تھے کہ دنیا کا انتظام سات ستارون اور بارہ برجون پر موقوف ہی یہ نہ معلوم تھا کہ بغیر حکم الٰہی کے
جسنے بروج اور ستارون کو پیدا کیا ہی کچھہ نہین ہوتا سچ ہی ع تقدیر کے آگے کچھہ تدبیر نہین چلتی*
آخر خدا نے جو چاہا تھا وہی ہوا بیان اوسکا یہ ہی کہ نمرود کو نجومیون نے خبر دی کہ ایک لڑکا تمھارے عہد
مین پیدا ہوگا بعد پرورش ہونے کے مرتبہ عظیم حاصل کرکے بت پرستون کے دین کو درہم برہم کریگا
جبکہ انسے پوچھا کس جگہہ اور کون سی قوم مین پیدا ہوگا اور کہان پرورش پاویگا یہ نہ بتلا سکے. بادشاہ
نے کہا جتنے لڑکے اس سال پیدا ہون سبکو حکم قتل کا دیجیے یہ گمان کیا کہ وہ لڑکا بھی انہین قتل ہو جاویگا
آخر اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو پیدا کیا اور کافرون کے شر سے محفوظ رکھا یہی معاملہ فرعون
نے بنی اسرائیل سے کیا یہان بھی خدا نے حضرت موسی کو اونکی بدی سے پناہ مین رکھا غرض
نجومیون کا کہنا فقط خرافات ہی مقدر نہین ٹلتا اور تم اونسے اپنا فخر کرتے اور کہتے ہو کہ ہماری قوم مین
نجومی اور حکیم ہوتے ہین یہ لوگ گمراہون کے بہکانے کیواسطے ہین جو لوگ کہ متوکل علی اللہ ہین وہ
انکی باتون کو نہین مانتے جسوقت طوطا اس کلام تک پہنچا بادشاہ نے اوس سے پوچھا اگر نجوم سے
بلیات کا دفع ہونا ممکن نہین پھر نجومی اسکو کیون سیکھتے اور دلیلون سے ثابت کرتے ہین اور اس سے
خوف کیون کرتے ہین اوسنے کہا البتہ اس سے بلا کا دفع ہونا ممکن ہی لیکن نہ جسطرح کہ نجومی کہتے ہین
بلکہ اللہ تعالی کی استعانت سے کہ وہ پیدا کرنے والا نجوم کا ہی بادشاہ نے پوچھا کہ استعانت
اسکی اللہ سے کیونکر کرے کہا کہ احکام شرعی پر عمل کرے گریہ وزاری کرنا نماز پڑھنا روزہ رکھنا صدقہ اور
زکوۃ دینا خلوص دل سے عبادت کرنا یہی استعانت ہی جسوقت اللہ تعالی سے اسکے دفع ہونے کے
واسطے سوال کرے البتہ خدا محفوظ رکھتا ہی اسواسطے کہ نجومی اور کاہن قبل وقوع حوادث کے خبر دیتے
ہین کہ اللہ تعالی یہ حادثہ ظاہر کریگا اوسکے واسطے بہتر یہ ہی کہ اوسی اللہ سے اوسکے دفع کیواسطے دعا
مانگے نہ یہ کہ قواعد نجوم پر عمل کرے بادشاہ نے کہا جسوقت احکام شرعی پر عمل کیا اور بلا اوس سے دفع
ہوئی اس سے یہ لازم آتا ہی کہ مقدر الٰہی ٹل جاوے اوسنے کہا مقدر اوسکا نہین ٹلتا مگر جو لوگ کہ
اوسکے دفع کے واسطے خدا سے مناجات کرتے ہین اونکو اس حادثے سے محفوظ رکھتا ہی چنانچہ
منجمون نے جسوقت نمرود کو خبر دی کہ ایک لڑکا بت پرستون کے دین کا مخالف پیدا ہوکر تمھاری

رعیت اور فوج کو برہم درہم کریگا اور مراد اس سے ابراہیم خلیل اللہ تھے اور اللہ تعالی نے اونکو پیدا کر کے
نمرود اور اوسکی فوج کو اونکے ہاتھون سے ذلیل و خراب کیا اگر نمرود اوسوقت خدا سے اپنی بہتری کیواسطے
دعا مانگتا اللہ تعالی اپنی توفیق سے اوسکو ابراہیم کے دین مین داخل کرتا وہ اور اوسکی فوج ذلت و
خرابی سے محفوظ رہتے اسیطرح موسی کے پیدا ہونے کی جب فرعون کو نجومیون نے خبر دی
اگر خدا سے اپنی بہتری کیواسطے دعا مانگتا اوسکو بھی خدا اونکے دین مین داخل کر کے ذلت سے محفوظ
رکھتا جسطرح اوسکی عورت کو اللہ تعالی نے ہدایت کی اور نعمت ایمان کی بخشی قوم یونس نے جسوقت
عذاب مین مبتلا ہو کر خدا سے دعا مانگی اللہ نے اونکو اوس عذاب سے پناہ مین رکھا بادشاہ نے
کہا سچ ہی اب نجوم کا سیکھنا اور قبل وقوع حادثہ کے خبر دینا اور خدا سے اوسکے دفع کرنے کے لیے
دعا مانگنا ان سب چیزونکا فائدہ معلوم ہوا اسیواسطے حضرت موسی نے بنی اسرائیل کو نصیحت کی تھی
کہ جسوقت تم کسی بلا سے خوف کرو اوسوقت خدا سے دعا مانگو اور تضرع وزاری کرو کیونکہ وہ تمکو صدق دعا
کے سبب اوس حادثے سے محفوظ رکھیگا آدم سے لیکر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تک یہ طریقہ
جاری تھا کہ ہر ایک حادثے کے وقت اپنی امت کو یہی حکم کرتے تھے پس لازم ہی کہ احکام نجوم
کیواسطے اس طور پر عمل کرے نہ جسطرح کہ اس زمانے کے نجومی خلق کو بہکاتے ہین خدا کو چھوڑ کر
گردش فلک کیطرف دوڑتے ہین مریضون کی صحت کیواسطے بھی پہلے خدا کیطرف رجوع کرے
کیونکہ شفا ہی کلی اوسکی عنایت و مہربانی سے حاصل ہوتی ہی یہ نچاہیے کہ بارگاہ شافی حقیقی سے
پھر کر طبیبون کے یہان رجوع کرے بعضے آدمی کہ ابتدای مرض مین طبیبون سے رجوع کرتے ہین
اونکے علاج سے کچھ فائدہ نہین ہوتا پھر وہان سے ناامید ہو کر خدا کیطرف رجوع کرتے ہین بلکہ اکثر
عرضیون پر احوال اپنا نہایت الحاح وزاری سے لکھکر مسجدون کی دیوارون یا ستونون پر لٹکا دیتے
ہین خدا شفا بخشتا ہی اسیطرح چاہیے کہ تاثیرات نجوم کیواسطے اوسی خدا سے رجوع لاوے نجومیون کے
بہکانے پر عمل نکرے چنانچہ ایک بادشاہ تھا اوسکو نجومیون نے خبر دی کہ اس شہر مین ایک
حادثہ ہوگا جس سے شہر کے رہنے والون کو بہت خوف ہی بادشاہ نے پوچھا کسطرح ہوگا تفصیل
اوسکی نہ بتلا سکے مگر اتنا کہا کہ فلانے مہینے فلانی تاریخ یہ حادثہ وقوع مین آویگا بادشاہ نے لوگون سے
پوچھا کہ اسکے دفع کیواسطے کیا تدبیر کرنا چاہیے جو لوگ کہ اہل شرع تھے اونھون نے کہا بہتر یہی کہ اوس روز

بادشاہ اور تمام شہر کے رہنے والے چھوٹے بڑے بستی سے باہر نکل کر میدان مین رہین اور خدا سے
اوسکے دفع کے لیے الحاح وزاری کرین شاید خدا اس بلا سے محفوظ رکھے بموجب اونکے کہنے کے بادشاہ
اوس دن شہر سے باہر جا رہا اور بہت سے آدمی بادشاہ کے ساتھ باہر نکلے خدا سے دعا مانگنے لگے کہ
اوس بلا سے محفوظ رہین اور تمام رات وہان جاگتے رہے مگر بعضے آدمیون نے نجومیون کے کہنے سے کچھ
خوف نکیا اوسی شہر مین رہ گئے رات کو نہایت شدت سے پانی برسا وہ شہر زمین نشیب مین واقع تھا چارون
طرف سے پانی کھچکر شہر مین بھر گیا جتنے آدمی بستی مین رہ گئے تھے سب ہلاک ہوگئے اور جو لوگ کہ شہر
کے باہر دعا وزاری مین مشغول تھے سلامت رہے جسطرح طوفان سے نوح اور وہ لوگ کہ ایمان لائے
تھے محفوظ رہے اور باقی سب غرق ہوگئے جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی فَاَنْجَیْنَاہُ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ فِی الْفُلْکِ
وَاَغْرَقْنَا الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا اِنَّھُمْ کَانُوْا قَوْمًا عَمِیْنَ یعنی نجات دی ہمنے نوح کو
اور اون لوگون کو جو اوسکے ساتھ کشتی پر بیٹھے تھے اور جنھون نے ہماری آیتون کو جھوٹ جانا تھا
اونکو غرق کردیا کیونکہ وہ قوم گمراہ تھی فلسفی اور منطقی پر جو تم فخر کرتے ہو سو وہ تمھارے فائدے کیواسطے
نہین ہین بلکہ تمھین گمراہ کرتے ہین آدمی نے کہا یہ کیونکر ہی اسے بیان کر کہا اسواسطے کہ وہ
راہ شریعت سے پھیر دیتے ہین کثرت اختلاف سے احکام دین کے اوٹھا دیتے ہین سبکی رائین
اور مذہب مختلف بعضے تو عالم کو قدیم کہتے ہین بعضے ہیولا کو قدیم جانتے ہین بعضے صورت کے
قدم پر دلیل لاتے ہین بعضے کہتے ہین کہ علتین دو ہین بعضے تین علتین ثابت کرتے ہین بعضے
چار کے قائل ہین بعضے پانچ کہتے ہین بعضے چھہ سے سات تک ترقی کرتے ہین بعضے صانع اور
مصنوع کی معیت کے قائل ہین بعضے زمانے کو غیر متناہی کہتے ہین بعضے تناہی پر دلیل لاتے ہین
بعضے معاد کے مقر ہین بعضے منکر بعضے رسالت اور وحی کا اقرار کرتے ہین بعضے انکار بعضے شک
مین حیران سرگردان ہین بعضے عقل و دلیل کے مقر ہین بعضے تقلید پر قائم ہین انکے سوا اور بھی بہت
سے مذاہب مختلفہ ہین کہ جنمین یہ سب گرفتار ہین اور ہمارا دین و طریق ایک ہی خدا کو واحد لا شریک
جانتے ہین رات دن اوسکی تسبیح و تہلیل مین مشغول ہین کسی بندے پر اوسکے اپنا فخر نہین بیان کرتے
جو کچھہ ہماری قسمت مین مقدر کیا ہی اوسپر شاکر ہین اوسکے حکم سے باہر نہین ہین یہ نہین کہتے کہ یہ
کیون اور کسواسطے ہی جسطرح آدمی اوسکے احکام اور مشیت و صنعت مین اعتراض کرتے ہین ❊

مہندسون اور مساحون پر جو تم اپنا فخر کرتے ہو سو وہ ولیلون کی فکر مین رات دن گھبرائے ہوئے
رہتے ہین جو چیزین کہ وہم و تصور سے باہر ہین اونکا دعوی کرتے ہین اور آپ نہین جانتے جو علوم کہ
اون پر واجب ہین اونکی طرف میل نہین کرتے خرافات کیطرف جس سے کچھہ احتیاج متعلق نہین قصد
کرتے ہین بعضے اجرام و ابعاد کی مساحت کی فکر مین رہتے ہین بعضے پہاڑ اور ابر کی بلندی دریافت کرنے
کیواسطے حیران ہین کتنے دریا اور جنگل نالتے پھرتے ہین بعضے افلاک کی ترکیب اور زمین کے مرکز معلوم
کرنے کیواسطے فکر و تامل کرتے ہین اپنے بدن کی ترکیب و مساحت سے خبر نہین یہ نہین جانتے
کہ انتڑیان اور رودے کتنے ہین جوف سینہ مین کسقدر وسعت ہی دل و دماغ کا کیا حال ہی معدہ کس طور
پر ہی استخوان کی کیا صورت ہی بدن کے جوڑ کس وضع پر واقع ہین یہ چیزین کہ جنکا جاننا سہل اور
پہچاننا واجب ہی ہرگز نہین جانتے حال آنکہ اونسے اللہ تعالی کی صنعت و قدرت معلوم ہوتی ہی
جیساکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ یعنی جسنے
اپنے تئین جانا اوسنے خدا کو پہچانا ساتھہ اس جہل و نادانی کے بیشتر کلام الٰہی نہین پڑھتے فرض
و سنت کے احکام نہین جانتے اور طبیبون پر جو تم فخر کرتے ہو اونسے تمکو جبھی تک احتیاج ہی کہ
حرص و شہوت سے مختلف کھانے کھا کر بیمار ہو جاتے ہو اور اونکے دروازون پر قارورہ لیکر حاضر ہوتے
طبیب و عطار کے دروازے پر وہی جاتا ہی جو بیمار ہووے جسطرح نجومیون کے دوازے پر منحوس اور
بدبختون کا مجمع رہتا ہی حال آنکہ انکے یہان جانے سے زیادہ نحوست ہوتی ہی اسواسطے کہ سعد اور
نحس ساعت کی تقدیم و تاخیر مین انکو اختیار نہین ہی جیسے بھی بعضے نجومی اور رمال ایک کاغذ لیکر
کچھہ مزخرفات احمقون کے بہکانے کیواسطے لکھدیتے ہین یہی حال طبیبون کا ہی کہ انکے یہان التجا
لیجانے سے بیماری زیادہ ہوتی ہی جن چیزون سے کہ مریض بیشتر شفا پاتا ہی اونھین چیزون سے
پرہیز بتاتے ہین اگر طبیعت پر چھوڑ دیوین تو بیمار کو شفا ہووے پس طبیبون اور نجومیون پر تمھارا
فخر کرنا محض حمق ہی ہم لوگ انکے محتاج نہین ہین کیونکہ غذا ہماری ایک وضع پر ہی اسیواسطے ہم بیمار
نہین ہوتے طبیبون کے یہان التجا نہین لیجاتے کسی شربت اور معجون سے غرض نہین رکھتے
شیوہ آزادون کا یہی ہی کہ کسی سے احتیاج نرکھین یہ طریقہ غلامون کا ہی کہ ہر ایک کے یہان دوڑتے
پھرتے ہین اور سوداگر معمار اور زراعت کرنے والے جن پر تم اپنا فخر کرتے ہو سو وہ غلامون سے

بھی بدترین فقیر و محتاج سے بھی زیادہ ذلیل ہین رات دن محنت و مشقت مین گرفتار رہتے ہین
ایک دم آرام نہین کرنے پاتے ہین ہمیشہ مکانات بناتے ہین حالانکہ آپ اونمین نہین رہنے
پاتے زمین کھود کر درخت بٹھاتے ہین پھل اور میوہ اوسکا نہین کھاتے انسے زیادہ احمق کوئی
نہین ہی کہ مال و متاع جمع کرکے وارثون کو چھوڑ جاتے ہین اور آپ ہمیشہ فاقہ کشی مین رہتے ہین
سوداگر بھی ہمیشہ مال حرام جمع کرنے کی فکر مین رہتے ہین گرانی کی امید پر غلہ مول لیکر رکھتے ہین
قحط کے دنون مین گران قیمت بیچتے ہین فقیر اور غریب کو کچھ نہین دیتے ایکبار سب مال مدت کا
جمع کیا ہوا غارت ہوجاتا ہی دریا مین ڈوب جاتا یا چور لیجاتا ہی یا کوئی ظالم بادشاہ چھین لیتا ہی
پھر تو خراب ذلیل ہوکر دربدر محتاج پھرتے ہین تمام عمر اپنی ہرزہ گردی مین ضائع کرتے ہین وہ
تو یہ جانتے ہین کہ ہمنے فائدہ اوٹھایا یہ نہین معلوم کہ نقد عزیز کہ عبارت زندگی سے ہی مفت
ہاتھ سے دیا آخرت کو دنیا کیواسطے بیچا دنیا بھی حاصل نہوئی دین برباد گیا دُگدا مین دو دو گئے
مایا ملی نہ رام اگر اس ظاہری فائدے پر تم افتخار کرتے ہو تو ہم اسپر لعنت کرتے ہین اور یہ جو کہتے
کہ ہماری قوم مین صاحب مروت ہین سو غلط ہی عزیز و اقربا اور ہمسائے اونکے فقیر محتاج ننگے
بھوکے گلی گلی سوال کرتے پھرتے ہین یہ اونکے حال پر نگاہ نہین کرتے اسیکو مروت کہتے ہین
کہ آپ فراغت سے اپنے گھرون مین عیش کرین عزیز و اقربا اور ہمسائے گدائی کرین اور یہ جو
کہتے ہو کہ ہماری قوم مین منشی اور دیوان ہوتے ہین انپر بھی تمکو فخر کرنا لائق نہین ہی اونسے زیادہ
شریر و بدذات دنیا مین کوئی نہین ہی فطرت و دانائی اور زبان درازی و خوش تقریری سے ہر ایک
ہمچشم کی بیخ کنی مین رہتے ہین ظاہر مین بہت عبارت آرائی اور رنگینی سے خطوط دوستانہ لکھتے
ہین پر باطن مین اونکی بیخ و بنیاد کھودنے کی فکر مین مصروف رہتے ہین رات دن یہی خیال رہتا ہی
کہ فلانے شخص کو اس کام سے موقوف کرکے کسی اور شخص کو کچھ نذرانہ لیکر مقرر کیجیے بغرض کسی مکر
و حیلے سے اسکو معزول ہی کر دیتے ہین اور زاہدون عابدون کو جو تم اپنے زعم مین نیک جانتے ہو
اور یہ گمان کرتے ہو کہ دعا اور شفاعت انکی خدا کے نزدیک قبول ہوتی ہی اونھون نے بھی تمکو اپنا
زہد و تقوی دکھا کر فریب دیا ہی کیونکہ ظاہر مین یہ انکا عبادت کرنا داڑھی بڑھانا لبون کے بال لینا پیراہن
پہننا موٹے کپڑے پر اکتفا کرنا پیوند پر پیوند لگانا چپکے رہنا کسی سے نبولنا کم کھانا لوگون سے اخلاق

کرنا احکام شریعت کے سکھانا دیر تک نماز پڑھنا کہ پیشانی پر داغ پڑ گئے ہین کھانا کم کھانے سے پیٹھ لگ گئے ہین دماغ خشک بدن دبلا رنگ متغیر ہو گیا ہی یہ سراسر مکر و زرق ہی دل مین بغض و کینہ اتنا بھرا ہی کہ کسیکو موجود نہین سمجھتے ہمیشہ خدا پر اعتراض کرتے ہین کہ ابلیس شیطان کو کیون پیدا کیا فاسق اور فاجر کسواسطے مخلوق ہوے انکو رزق کیون دیتا ہی یہ بات غیر مناسب ہی ایسے ایسے وسواس شیطانی دلون مین انکے بھرے ہین تمکو تو وہ نیک معلوم ہوتے ہین مگر خدا کے نزدیک انسے زیادہ بدکوئی نہین ہی ان پر کیا فخر کرتے ہو تمھارے واسطے تو یہ لوگ عار و ننگ ہین اور عالم و فقیہ تمھارے وہ بھی دنیا کیواسطے کبھی حرام کو حلال کرتے ہین اور کبھی حلال کو حرام بتاتے ہین خدا کے کلام مین سے معنی تاویلین کرتے ہین اصل مطلب کو اخذ منفعت کیواسطے پھیر ڈالتے ہین زہد و تقوی کا کیا امکان ہو ورنج انھین لوگون کیواسطے ہی جن پر تم فخر کرتے ہو اور قاضی مفتی تمھارے جبتک کہین نوکر نہین ہوتے صبح و شام مسجدون مین جاکر نماز پڑھتے اور لوگون کو وعظ و نصیحت کرتے ہین جب کہ قاضی اور مفتی ہوے پھر تو غریبون اور یتیمون کا مال لیکر ظالم بادشاہون کو خوشامد سے پونہچاتے ہین رشوت لیکر حق تلفی کرتے ہین جو راضی نہین ہوتا اوسکو خوف اور چشم نمائی سے راضی کرتے ہین غرض یہ لوگ سخت مفسد ہین کہ حق کو ناحق اور ناحق کو حق کر دیتے ہین خدا کا خوف مطلق نہین کرتے انھین لوگون کیواسطے عذاب و عقاب ہی اور اپنے خلیفون اور بادشاہون کا جو تم ذکر کرتے ہو کہ پیغمبرون کے وارث ہین ان کے اوصاف ذمیمہ ظاہر ہین کہ یہ بھی طریق نبوی چھوڑکر پیغمبرون کی اولاد کو قتل کرتے ہین ہمیشہ شراب پیتے اور خدا کے بندون سے اپنی خدمت لیتے ہین سب آدمیون سے اپنے تئین بہتر جانتے ہین دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتے ہین جب کہ ان مین کوئی شخص حاکم ہوتا ہی جسنے کہ قدیم سے انکے جد و آبا کی خدمت کی ہی اوسی کو پہلے قید کرتے ہین حق خدمت اوسکا بالکل دل سے بھلا دیتے ہین اپنے عزیزون اور بھائیون کو طمع دنیا کے واسطے مار ڈالتے ہین یہ خصلت بزرگون کی نہین ہی ان بادشاہون امیرون پر فخر کرنا تمھارے واسطے ضرر ہی اور پھر دعوی ملکیت کا بغیر دلیل اور حجت کے سراسر مکر و غدر

فصل ۲۴ دیمک کے احوال مین

جس گھڑی طوطا اس کلام سے فارغ ہوا بادشاہ نے جن اور انس کی جماعت کیطرف توجہ کر
کہا کہ دیمک باوجود اسکے کہ ہاتھہ پانون کچھہ نہین رکھتی مٹی کیونکر اوٹھاتی اور اپنے بدن پر کہان
اپنا مکان ابدار بناتی ہی اسکا احوال ہمسے بیان کرو عبرانیون کی جماعت سے ایک شخص نے
کہا کہ اس کیڑے کو جن مٹی اوٹھا دیتے ہین اسواسطے کہ اسنے اونسے یہ احسان کیا تھا کہ حضرت
سلیمان کا عصا کھالیا وہ گر پڑے جنون نے جانا اوحضرت نے وفات پائی وہان سے بھاگے
اور محنت و عذاب سے انکو مخلصی ہوئی بادشاہ نے جنون کے عالمون سے پوچھا کہ شخص جو
کہتا ہی تم بھی کچھہ اس بات سے واقف ہو سبنے کہا ہم کیونکر کہین کہ جنات مٹی اور پانی اوسکو
اوٹھا کر دیتے ہین اسواسطے کہ اگر جنون سے اسنے یہی سلوک کیا تھا جو کہ اس شخص نے بیان
کیا تو اب بھی وہ اس محنت و مشقت مین گرفتار ہین مخلصی نہوئی کیونکہ حضرت سلیمان بھی انسے مٹی
پانی اوٹھوا کر مکانات بنواتے تھے اور کسی طور کی تکلیف انکو نہین دیتے تھے حکیم یونانی نے
بادشاہ سے کہا ایک وجہ اسکی مجکو معلوم ہی بادشاہ نے کہا بیان کر اوسنے کہا کہ دیمک کی خلقت
عجیب و غریب ہی طبیعت اسکی نہایت بارد تمام بدن مین تخلخل اور مسام ہمیشہ کھلے رہتے ہین ہوا
جو اندر جسم کے جاتی ہی کثرت برودت سے منجمد ہوکر پانی ہو جاتی ہی ظاہر بدن پر وہی ٹپکتا ہی
اور غبار جو اوسکے بدن پر پڑتا ہی سیل ہوکر جم جاتا ہی اسکو یہ جمع کرکے بدن پر اپنی پناہ کیواسطے
مکان بناتی ہی کہ ہر ایک آفت سے محفوظ رہے اور دو ہونٹھہ بھی اسکے نہایت تیز ہوتے ہین کہ
اونسے پھل پتے لکڑی کاٹتی ہی اور اینٹ پتھر مین سوراخ کرتی ہی بادشاہ نے طوطے سے کہا کہ دیمک
کیڑونکی قسم سے ہی اور تو کیڑون کا وکیل ہی تو بتا کہ یہ حکیم یونانی کیا کہتا ہی طوطے نے کہا یہ سچ کہتا ہی
مگر تمام وصف اوسکا نہ بیان کیا کچھہ باقی رہگیا بادشاہ نے کہا تو اوسے تمام کر اوسنے کہا اللہ تعالی نے
جبکہ تمام حیوانات کو پیدا کیا اور ہر ایک کو اپنی نعمتین عطا کین حکمت و عدل سے سبکو برابر رکھا بعضون
کو جسم اور ڈیل ڈول بڑا اور بھاری بخشا مگر نفس انکا نہایت ذلیل و خراب کیا اور بعضون کو جسم چھوٹا
اور ضعیف دیا لیکن نفس انکا نہایت عالم و عاقل کیا زیادتی اور کمی ادھر اودھر کی برابر ہوگئی چنانچہ
ہاتھی باوجود بڑے جسم کے اتنا ذلیل النفس ہی کہ ایک لڑکے کا تابع ہو جاتا ہی کاندھے پر چڑھکر
جدھر چاہے لیجاوے اونٹ باوصف اسکے کہ گردن اور جسم نہایت طولانی طویل ہی مگر احمق

اتنا ہی کہ جسنے مہار پکڑلی اوسکے پیچھے چلا جاتا ہی اگر چوہا بھی چاہے تو اوسکو لیے پھرے اور
بچھو اگرچہ جسم مین چھوٹا ہی پر جسوقت ہاتھی کو ڈنک مارتا ہی تو اوسکو بھی ہلاک کرتا ہی *
اسیطرح یہ کیڑا جسے دیمک کہتے ہین اگرچہ جسم مین بہت چھوٹا اور کم زور ہی مگر نہایت قوی النفس
ہی غرض جتنے کیڑے کہ جسم مین چھوٹے ہین وہ سب عاقل اور ہوشیار ہوتے ہین
بادشاہ نے پوچھا اسکا کیا سبب ہی کہ بڑے جسم والے احمق اور چھوٹے جسم کے عاقل ہوتے
ہین اسمین کیا حکمت الٰہی ہی کہا خالق نے جب کہ اپنی قدرت کاملہ سے معلوم کیا کہ جن حیوانون
کے جسم بڑے ہین وہ رنج و مشقت کے قابل ہین پس اگر اونکو نفس قوی عطا کرتا ہر گز کسیکے
تابع نہوتے اور چھوٹے جسم والے اگر عاقل و عالم نہوتے تو ہمیشہ رنج اور تکلیف مین رہتے اسی
واسطے اونکو نفس ذلیل اور انکو نفس عاقل عطا کیا بادشاہ نے کہا اسکو مفصل بیان کر اوسنے
کہا ہر ایک صنعت مین خوبی یہ ہی کہ صانع کی صنعت کسیکو معلوم نہو کہ کسطرح بناتا ہی جسطرح
مکھی بغیر مسطر اور پرگار کے اپنے گھر مین انواع و اقسام کے زاوئے اور دائرے بناتی ہی کچھہ
دریافت نہین ہوتا کہ کیونکر بناتی ہی اور یہ موم و شہد کہانسے لاتی ہی اگر اسکا جسم بڑا ہوتا تو یہ صنعت
اسکی ظاہر ہو جاتی اسیطرح ریشم کے کیڑے کہ اونکا بھی تننا بننا کسیکو معلوم نہین ہوتا یہی حال
دیمک کا ہی کہ اسکے مکان بنانے کی حقیقت کچھہ نہین کھلتی یہ نہین دریافت ہوتا کہ کسطرح مٹی
اوٹھاتی اور بناتی ہی حکمای فلسفی اسکے منکر ہین کہ وجود عالم کا بغیر ہیولا کے ممکن ہی اللہ تعالی
نے مکھی کی صنعت کو اسپر دلیل کیا ہی کیونکہ وہ بغیر ہیولا کے موم کے گھر بناتی اور شہد سے قوت
اپنا جمع کرتی ہی اگر انکو یہ گمان ہی کہ وہ پھول اور پتے سے اسکو جمع کرتی ہی یہ بھی اسکو جمع
کرکے کچھہ بناتے کیون نہین اور اگر پانی اور ہوا کے درمیان سے جمع کرتی ہی اگر آپ بصارت
رکھتے ہین اسکو دیکھتے کیون نہین کہ کسطرح جمع کرتی اور گھر اپنا بناتی ہی اسیطرح ظالم بادشاہون
کیواسطے کہ باغی اور گمراہ ہین اوسکی نعمت کا شکر نہین کرتے چھوٹے جسم کے حیوانون کو اپنی قدرت
و صنعت پر دلیل کیا ہی چنانچہ نمرود کو پشے نے قتل کیا باوجود اسکے کہ سب حشرات الارض مین
چھوٹا ہی اور فرعون نے جسوقت گمراہی اختیار کی اور حضرت موسیٰ سے باغی ہوگیا اللہ تعالی نے
فوج ملخ کی بھیجی کہ اونھون نے جاکر اوسکو زیر و زبر کیا اسیطرح اللہ تعالی نے جب حضرت سلیمان کو

سلطنت اور نبوت بخشی اور تمام جن و انس کو اونکے تابع کیا اکثر گمراہون کو اونکے مرتبۂ نبوت مین شک
ہوا کہ انھون نے یہ سلطنت مکر و حیلے سے بہم پونہچائی ہی ہرچند کہ وہ کہتے تھے کہ مجکو اللہ تعالی
نے اپنے فضل و احسان سے یہ مرتبہ بخشا ہی جسپر بھی اونکے دل سے شک نگیا یہان تک کہ
اللہ تعالی نے اسی دیمک کو بھیجا اوسنے آکر حضرت سلیمان کا عصا کھا لیا یہ تو محراب مین گر پڑے
مگر کسی جن و انس کو یہ طاقت نہوئی کہ اسپر جرأت کرسکے یہ قدرت اللہ تعالی کی گمراہون کیواسطے
نصیحت ہی کہ اپنے ڈیل ڈول اور دبدبے پر فخر کرتے ہین ہرچند کہ سب صنعتین اور قدرتین اوسکی
دیکھتے ہین جسپر بھی عبرت نہین پکڑتے ان بادشاہون کے سبب جو ہمارے ادنی کیڑون سے عاجز
ہین اپنا فخر کرتے ہین اور صدف کہ جسمین موتی پیدا ہوتا ہی سب دریائی جانورون سے جسم مین چھوٹی
اور ضعیف ہی مگر علم و دانائی مین سب سے دانا اور ہوشیار ہی قعر دریا مین اپنا رزق و قوت پیدا
کرکے رہتی ہی پانی برسنے کے دن تہ کے اندر سے نکل کر پانی کے اوپر ٹھہرتی ہی دو کان اسکے
نہایت بڑے ہوتے ہین اونکو کھول دیتی ہی جسوقت مینہ کا پانی اوسکے اندر جاتا ہی فی الفور
بند کرلیتی ہی کہ دریای شور کا پانی اسمین نہ ملنے پائے بعد اسکے پھر دریا کی تہ مین چلی جاتی ہی مدت
تک ان دو سیپیون کو بند رکھتی ہی یہان تک کہ وہ پانی پختہ ہوکر موتی ہوجاتا ہی بھلا ایسا علم
کسی انسان مین کاہیکو ہی خدا نے انسانون کے دلون مین دیبا اور حریر و ابریشم کی محبت بہت
دی ہی سو وہ ان چھوٹے کیڑون کے لعاب سے ہوتے ہین کھانے مین شہد زیادہ لذیذ چاشنی
ہین سو وہ مکھی سے پیدا ہوتا ہی مجلسون مین موم کی بتیان روشن کرتے ہین وہ بھی اسکی بدولت ہی
بہتر سے بہتر انکی زینت کیواسطے موتی ہی سو اس چھوٹے کیڑے کی حکمت سے پیدا ہوتا ہی
جسکا مینے ابھی مذکور کیا اللہ تعالی نے ان کیڑون سے ایسی نفیس چیزین اسواسطے پیدا کی ہین کہ یہ آدمی
انکو دیکھکر اوسکی صنعت و قدرت کا اقرار کرین باوجود اسکے کہ سب قدرتین اور صنعتین دیکھتے ہین جسپر
غافل ہین گمراہی اور کفر مین اوقات ضائع کرتے ہین اوسکی نعمت کا شکر نہین کرتے غریب اور
عاجز بندون پر اوسکے جبر و ظلم کرتے ہین جسوقت ملخ اس کلام سے فارغ ہوا بادشاہ نے
انسانون سے کہا اب کچھ اور بھی تمکو کہنا باقی ہی اونھون نے کہا ابھی بہت فضیلتین ہم مین باقی
ہین جس سے ثابت ہوتا ہی کہ ہم مالک اور یہ ہمارے غلام ہین بادشاہ نے کہا انھین بیان

گروہون سے ایک آدمی نے کہا صورتین ہماری واحد ہین اور انکی صورتین شکلین مختلف اس سے
معلوم ہوا کہ ہم مالک یہ غلام ہین اسواسطے کہ ریاست اور مالکیت کیواسطے وحدت مناسب ہی اور
کثرت کو عبودیت سے مشابہت ہی بادشاہ نے حیوانون سے کہا تم اسکا کیا جواب دیتے ہو
سب حیوانون نے ایک گھڑی متفکر ہوکر سر جھکا لیا بعد ایک دم کے ہزار داستان طائرون کے
وکیل نے کہا یہ آدمی سچ کہتا ہی لیکن اگرچہ صورتین حیوانون کی مختلف ہین پر نفوس سبکے متحد ہین
اور انسانون کی صورتین گو کہ واحد ہین مگر نفوس انکے جدے جدے ہین   بادشاہ نے کہا
اسپر دلیل کیا ہی کہا اختلاف دین اور مذہب کا اسپر دلالت کرتا ہی کیونکہ انمین ہزارون ہی فرقے
ہین یہود نصاری مجوس مشرک کافر بت پرست آتش پرست اختر پرست اسکے سوا ایک دین مین
بہت سے طریقے ہوتے ہین جسطرح اگلے حکما مین سبکی رائین جدی جدی تھین چنانچہ یہودیون
مین سامری عیالی جالوتی نصرانیون مین نسطوری یعقوبی ملکاتی مجوسیون مین زرادشتی زروانی
خرمی فرکی بہرائی مانوی مسلمانون مین شیعہ سنی خارجی ناجبی رافضی مرجی قدری جہمی معتزلی اشعری
وغیرہ کتنے ہی فرقے ہوتے ہین کہ سبکے دین و مذہب مختلف ایک دوسرے کو کافر جانتا اور لعنت
کرتا ہی اور ہم سب اختلاف سے بری ہین مذہب اور اعتقاد ہمارا واحد ہی غرض سب حیوان موحد
اور مومن ہین شرک و نفاق اور فسق و فجور نہین جانتے اوسکی قدرت اور وحدانیت مین اصلا شک
و شبہہ نہین کرتے خالق و رازق برحق جانتے ہین اوسیکو رات دن یاد کرتے اور تسبیح و تکبیر مین
مشغول رہتے ہین مگر یہ آدمی ہماری تسبیح سے واقف نہین ہین   فارس کے رہنے والے نے کہا
کہ ہم بھی خدا کو خالق و رازق اور واحد لاشریک جانتے ہین بادشاہ نے پوچھا پھر تمھارے دین اور
مذہب مین اتنا اختلاف کیون ہی   اوسنے کہا دین اور مذہب راہ اور وسیلہ ہی کہ جس سے مقصود حاصل
ہو اور مقصود و مطلوب سبکا ایک ہی ہی کسی رستے سے پہنچین جسطرف جاوین خدا ہی کی طرف رجوع
کرتے ہین   بادشاہ نے پوچھا اگر سبکا قصد یہی ہی کہ خدا کی طرف پہنچین پھر ایک دوسرے کو
کیون قتل کرتا ہی   اوسنے کہا دین کیواسطے نہین کیونکہ دین مین کچھ کراہت نہین ہی بلکہ ملک کے
واسطے کہ یہ سنت دین ہی بادشاہ نے کہا اسے مفصل بیان کر اوسنے کہا ملک اور دین دونون
توام ہین کہ ایک بدون دوسرے کے نہین رہ سکتا مگر دین مقدم اور ملک موخر ہی ملک کیواسطے

دین ضروری ہی کہ سب آدمی دیانت دار ہون اور دین کیواسطے ایک بادشاہ چاہیے کہ خلق مین حکومت
احکام دین کے جاری کرے اسیواسطے بعضے اہل دین بعضون کو ملک اور ریاست کیواسطے قتل کرتے
ہین ہر ایک اہل دین یہی چاہتا ہی کہ سب آدمی ہمارا ہی مذہب و دین اور احکام شریعت کے اختیار
کرین اگر بادشاہ متوجہ ہوکر سنے تو مین ایک دلیل واضح اسپر بیان کرون فرمایا بیان کر اسنے کہا
قتل کرنا نفس کا جمیع دین و مذہب مین سنت ہی اور نفس کا قتل کرنا یہ ہی کہ طالب دین اپنے تئین
قتل کرے اور ملک کا طریقہ یہ ہی کہ ملک کے دوسرے طالب کو قتل کرے بادشاہ نے کہا ملک
کی طلب کیواسطے بادشاہون کا قتل کرنا ظاہر ہی مگر طالب دین اپنے نفس کو کیونکر قتل کرتے ہین
اسے بیان کر اوسنے کہا دین اسلام مین بھی یہ امر ظاہر تر ہی چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی اِنَّ اللّٰہَ
اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَہُمْ وَاَمْوَالَہُمْ بِاَنَّ لَہُمُ الْجَنَّۃَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ
حاصل یہ ہی کہ اللہ تعالی نے مومنون سے نفس و مال انکا مول لیکر اونکے واسطے جنت مقرر کی ہی
کہ خدا کی راہ پر قتل کرتے ہین اور آپ قتل ہو جاتے ہین اسکے سوا اور بھی بہت سی آیتین اس مقدمے
پر ناطق ہین اور ایک مقام پر موافق حکم توریت کے یہ فرمایا ہی فَتُوْبُوْا اِلٰی بَارِئِکُمْ فَاقْتُلُوْا اَنْفُسَکُمْ
ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ عِنْدَ بَارِئِکُمْ یعنی اگر خدا کی طرف رجوع کرتے ہو تو اپنے تئین قتل کرو
یہ خدا کے نزدیک بہتر ہی اور حضرت عیسی نے جسوقت کہا راہ خدا مین کون ہمارا مددگار ہی سب دوستون
نے کہا کہ ہم راہ خدا مین مددگار ہین اوسوقت حضرت عیسی نے فرمایا اگر ہماری مدد کیا چاہتے ہو تو موت
اور دار کے واسطے مستعد ہو کہ ہمارے ساتھہ آسمان پر چل کر اپنے بھائیون کے قریب رہوگے اور اگر
ہماری مدد نکروگے تو ہمارے گروہ سے تم نہین ہو آخر وہ سب خدا کی راہ پر قتل ہوگئے اور حضرت عیسی
کے دین سے نہ پھرے اسیطرح اہل ہند برہمن وغیرہ اپنے تئین قتل کرتے ہین اور جیتے جی طلب
دین کیواسطے جل جاتے ہین اعتقاد انکا یہ ہی کہ سب عبادتون مین یہی خدا کے نزدیک بہتر ہی کہ توبہ
کرنے والا اپنے تئین قتل کرے اور بدن کو جلادے کہ سب گناہ اوس سے عفو ہو جاتے ہین اسیطرح
الٰہیات کے عالم اپنے نفس کو حرص و شہوت سے باز رکھکر عبادت کا بوجھہ اوٹھاتے ہین یہان
تک اپنے نفس کو ذلیل کرتے ہین کہ دنیا کی حرص و ہوس کچھہ باقی نہین رہتی غرض اسطور سے سب
اہل دین اپنے نفس کو قتل کرتے ہین اور اسکو عبادت عظیم جانتے ہین کہ اسکے سبب آتش دوزخ سے

نجات پاکر بہشت مین پہونچتے ہین مگر ہر ایک دین و مذہب مین نیک اور بد ہوتے ہین لیکن سب بدون مین وہ شخص نہایت بد ہی کہ روز قیامت کا مقر اور ثواب حسنات کا امیدوار نہو اور گناہون کی مکافات سے خوف نکرے اوسکی وحدانیت کا مقر نہو کیونکہ رجوع سبکی اسیطرف ہی انسان فارسی نے جسوقت یہ احوال بیان کرکے سکوت کیا ہندی نے کہا کہ بنی آدم حیوانون سے عدد اجناس اور انواع اور اشخاص مین بہت زیادہ ہین اسواسطے کہ تمام ربع مسکون مین انیس ہزار شہر ہین کہ انواع واقسام کی خلقت انمین رہتی ہی چنانچہ چین ہند سندھ حجاز یمن حبش نجد مصر اسکندریہ قیروان اندلس قسطنطنیہ آذربیجان ارمن شام یونان عراق بدخشان جرجان جیلان نیشاپور کرمان کابل ملتان خراسان ماوراءالنہر خوارزم فرغانہ وغیرہ ہزارون شہر و بلاد ہین کہ جنکا شمار نہین ہوسکتا ان شہرون کے سوا جنگلون پہاڑون اور جزیرون مین بھی ہزارون آدمی اقامت اور سکونت رکھتے ہین ہر ایک کی زبان رنگ اخلاق طبیعت مذہب صنعت مختلف ہی اللہ تعالی سبکو رزق پونہچاتا اور اپنی حفاظت مین رکھتا ہی یہ کثرت عدد اور اختلاف احوال اور انواع واقسام کے مقاصد و مطالب اسپر دلالت کرتے ہین کہ انسان اپنی غیر جنس سے بہتر ہین انکے سوا جو اور حیوانات کی خلقت ہی اسپر فوقیت رکھتے ہین اس سے یہ معلوم ہوا کہ انسان مالک اور سب حیوان انکے غلام ہین انکے سوا اور بھی فضیلتین ہم مین ہین کہ جنکی شرح نہایت طول طویل ہی مینڈک نے بادشاہ سے کہا کہ اس آدمی نے انسانون کی کثرت بیان کی اور اسپر فخر کرتا ہی اگر دریائی جانورون کو دیکھے اور اونکی انواع واقسام کی شکلین اور صورتین مشاہدہ کرے تو اسکے نزدیک انسان بہت کم معلوم ہون اور شہر و بلاد جو بیان کیے وہ بھی کمتر نظر آوین کیونکہ تمام ربع مسکون مین پندرہ دریا بڑے ہین دریای روم دریای جرجان دریای گیلان دریای قلزم دریای فارس دریای ہند دریای سندھ دریای چین دریای یاجوج دریای اخضر دریای غربی دریای شمال دریای حبش دریای جنوب دریای شرقی اور پانسو دریا چھوٹے اور دوسی بڑے ہین مثل جیحون و دجلہ اور فرات و نیل وغیرہ کے کہ ہر ایک کا طول سو کوس سے لیکر ہزار کوس تک ہی باقی اور جنگل و بیابان مین جو چھوٹے بڑے نالے ندی تالاب حوض وغیرہ ہین اونکا شمار نہین ہوسکتا اور اونمین مچھلی کچھوے نہنگ سوس گھڑیال وغیرہ ہزارون قسم کے دریائی جانور رہتے ہین جنکو سوای اللہ تعالی کے کوئی

نہین جانتا او شمار نہین کرسکتا ہی بعضے کہتے ہین دریائی جانورون کی سات سی جنس ہین سوا ہی
انواع و اشخاص کے اور خشکی کے رہنے والے وحوش و درند و بہائم وغیرہ کی پانسو جنس ہین
سوای انواع و اشخاص کے اور یہ سب خدا کے بندے اور مملوک ہین کہ اوسنے سب کو اپنی
قدرت سے پیدا کیا اور رزق دیا اور ہمیشہ ہر ایک بلا سے محفوظ رکھتا ہی کوئی امر اونکا اوس سے
چھپا نہین ہی اگر یہ انسان تامل کرکے حیوانات کے گروہ کو دریافت کرے تو ظاہر ہو
کہ انسانون کی کثرت و جمعیت اسپر نہین دلالت کرتی کہ وہ مالک اور حیوان غلام ہین

فصل ۲۵ عالم ارواح کے بیان مین

مینڈک جس گھڑی اس کلام سے فارغ ہوا جن کے ایک حکیم نے کہا ای انسانون اور حیوانون
کے گروہ کثرت خلائق کی معرفت سے تم غافل ہو وہ لوگ جو روحانی اور نورانی ہین کہ جسم سے
کچھہ علاقہ نہین رکھتے اون کو نہین جانتے ہو اور وہ ارواح مجردہ اور نفوس بسیطہ ہین کہ
طبقات افلاک پر رہتے ہین بعضے انمین سے کہ گروہ ملائکہ ہین وہ کرۂ افلاک پر متعین ہین اور
بعضے کہ کرۂ زمہریر کی وسعت مین رہتے ہین وہ جنات اور گروہ شیاطین ہین پس اگر تم اس خلائق
کی کثرت کو دریافت کرو تو معلوم ہو کہ انسان اور حیوان انکے مقابلے مین کچھہ وجود نہین رکھتے
اسواسطے کہ کرۂ زمہریر کی وسعت دریا اور خشکی سے دہ چند ہی اور کرۂ فلک کی وسعت بھی کرۂ زمہریر
سے دس حصے زیادہ ہی اسیطرح کرۂ فلک قمر سب کرون سے دس حصے زیادہ ہی غرض ہر ایک
کرۂ فوقانی کو کرۂ تحتانی سے یہی نسبت ہی اور یہ سب کرے خلائق روحانی سے بھرے ہین
ایک بالشت بھر جگہ باقی نہین ہی یہ ارواح مجردہ وہان رہتی ہین جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہی مَا فِی السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ بِمَوْضِعِ شِبْرٍ اِلَّا وَهُنَاكَ مَلَكٌ قَائِمٌ اَوْ رَاكِعٌ اَوْ
سَاجِدٌ یعنی ساتون آسمان پر ایک بالشت بھر جگہ خالی نہین ہی مگر وہان فرشتے خدا کی عبادت
مین قیام و رکوع و سجود کرتے ہین پس ای انسانو اگر تم اونکی کثرت دیکھو تو معلوم کرو کہ تمھارا گروہ
اونکے آگے کچھہ مرتبہ نہین رکھتا اور تمھاری کثرت و جمعیت اسپر نہین دلالت کرتی کہ تم مالک ہو
اور سب تمھارے غلام کیونکہ سب بندے اللہ کے اور اوسکی فوج و رعیت ہین بعضون کو بعضون

کیونکہ اسنے مسخر اور تابع کیا ہی غرض جسطرح اوسنے چاہا اپنی حکمت بالغہ سے انکین احکام انتظام کے
جاری کیے ہر حال مین اوسکا حمد و شکر ہی حکیم جنی جسوقت اس کلام سے فارغ ہوا
بادشاہ نے انسانون سے کہا جس چیز پر تم اپنا فخر کرتے ہو اوسکا جواب حیوانون نے
دیا اب اور جو کچھہ کہنا باقی ہو اوسے بیان کرو خطیب حجازی نے کہا ہم مین اور بھی فضیلتین
ہین جس سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ ہم مالک اور حیوان غلام ہین بادشاہ نے کہا اونھین بیان
کرو اوسنے کہا اللہ تعالی نے ہمسے بہت نعمتون کا وعدہ کیا ہی قبر سے نکلنا تمام روی
زمین مین حشر ہونا حساب قیامت پل صراط پر چلنا بہشت مین داخل ہونا فردوس جنت النعیم جنت خلد
جنت عدن جنت ماوی دار السلام دار القرار دار المقام دار المتقین درخت طوبی چشمہ سلسبیل
نہرین شراب اور دودھہ اور شہد اور پانی سے بھری ہوئین مکانات بلند حورون کی ملاقات خدا کا
قرب ان کے سوا اور بہت سی نعمتین کہ قرآن مین مذکور ہین اللہ تعالی نے ہمارے واسطے مقرر
کی ہین حیوانون کو یہ چیزین کہان میسر ہین یہی دلیل ہی کہ ہم مالک اور حیوان ہمارے غلام
ہین ان نعمتون اور فضیلتون کے سوا اور بھی بزرگیان ہم مین ہین جنکو ہمنے مذکور نہین کیا
طائرون کے وکیل ہزار داستان نے کہا جسطرح تمسے اللہ تعالی نے وعدے نیک کیے
ہین ایسیطرح تمھارے عذاب کیواسطے وعدے بد بھی کیے ہین چنانچہ عذاب قبر سوال منکر نکیر
دہشت روز قیامت شدت حساب دوزخ مین داخل ہونا عذاب جہنم جحیم سقر لظی سعیر حطمہ ہاویہ
پیراہن قطران پہننا زرداب پینا زقوم کے درخت کھانا مالک دوزخ کے قریب رہنا شیطانون کے
ہمسایہ عذاب مین گرفتار ہونا یہ سب تمھارے واسطے ہین انکے سوا اور بھی بہت سے عذاب و
عقاب کہ قرآن مین مذکور ہین اور ہم اون سے بری ہین جیسا ہمسے وعدہ ثواب کا نہین کیا
ویسا ہی وعید عذاب کا بھی نہین کیا خدا کے حکم سے ہم راضی و شاکر ہین کسی فعل و حرکت سے
ہمکو نہ فائدہ ہی اور نہ نقصان پس ہم تم دلیل مین برابر ہین تمکو فوقیت ہمپر نہین حجازی نے
کہا ہم تم کیونکر برابر ہین کیونکہ ہم ہر حال مین ہمیشہ باقی رہین گے اگر خدا کی اطاعت ہمنے کی
ہی تو انبیا اور اولیا کے ساتھہ رہین گے اور اون لوگون سے صحبت رکھین گے جو کہ سعید
حکیم فاضل ابدال اوتاد زاہد عابد صالح عارف ہین اور مشابہت اون لوگون کو ملائکہ مقربین

سے ہی کہ نیکی کرنے مین سبقت کرتے ہین لقاے ربانی کے مشتاق ہین اور اپنی جان و مال سے
اوسی کیطرف متوجہ ہین اور اوسی پر توکل کرتے ہین اوسی سے سوال کرتے اور امید رکھتے ہین
اور اوسکے خوف سے ڈرتے ہین اور اگر ہم گنہگار ہین کہ اوسکی اطاعت نہین کرتے تو انبیا کی
شفاعت سے ہماری مخلصی ہوجائیگی خصوصاً نبی برحق رسول بیشک سید المرسلین خاتم النبیین
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے سب گناہ ہمارے عفو ہوجائین گے بعد اسکے
ہم ہمیشہ جنت مین حور و غلمان کی صحبت مین ہین گے اور فرشتے ہمسے یہ کہین گے سلام
عَلَیکُم طِبتُم فَادخُلُوهَا خَالِدِین یعنی سلام تمپر خوش ہو تم اور جنت مین داخل ہو
ہمیشہ اوسمین رہو اور تم جتنے گروہ حیوانون کے ہو سب ان نعمتون سے محروم ہو کہ دنیا کی
مفارقت کے بعد بالکل فنا ہوجاؤگے نام و نشان بھی تمھارا نرہیگا اس بات کے سنتے ہی
سب حیوانات کے وکیلون نے اور جنات کے حکیمون نے کہا اب تمنے بات حق کی کہی اور
دلیل مضبوط بیان کی فخر کرنے ولے ایسی چیزون سے فخر کرتے ہین لیکن اب یہ بیان کرو
کہ وہ لوگ جنکے یہ اوصاف و محامد ہین اخلاق و خوبیان اور نیکیان اونکی کس طور پر ہین اگر جانتے
ہو تو مفصل بیان کرو سب انسانون نے ایک ساعت متفکر ہوکر سکوت کیا کسی سے بیان
نہوسکا بعد ایک دم کے ایک فاضل ذکی نے کہا اے بادشاہ عادل جب کہ حضور مین انسانون
کے دعوے کا صدق ظاہر ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ انمین ایک جماعت ایسی ہی کہ وہ مقرب الہی
ہین اور اونکے واسطے اوصاف حمیدہ صفات پسندیدہ اخلاق جمیلہ ملکیہ سیرتین عادلہ قدسیہ
احوال عجیبہ غریبہ ہی کہ زبان اونکے بیان سے قاصر ہی عقل انکی کنہ صفات مین عاجز ہی
تمام واعظ اور خطیب ہمیشہ مدۃ العمر اونکے وصف کے بیان مین پیروی کرتے ہین پر قرار واقعی
انکی کنہ معارف کو نہین پہونچتے اب بادشاہ عادل ان غریب انسانون کے حق مین کہ حیوانات
جنکے غلام ہین کیا حکم کرتا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ سب حیوانات انسانون کے تابع اور زیر حکم
رہین اور انکی فرمان برداری سے تجاوز نکرین حیوانون نے بھی قبول کیا اور راضی ہوکر سب نے
بحفظ و امان وہان سے مراجعت کی فقط

تمام شد

خاتمۃ الطبع خدا کے فضل سے اخوان الصفا اردو یعنی معرکۂ حیوان و انسان اہتمام
امیدوار رحمت یزدان محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان علیہ الرحمۃ والرضوان سے
مطبع نظامی واقع کانپور مہینے ربیع الاول ۱۲۷۸ھ ہجری مین
چھپ کر طیار ہوا الحمدللہ

فہرست فصول اخوان الصفا اردو

وجہ مہر کی خاتمے پر واسطے سند العبد
اس بات کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی
کی ہی دستخط اور مہر مہتمم کی کی گئی ہی



عبد الرحمن